مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ فَانْتَھُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد اول ○ حصہ اول

ابواب الطہارت ابواب الصَّلٰوۃ

ابواب الوتر ابواب الجمعۃ

ابواب السفر

www.islamiurdubook.blogspot.com

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ○ پاکستان

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

مُترجم

جامع ترمذی شریف

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالروف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸-اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7211788-7231788

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ــــــ جامع ترمذی شریفؒ

تالیف: ــــــ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ــــــ مولانا ناظم الدین

نظرِ ثانی: ــــــ حافظ محبوبؒ احمد خان

طابع: ــــــ خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

دورِ جدید میں دینی علوم واحکام سے آگاہی کے لئے اُمت کے لئے علماء وصلحاء نے جس قدر تحریری کاوش ومحنت کی ہے اس کی مثال قدیم ادوار میں ملنا مشکل ہے مگر یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور ائمہ حدیث نے جس قدر بھی سعی کی‘ اس میں تعلیمات وسنن نبوی ﷺ کی تحقیق اور اس کے لئے خوب تر انداز اُن کا طرۂ امتیاز رہا۔ ’’جامع ترمذی‘‘ بھی امام الحدیث امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں صحیح احادیث کے انتخاب کو جدید انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ’’صحاح ستہ‘‘ میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جس سے عام قارئین اور علماء کے لئے اس کتاب کی افادیت دوچند ہوگئی ہے۔ ماضی قریب میں خصوصاً قیامِ پاکستان کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے آجانے سے پبلشرز حضرات نے بھی تراجم کی طرف رغبت کا مظاہرہ کیا۔ لیکن اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہٖ نقل کرلیا گیا جس کی وجہ سے آج کا قاری کئی الفاظ کے متروک ہوجانے کی وجہ سے شش وپنج میں مبتلاء ہوجاتا ہے۔

’’مکتبۃ العلم‘‘ نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مولانا ناظم الدین مدنی سے گذارش کی کہ دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ جامع ترمذی شریف کا اردو ترجمہ تحریر فرمائیں۔ انہوں نے ہمارے اصرار پر ترجمہ کا کام کیا اور اکثر مقامات پر تشریحات کے ذریعہ احادیث کے مفہوم کو فقہائے کرامؒ کے اقوالات کی روشنی میں واضح کیا۔ ’’مکتبۃ العلم‘‘ لاہور دینی کتب کو خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں اللہ کے فضل وکرم سے ایک خاص مقام کا حامل ہے اسی وجہ سے ہم نے ’’ترمذی شریف‘‘ کی تیاری میں بھی پہلے سے زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا اور ان امور کو بطورِ خاص پیش نظر رکھا:

(۱) ترجمہ کو نقل در نقل نہ (کمپوز) کروایا جائے بلکہ نیا ترجمہ کروایا جائے (۲) پرانے نسخے میں کتابت کی اغلاط کا ازالہ کیا جائے (۳) جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخے سے تلاش کرکے کتاب میں شامل کیا گیا (۴) کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی (۵) کتاب کمپیوٹر پر کروانے سے پہلے ایک نامور عالم سے نظر ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دور ہوجائے (۶) پروف ریڈنگ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا (۷) کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی[۱] ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن وحدیث کے کام کی طرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم راہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں دامے درمے سخنے شامل ہونے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے کام کی اور زیادہ توفیق ورغبت فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کا طالب!

خالد مقبول

---

۱ الحمد للہ! قارئین کی طرف سے کافی حوصلہ میسر آئی اور بالخصوص فقہی شرح کو بے حد پسند کیا گیا۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں کہیں تشنگی نظر آئی وہاں مزید شرح کر دی گئی ہے؛ جس کے لیے ہم جناب حافظ محبوب احمد خان حفظہ اللہ کے از حد مشکور ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عرضِ مترجم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ''فن حدیث'' میں جامع ترمذی شریف کا ممتاز مقام ہے اور یہ کتاب ''فن حدیث'' کی منفرد نوعیت کی کتاب ہے جس میں تمام احادیث کو فقہی طرز پر جمع کیا گیا ہے۔ جامع ترمذی کے تراجم وقت کی ضرورت کے تحت مختلف جگہ اشاعت پذیر ہوئے لیکن اس کے باوجود جامع ترمذی کے جدید ترجمہ ومختصر شرح کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ چنانچہ مکتبۃ العلم کے مدیر جناب خالد مقبول صاحب نے اس مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے خالد مقبول صاحب نے مولانا عبدالرشید ارشدؔ صاحب مدیر مکتبہ رشیدیہ لاہور کو توجہ دلائی تو مولانا عبدالرشید ارشد مدظلہم نے راقم کو اس کام کی طرف متوجہ کیا لیکن میرے جیسے ہیچمدان اور علم وعمل کے کورے آدمی کے لئے یہ کام خاصا مشکل تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کے پیہم اصرار پر راقم آثم نے صحاح ستہ کی اہم کتاب جامع ترمذی شریف کا ترجمہ کرنے کی ٹھان لی۔ نیز اس خیال نے ارادے کو تقویت دی کہ اس طرح ترمذی شریف کا دوبارہ لفظ بہ لفظ مطالعہ کی سعادت حاصل ہوگی اور یہ راقم آثم کے لئے اُخروی کامیابی کا سبب ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم وفضل اور مولانا عبدالرشید ارشدؔ صاحب کی رہنمائی اور والد محترم مولانا محمد دین پوڑ کی دعاؤں سے جامع ترمذی کے ترجمہ کا کام مکمل ہوا۔ نیز جناب خالد مقبول صاحب نے اس کتاب میں ''خلاصۃ الباب'' کا اضافہ کروا کے اس کو اور بھی مؤثر بنادیا ہے۔ احقر نے جن اساتذہ سے علوم اسلامیہ کا فیض حاصل کیا ہے ان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی فاضل دیوبند، مولانا منہاج الدین فاضل دیوبند، مولانا فتح محمد، مولانا حافظ محبوب الٰہی، مولانا قاری نور محمد فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا عبدالستار افغانی فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا قاری عبدالجبار عابد، مولانا حافظ محمد ارشد، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا سید شبیر احمد، مولانا محمد رفیق، مولانا عبدالقیوم فاضل بنوری ٹاؤن کراچی، پروفیسر محمد علی غوری اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، مولانا قاری شبیر احمد فاضل جامع امدادیہ، سیّد عبدالعزیز شگری اور دیگر اساتذہ شامل ہیں۔ نیز ابتدائی رہنمائی میں جناب استاذِ مکرم غلام فرید صابر صاحب (چک ۴۴۶ ج ۔ ب ضلع جھنگ) چوہدری سید محمد بن راج محمد بن فقیر محمد پوڑ، والد محترم مولانا محمد دین پوڑ، علامہ طالب حسین مجددی، چوہدری نور حسین بن راج محمد بن دارا، چوہدری حافظ محمد بشیر، چوہدری محمد شریف، حافظ محمد حنیف اسد، والدہ محترمہ اور اقرباء کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اس کتاب میں جہاں تک ظاہری

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خوبیوں کا تعلق ہے وہ مَکتبۃ العلم کے مدیر خالد مقبول کے خلوص اور دریا دلی کی مرہون ہے اور ترجمہ کی معنوی خوبیوں کا نہ مجھے دعویٰ ہے اور نہ میں اس میدان کا آدمی تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشدؔ اور خالد مقبولؔ صاحب نے خلوص سے یہاں لا کھڑا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و دستگیری سے بات بن گئی۔ اس لئے اس عنوان سے جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے اساتذہ و والدین کی دعاؤں کا فیضان ہوگا جنہوں نے مجھے اپنی محبتوں سے سرفراز فرمایا اور جو خامیاں اور نقائص ہوں گے ان کا میں خود ذمہ دار ہوں اور اہل کرم سے عفوو درگزر کی اُمید رکھتا ہوں۔ احادیث مبارکہ کے ترجمہ میں بہت سے تراجم، شروح، فقہ کی کتابوں اور دیگر احادیث کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ غلطی کا ہو جانا خارج از امکان نہیں۔ اس لئے قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے راقم الحروف یا کتاب کے پبلشر ''مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور'' کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر علمی خدمت کو قبول فرما کر اپنی مرضیات کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور نافع خلائق بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

مترجم ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین سے شیخ الہند شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ تک سلسلۂ سند

مولانا عبدالرشید ارشد کی وساطت سے ۸ ستمبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مترجم (ناظم الدین) کو حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرفیہ لاہور نے حدیث کی اجازت عطا فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

۱: ناظم الدین مدنی بن مولانامحمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن اشرفی عن مولانا حسین احمد مدنیؒ عن شیخ الهند علامه محمود الحسنؒ الديوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتویؒ عن شیخ المحدّث عبدالغنی المجددی الدهلویؒ عن شیخ المحدّث محمد اسحاق الدهلویؒ عن المحدّث الحجة شاه عبدالعزیزؒ عن الامام شاه ولی الله محدّث دهلویؒ

۲: ناظم الدین مدنی بن مولانامحمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبد المالک عن شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس الکاندهلویؒ عن شیخ المشائخ علامة محمد انور شاه الکشمیریؒ عن شیخ الهند علامه محمود الحسنؒ الديوبندی عن شیخ الحجة العارف محمد قاسم النانوتویؒ عن شیخ المحدّث عبدالغنی المجددی الدهلویؒ عن شیخ المحدّث محمد اسحاق الدهلویؒ عن المحدّث الحجة شاه عبدالعزیزؒ عن الامام شاه ولی الله محدّث دهلویؒ

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ سے آگے سند معروف ہے۔

دعاؤں کا طالب! ناظم الدین مدنی

متوطن: موضع لسانہ ضلع پونچھ مقبوضہ جموں وکشمیر...... حال: کشمیر کالونی گجر آباد چک ۴۴۴ ج۔ب تحصیل وضلع جھنگ

خطیب جامع مسجد کریسنٹ ہاسٹل...... گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
عرض ناشر	۳
عرض مترجم	۵
فتح باب از عبدالرشید ارشد	۲۹
حالات امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ	۴۳
ابواب طہارت	۴۷
۱: کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی	
۲: طہارت کی فضیلت	
۳: طہارت نماز کی کنجی ہے	۴۸
۴: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے؟	۴۹
۵: بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہے؟	..
۶: قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت	
۷: قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت	۵۱
۸: کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت	۵۲
۹: کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت	۵۳
۱۰: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا	
۱۱: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت	۵۴
۱۲: پتھروں سے استنجا کرنا	
۱۳: دو پتھروں سے استنجا کرنا	۵۵
۱۴: ان چیزوں کے بارے میں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے	۵۶
۱۵: پانی سے استنجا کرنا	۵۷
۱۶: نبیؐ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور تشریف لے جاتے	
۱۷: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	۵۸
۱۸: مسواک کے بارے میں	
۱۹: نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونا	۶۰
۲۰: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۶۱
۲۱: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنا	۶۲
۲۲: کلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا	۶۳
۲۳: داڑھی کا خلال کے بارے میں	۶۴
۲۴: سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا	۶۵
۲۵: سر کا مسح پچھلے حصہ سے شروع کرنا	
۲۶: سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا	۶۶
۲۷: سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا	
۲۸: کان کے باہر اور اندر کا مسح	۶۷
۲۹: دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں	
۳۰: انگلیوں کے خلال کرنا	۶۸
۳۱: ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں	۶۹
۳۲: وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا	۷۰
۳۳: اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا	۷۱
۳۴: وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا	
۳۵: اعضائے وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا	
۳۶: وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا	
۳۷: نبی ﷺ کے وضو کے متعلق کہ کیسا تھا؟	۷۲
۳۸: وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا	۷۳
۳۹: وضو مکمل کرنا	
۴۰: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا	۷۴
۴۱: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے	۷۵
۴۲: ایک مد سے وضو کرنا	۷۶
۴۳: وضو میں اسراف مکروہ ہے	
۴۴: ہر نماز کیلئے وضو کرنا	۷۷
۴۵: نبی ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے	۷۸
۴۶: مرد اور عورت کے ایک برتن میں وضو کرنا	۷۹
۴۷: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت	
۴۸: جنبی عورت کے نہائے ہوئے بقیہ پانی سے وضو کے جواز میں	۸۰
۴۹: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی	
۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب	۸۱
۵۱: رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	
۵۲: دریا کا پانی پاک ہونا	۸۲
۵۳: پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا	۸۳
۵۴: شیر خوار بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے	
۵۵: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب	۸۴
۵۶: ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۸۵
۵۷: نیند سے وضو	۸۶
۵۸: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو	۸۷
۵۹: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۸۹
۶۰: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ہے	
۶۱: ذکر کے چھونے سے وضو ہے	۹۰
۶۲: ذکر کو چھونے سے وضو کرنا	۹۱
۶۳: بوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۶۴: قے اور نکسیر سے وضو کا حکم	۹۲	۹۸: حائضہ عورت سے مباشرت کے بارے میں	۱۱۷
۶۵: نبیذ سے وضو کے بارے میں	۹۳	۹۹: جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور اُن کا جھوٹے	
۶۶: دودھ پی کر کلی کرنا	۹۴	۱۰۰: حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے	۱۱۸
۶۷: بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے		۱۰۱: حائضہ سے صحبت کی حرمت	۱۱۹
۶۸: کتے کے جھوٹے کے بارے میں	۹۵	۱۰۲: اس کے کفارے کے بارے میں	
۶۹: بلی کے جوٹھے کے بارے میں		۱۰۳: کپڑے سے حیض کا خون دھونا	۱۲۰
۷۰: موزوں پر مسح کرنا	۹۶	۱۰۴: عورتوں کے نفاس کی کتنی مدت ہے؟	
۷۱: مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا	۹۸	۱۰۵: کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا	۱۲۱
۷۲: موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا	۹۹	۱۰۶: اگر آدمی دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کرلے	۱۲۲
۷۳: موزوں کے اوپر مسح کرنا		۱۰۷: اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو تقاضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے	
۷۴: جوربین اور نعلین پر مسح کرنا	۱۰۰		
۷۵: جوربین اور عمامہ پر مسح کرنا		۱۰۸: گرد راہ دھونا	۱۲۳
۷۶: غسل جنابت کے بارے میں	۱۰۲	۱۰۹: تیمم کے بارے میں	۱۲۴
۷۷: کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟		۱۱۰: اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۲۵
۷۸: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے	۱۰۳	۱۱۱: وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو	۱۲۶
۷۹: غسل کے بعد وضو		**نماز کے ابواب**	۱۲۷
۸۰: جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے	۱۰۴	۱۱۲: نماز کے اوقات	
۸۱: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے		۱۱۳: اسی سے متعلق	۱۲۸
۸۲: آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے	۱۰۵	۱۱۴: فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا	۱۳۰
۸۳: منی اور مذی کے بارے میں	۱۰۶	۱۱۵: فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا	
۸۴: مذی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے	۱۰۷	۱۱۶: ظہر میں تعجیل	۱۳۱
۸۵: منی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے		۱۱۷: سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا	۱۳۲
۸۶: جنبی کے بغیر غسل کئے سونا	۱۰۸	۱۱۸: عصر کی نماز جلدی پڑھنا	۱۳۳
۸۷: جنبی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے	۱۰۹	۱۱۹: عصر کی نماز میں تاخیر	۱۳۴
۸۸: جنبی سے مصافحہ		۱۲۰: مغرب کے وقت کے بارے میں	
۸۹: عورت جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے	۱۱۰	۱۲۱: عشاء کی نماز کا وقت	۱۳۵
۹۰: مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا		۱۲۲: عشاء کی نماز میں تاخیر	۱۳۶
۹۱: پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی تیمم کرے	۱۱۱	۱۲۳: عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے	
۹۲: مستحاضہ کے بارے میں		۱۲۴: عشاء کے بعد گفتگو	۱۳۷
۹۳: مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے	۱۱۲	۱۲۵: اوّل وقت کی فضیلت	۱۳۸
۹۴: مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے	۱۱۳	۱۲۶: عصر کی نماز بھول جانا	۱۳۹
۹۵: مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے	۱۱۵	۱۲۷: جلدی نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے	
۹۶: حائضہ عورت نمازوں کی قضا نہ کرے	۱۱۶	۱۲۸: سو جانے کے سبب نماز چھوٹ جانا	۱۴۰
۹۷: جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے		۱۲۹: اس شخص کے بارے میں جو نماز بھول جائے	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۱۳۰: جس کی اکثر نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے	۱۴۱
۱۳۱: عصر کی نماز وسطیٰ ہونا	۱۴۲
۱۳۲: عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے	۱۴۳
۱۳۳: عصر کے بعد نماز پڑھنا	۱۴۵
۱۳۴: مغرب سے پہلے نماز پڑھنا	۱۴۶
۱۳۵: اس شخص کے متعلق جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے	۱۴۷
۱۳۶: دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا	
۱۳۷: اذان کی ابتداء کے بارے میں	۱۴۸
۱۳۸: اذان میں ترجیع کے بارے میں	۱۵۰
۱۳۹: تکبیر کے ایک ایک بار کہنا	
۱۴۰: اقامت دو دو بار کہنا	۱۵۱
۱۴۱: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا	
۱۴۲: اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا	۱۵۲
۱۴۳: فجر کی اذان میں تثویب	۱۵۳
۱۴۴: جو اذان کہے وہی تکبیر کہے	۱۵۴
۱۴۵: بے وضو اذان دینا مکروہ ہے	
۱۴۶: امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے	۱۵۵
۱۴۷: رات کو اذان دینا	
۱۴۸: اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے	۱۵۷
۱۴۹: سفر میں اذان کے بارے میں	۱۵۸
۱۵۰: اذان کی فضیلت کے بارے میں	
۱۵۱: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے	۱۵۹
۱۵۲: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے	
۱۵۳: مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے	۱۶۰
۱۵۴: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے	
۱۵۵: اسی سے متعلق	۱۶۱
۱۵۶: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی	
۱۵۷: اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں	۱۶۲
۱۵۸: پانچ نمازوں کی فضیلت کے بارے میں	
۱۵۹: جماعت کی فضیلت کے بارے میں	
۱۶۰: جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے	۱۶۳
۱۶۱: جو آدمی اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے	۱۶۴
۱۶۲: مسجد میں دوسری جماعت کے بارے میں	۱۶۵

عنوان	صفحہ
۱۶۳: عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت	۱۶۶
۱۶۴: پہلی صف کی فضیلت کے بارے میں	
۱۶۵: صفوں کو سیدھا کرنا	۱۶۷
۱۶۶: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے عقلمند میرے قریب رہا کریں	۱۶۸
۱۶۷: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے	
۱۶۸: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا	۱۶۹
۱۶۹: جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو	۱۷۰
۱۷۰: جس کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے دو آدمی ہوں	۱۷۱
۱۷۱: جو امامت کرے مردوں اور عورتوں کی	
۱۷۲: امامت کا کون زیادہ حق دار ہے	۱۷۲
۱۷۳: اگر کوئی امامت کرے تو قرأت میں تخفیف کرے	۱۷۳
۱۷۴: نماز کی تحریم و تحلیل	۱۷۴
۱۷۵: تکبیر کے وقت انگلیاں کھلی رکھی جائیں	۱۷۵
۱۷۶: تکبیر اولیٰ کی فضیلت	
۱۷۷: نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے	۱۷۶
۱۷۸: بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا	۱۷۷
۱۷۹: بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا	۱۷۸
۱۸۰: الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرنا	
۱۸۱: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی	۱۷۹
۱۸۲: آمین کہنا	۱۸۰
۱۸۳: آمین کی فضیلت کے بارے میں	۱۸۱
۱۸۴: نماز میں دو مرتبہ خاموشی اختیار کرنا	
۱۸۵: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے	۱۸۲
۱۸۶: رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا	
۱۸۷: رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا	۱۸۳
۱۸۸: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا	۱۸۴
۱۸۹: رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا	۱۸۵
۱۹۰: رکوع اور سجود میں تسبیح کے بارے میں	
۱۹۱: جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے	
۱۹۲: رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن ممنوع ہے	۱۸۷
۱۹۳: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟	۱۸۸
۱۹۴: باب اسی سے متعلق	۱۸۹
۱۹۵: سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں	
۱۹۶: اسی سے متعلق	۱۹۰

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۱۹۷: سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے	
۱۹۸: جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے	۱۹۱
۱۹۹: سجدہ سات اعضا پر ہوتا ہے	
۲۰۰: سجدے میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا	
۲۰۱: سجدے میں اعتدال کے بارے میں	۱۹۲
۲۰۲: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑے رکھنا	۱۹۳
۲۰۳: جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے	
۲۰۴: رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے	۱۹۴
۲۰۵: دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء مکروہ ہے	
۲۰۶: اقعاء کی اجازت کے بارے میں	۱۹۵
۲۰۷: دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے	
۲۰۸: سجدے میں سہارا لینا	۱۹۶
۲۰۹: سجدے سے کیسے اٹھا جائے؟	
۲۱۰: اسی سے متعلق	
۲۱۱: تشہد کے بارے میں	۱۹۷
۲۱۲: اسی کے متعلق	۱۹۸
۲۱۳: تشہد آہستہ پڑھنا	
۲۱۴: تشہد میں کیسے بیٹھا جائے	
۲۱۵: اسی سے متعلق	۱۹۹
۲۱۶: تشہد میں اشارے کے بارے میں	
۲۱۷: نماز میں سلام پھیرنا	۲۰۰
۲۱۸: اسی سے متعلق	
۲۱۹: سلام کو حذف کرنا سنت ہے	۲۰۱
۲۲۰: سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے	
۲۲۱: نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا	۲۰۳
۲۲۲: پوری نماز کی ترکیب کے متعلق	
۲۲۳: فجر کی نماز میں قرأت کے بارے میں	۲۰۶
۲۲۴: ظہر اور عصر میں قرأت کے بارے میں	۲۰۷
۲۲۵: مغرب میں قرأت کے بارے میں	۲۰۸
۲۲۶: عشاء میں قرأت کے بارے میں	۲۰۹
۲۲۷: امام کے پیچھے قرآن پڑھنا	
۲۲۸: اگر امام زور سے پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے	۲۱۰
۲۲۹: جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟	۲۱۴

عنوان	صفحہ
۲۳۰: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے	
۲۳۱: مقبرے اور حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے	۲۱۵
۲۳۲: مسجد بنانے کی فضیلت کے بارے میں	۲۱۶
۲۳۳: قبر کے پاس مسجد بنانا مکروہ ہے	
۲۳۴: مسجد میں سونا	۲۱۷
۲۳۵: مسجد میں خرید وفروخت کرنا، گم شدہ چیزوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے	
۲۳۶: وہ مسجد جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہو	۲۱۸
۲۳۷: مسجد قباء میں نماز پڑھنا	۲۱۹
۲۳۸: کونسی مسجد افضل ہے	
۲۳۹: مسجد کی طرف جانا	۲۲۰
۲۴۰: نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کے متعلق	۲۲۱
۲۴۱: چٹائی پر نماز پڑھنا	
۲۴۲: بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا	
۲۴۳: بچھونوں پر نماز پڑھنا	۲۲۲
۲۴۴: باغوں میں نماز پڑھنا	
۲۴۵: نمازی کے سترہ کے بارے میں	۲۲۳
۲۴۶: نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے	
۲۴۷: نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتی	۲۲۴
۲۴۸: نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی	
۲۴۹: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۲۵
۲۵۰: قبلے کی ابتداء کے بارے میں	
۲۵۱: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے	۲۲۶
۲۵۲: جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے	۲۲۷
۲۵۳: وہ چیز جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۲۲۸
۲۵۴: بکریوں اور اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھنا	۲۲۹
۲۵۵: سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو	
۲۵۶: سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بارے میں	۲۳۰
۲۵۷: نماز کیلئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے	
۲۵۸: اونگھتے وقت نماز پڑھنا	۲۳۱
۲۵۹: جو آدمی کسی کی ملاقات کیلئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے	۲۳۲
۲۶۰: امام کا دعا کیلئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ
۲۶۱: اس امام کے بارے میں جس کو مقتدی ناپسند کریں	۲۳۳
۲۶۲: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو	۲۳۴
۲۶۳: اسی سے متعلق	۲۳۵
۲۶۴: دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا	۲۳۶
۲۶۵: قعدۂ اولیٰ کی مقدار کے بارے میں	۲۳۷
۲۶۶: نماز میں اشارہ کرنا	۲۳۸
۲۶۷: مردوں کیلئے تسبیح اور عورتوں کیلئے تصفیق کے متعلق	۲۳۹
۲۶۸: نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے	
۲۶۹: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے	۲۴۰
۲۷۰: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا	۲۴۱
۲۷۱: نبیؐ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں	۲۴۲
۲۷۲: جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی	
۲۷۳: نماز میں سدل مکروہ ہے	۲۴۳
۲۷۴: نماز میں کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے	
۲۷۵: نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے	۲۴۴
۲۷۶: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے	۲۴۵
۲۷۷: بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے	
۲۷۸: نماز میں خشوع کے بارے میں	۲۴۶
۲۷۹: نماز میں پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے	
۲۸۰: نماز میں دیر تک قیام کرنا	۲۴۷
۲۸۱: رکوع اور سجدہ کی کثرت کے بارے میں	
۲۸۲: سانپ اور بچھو کو نماز میں مارنا	۲۴۸
۲۸۳: سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا	۲۴۹
۲۸۴: سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا	۲۵۰
۲۸۵: سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا	۲۵۱
۲۸۶: جسے نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہو	۲۵۲
۲۸۷: ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا	۲۵۳
۲۸۸: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا	۲۵۵
۲۸۹: فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں	
۲۹۰: قنوت کو ترک کرنا	۲۵۶
۲۹۱: نماز میں جو چھینکے اس کے متعلق	
۲۹۲: نماز میں کلام منسوخ ہونا	۲۵۷
۲۹۳: توبہ کی نماز کے بارے میں	۲۵۸
۲۹۴: بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے	۲۵۸
۲۹۵: اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے	۲۵۹
۲۹۶: جب بارش ہو رہی ہو تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے	۲۶۰
۲۹۷: نماز کے بعد تسبیح کے بارے میں	
۲۹۸: کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا	۲۶۱
۲۹۹: نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا	
۳۰۰: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا	۲۶۲
۳۰۱: جو دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کی فضیلت	۲۶۳
۳۰۲: فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کے متعلق	۲۶۴
۳۰۳: فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنے اور قرأت کے متعلق	
۳۰۴: فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا	
۳۰۵: طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۶۵
۳۰۶: فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنا	
۳۰۷: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۶۶
۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد پڑھ لے	۲۶۷
۳۰۹: فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے	۲۶۸
۳۱۰: ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا	۲۶۹
۳۱۱: ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا	
۳۱۲: اسی سے متعلق	
۳۱۳: عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا	۳۷۰
۳۱۴: مغرب کے بعد دو رکعتوں اور قرأت کے بارے میں	۲۷۱
۳۱۵: مغرب کی سنتیں گھر پر پڑھنا	
۳۱۶: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں	۲۷۲
۳۱۷: عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا	۲۷۳
۳۱۸: رات کی نماز دو دو رکعت ہے	
۳۱۹: رات کی نماز کی فضیلت کے بارے میں	
۳۲۰: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں	۲۷۴
۳۲۱: اسی سے متعلق	۲۷۵
۳۲۲: اسی سے متعلق	
۳۲۳: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے	۲۷۶
۳۲۴: رات کو قرآن پڑھنا	
۳۲۵: نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں	۳۷۷
وتر کے ابواب	۲۷۹
۳۲۶: وتر کی فضیلت کے بارے میں	

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۳۲۷: وتر فرض نہیں ہے		۳۶۰: خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا	۳۰۶
۳۲۸: وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے	۲۸۰	۳۶۱: دورانِ خطبہ آنے والا شخص دو رکعت پڑھے	
۳۲۹: وتر رات کے اوّل اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے		۳۶۲: کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو	۳۰۷
۳۳۰: وتر کی سات رکعتوں کے بارے میں	۲۸۱	۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے	۳۰۸
۳۳۱: وتر کی پانچ رکعتوں کے بارے میں		۳۶۴: امام کے خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے	
۳۳۲: وتر میں تین رکعتیں ہیں	۲۸۲	۳۶۵: منبر پر دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	۳۰۹
۳۳۳: وتر میں ایک رکعت پڑھنا	۲۸۳	۳۶۶: جمعہ کی اذان کے بارے میں	
۳۳۴: وتر کی نماز میں کیا پڑھے		۳۶۷: امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے متعلق	
۳۳۵: وتر میں قنوت پڑھنا	۲۸۴	۳۶۸: جمعہ کی نماز میں قرأت کے بارے میں	
۳۳۶: جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے	۲۸۵	۳۶۹: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے	۳۶۱
۳۳۷: صبح سے پہلے وتر پڑھنا	۲۸۶	۳۷۰: جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے بارے میں	
۳۳۸: ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں		۳۷۱: جو جمعہ کی ایک رکعت کو پا سکے	۳۱۳
۳۳۹: سواری پر وتر پڑھنا	۲۸۷	۳۷۲: جمعہ کے دن قیلولہ کے بارے میں	۳۱۴
۳۴۰: چاشت کی نماز کے بارے میں	۲۸۹	۳۷۳: جو اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے	
۳۴۱: زوال کے وقت نماز پڑھنا	۲۹۰	۳۷۴: جمعہ کے دن سفر کرنا	
۳۴۲: نماز حاجت کے بارے میں	۲۹۱	۳۷۵: جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانا	۳۱۵
۳۴۳: استخارے کی نماز کے بارے میں		**عیدین کے ابواب**	۳۱۷
۳۴۴: صلوۃ التسبیح کے بارے میں	۲۹۲	۳۷۶: عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا	
۳۴۵: نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے	۲۹۴	۳۷۷: عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا	
۳۴۶: درود کی فضیلت کے بارے میں	۲۹۵	۳۷۸: عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی	
جمعہ کے متعلق ابواب	۲۹۷	۳۷۹: عیدین کی نماز میں قراءت کے بارے میں	۳۱۸
۳۴۷: جمعہ کے دن کی فضیلت		۳۸۰: عیدین کی تکبیرات کے بارے میں	۳۱۹
۳۴۸: جمعہ کے وہ ساعت جس میں دعاء کی قبولیت کی امید ہے		۳۸۱: عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں	۳۲۰
۳۴۹: جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں	۲۹۹	۳۸۲: عیدین کیلئے عورتوں کے نکلنا	۳۲۱
۳۵۰: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں	۳۰۰	۳۸۳: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے	
۳۵۱: جمعہ کے دن وضو کرنے کے بارے میں	۳۰۱	سے جاتے اور دوسرے سے آتے	۳۲۲
۳۵۲: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بارے میں	۳۰۲	۳۸۴: عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے	
۳۵۳: بغیر عذر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں		**سفر کے ابواب**	۳۲۴
۳۵۴: کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو	۳۰۳	۳۸۵: سفر میں قصر نماز پڑھنا	
۳۵۵: وقت جمعہ کے بارے میں	۳۰۴	۳۸۶: کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے	۳۲۵
۳۵۶: منبر پر خطبہ پڑھنے کے بارے میں		۳۸۷: سفر میں نفل نماز پڑھنا	۳۲۷
۳۵۷: دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کے بارے میں	۳۰۵	۳۸۸: دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں	۳۲۸
۳۵۸: خطبہ مختصر پڑھنے کے بارے میں		۳۸۹: نماز استسقاء کے بارے میں	۳۲۹
۳۵۹: منبر پر قرآن پڑھنا		۳۹۰: سورج گرہن کی نماز کے بارے میں	۳۳۱

www.islamiurdubook.blogspot.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۳۹۱: نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے	۳۳۳	۴۲۳: وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے	۳۵۲
۳۹۲: خوف کے وقت نماز پڑھنا	۳۳۵	۴۲۴: دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے	
۳۹۳: قرآن کے سجدوں کے بارے میں		۴۲۵: جنبی اگر وضو کرلے تو اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے	
۳۹۴: عورتوں کے مسجدوں میں جانا	۳۳۶	۴۲۶: نماز کی فضیلت کے بارے میں	
۳۹۵: مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بارے میں		۴۲۷: اسی سے متعلق	۳۵۳
۳۹۶: سورۂ انشقاق اور سورۂ علق کے سجدوں کے بارے میں			
۳۹۷: سورہ نجم کے سجدہ کے بارے میں			
۳۹۸: اس بارے میں جو سورہ نجم میں سجدہ نہ کرے			
۳۹۹: سورہ "صٓ" کے سجدہ کے بارے میں			
۴۰۰: سورہ "حج" کے سجدہ کے بارے میں			
۴۰۱: قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟			
۴۰۲: جس کا رات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے			
۴۰۳: جو شخص رکوع اور سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید			
۴۰۴: جو فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی امامت کرے			
۴۰۵: گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر سجدے کی اجازت کے متعلق			
۴۰۶: فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے			
۴۰۷: نماز میں ادھر اُدھر توجہ کرنا			
۴۰۸: اگر کوئی شخص امام کو سجدے میں پائے تو کیا کرے			
۴۰۹: نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے			
۴۱۰: دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا			
۴۱۱: مسجدوں میں خوشبو کرنا			
۴۱۲: نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے			
۴۱۳: نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے			
۴۱۴: عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بارے میں			
۴۱۵: اس عمل اور چلنا جو نفل نماز میں جائز ہے			
۴۱۶: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا			
۴۱۷: مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کے ثواب کے بارے میں			
۴۱۸: مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے			
۴۱۹: جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے			
۴۲۰: بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے			
۴۲۱: اس امت کی نشانی کے بارے میں جو وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی قیامت کے دن			
۴۲۲: وضو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے			

www.islamiurdubook.blogspot.com
www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

فتح باب

عبدالرشید ارشد

برصغیر پاک وہند میں علم حدیث گو اسلام، صحابہؓ اور مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی آ گیا تھا لیکن اس کی صحیح خدمت واشاعت کا دور حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور امام المحدث شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خاندان کا دور ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مشکوٰۃ شریف (انتخاب کتب احادیث) کی دو شرحیں لکھیں۔ ایک فارسی میں جو اَشعۃِ اللمعات کے نام سے مشہور ہے اور متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ دوسری ''لمعات التنقیح'' کے نام سے عربی میں، جو لاہور سے شائع ہونا شروع ہوئی لیکن مکمل نہ ہو سکی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حجاز جا کر حضرت شیخ ابوطاہر مدنیؒ سے حدیث پڑھی اور اجازت لی اور ہمارے برصغیر کے تمام مدارس میں یہی سند معروف ومشہور ہے اور ترمذی شریف کے شروع میں مذکور ہے۔ اس کے بعد اس کو بڑھانے اور وسیع تر اشاعت اور احادیث کی کتب کی شرح لکھنے کا سہرا امام المحدث کے معنوی فرزندانِ اکابر دارالعلوم کے سر پر ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ صدی میں برصغیر پاک وہند میں حدیث شریف کے متعلق جتنا کام دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ان کے فیض یافتگان نے کیا عالمِ اسلام میں کسی اور نے نہ کیا ہوگا۔ آسام سے لے کر خیبر تک اور ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک شاید کوئی تھانہ، ذیل ایسی ہوگی کہ جس کے دیہات میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ڈابھیل کا کوئی فیض یافتہ عالم کام نہ کر رہا ہو۔ گویا مدارس کا یہ سلسلہ برصغیر کے تمام صوبہ جات، اضلاع بلکہ تحصیلوں اور مواضعات تک پہنچ گیا۔ رائے پور، تحصیل نکودر میں ستلج کے کنارے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، خیر الاساتذہ حضرت خیر محمدؒ صاحب، حضرت مولانا عبدالجبار ابوہریؒ صدر المبلغین دارالعلوم دیوبند، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے پڑھا اور پھر دارالعلوم دیوبند سے دستارِ فضیلت لی۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ یہیں ذکر کرتا چلوں کہ اس مدرسہ کے بانی امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفہ حضرت حافظ محمد صالحؒ اور مہتمم اول حضرت مولانا فضل احمدؒ، حضرت گنگوہی کے مرید تھے۔ اسی کے ایک طالب علم حضرت مولانا فضل محمدؒ تھے۔ جنہوں نے فقیر والی ''چولستان'' کے صحرا میں قیامِ پاکستان سے قبل مدرسہ ''قاسم العلوم'' قائم کیا جو آج ملک کے نامور مدارس میں سے ہے۔

میں اپنے اس مضمون میں قارئین کے لئے ترمذی شریف کی نسبت سے پہلے حدیث شریف اور ائمہ اربعہ کی فقہ خصوصاً فقہ حنفی کا ذکر کروں گا کہ کتاب وسنت کا کوئی حکم فقہ ائمہ اربعہ سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا آئندہ مضمون میں پہلے دونوں باتوں پر کچھ عرض کیا گیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق کچھ اہم باتوں کا ذکر کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

ایک سوال ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ حدیث کیوں ضروری ہوئی، تو اس کا مختصر آسان جواب یہ ہے کہ جس نبی ورسول ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید انسانوں کے لئے تا قیامت دنیوی واخروی زندگی کے لئے باعث نجات ہے اس قرآن مجید میں یہ تو ذکر ہے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو مگر پانچ اوقات کی نماز کی رکعات کتنی ہیں، زکوٰۃ کی مقدار اور مختلف چیزوں مثلاً سونے چاندی اور جانوروں میں اس کا کیا نصاب ہے، حج کی کیا تفصیلات ہیں اور کس سے کس دن تک ہے۔ اس کی جزئیات اور مسائل کیا ہیں اس کے لئے اولین شارع اور شارح حضور علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر اگر آگے بڑھئے تو جب قرآن مجید تا قیامت انسانوں کے لئے فوز وفلاح کا پیام ہے تو جس انسان (فداہ ابی وامی) پر نازل ہوا اس کی اپنی زندگی کیسی تھی۔ کیا وہ صادق الوعد الامین تھا اور کیا وہ خود قرآن مجید پر عامل تھا اور اس کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عمل کی صورت اور کیفیت کیا تھی۔ اگر قرآن مجید دنیا کی آخری سچی کتاب ہے تو جس شخص پر یہ نازل ہوئی اس نے اس سچائی کو آگے کس طرح پہنچایا۔ سچائی ہر دور میں کڑوی ہوتی ہے۔ لوگ سچائی کو پیش کرنے والے کی مخالفت ہی نہیں کرتے بلکہ اس سے جدال وقتال کرتے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ سے جدال وقتال کیا گیا تو کیا وہ اس میں ثابت قدم رہے اور اس میں بھی سب سے پہلا سوال کہ اس شخص کی قبل از نزولِ قرآن عام زندگی کیسی تھی اور لوگ اس کو کیسے دیکھتے تھے اور جب اس نے یہ اعلان کیا کہ مجھ پر کائنات کے خالق و مالک کی آخری کتاب نازل ہوئی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں "قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا" کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نجات پاؤ گے۔ تو وہی لوگ نبوت سے قبل یہ کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کو امین اور راستباز سمجھتے ہیں' اس حکم کے کہنے پر مخالف ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کے سگے چچا نے سنگ ریزے اٹھا کر آپ کی طرف مارے اور کہا آیا تو نے ہمیں اس لئے اکٹھا کیا تھا، لیکن انہی گمراہ اور مشرک لوگوں میں کچھ سلیم الفطرت لوگ ایسے تھے کہ جو آپ پر فوراً ایمان لے آئے لیکن مخالفت بڑھتی گئی اور آپ ؐ کو مکہ معظمہ سے "یثرب" (جس کا نام بعد میں مدینہ منورہ معروف ہوا) ہجرت کرنا پڑی۔ شب وروز گزرتے رہے، کئی ایک لڑائیاں ہوئیں بالآخر مکہ فتح ہوا اور پورے جزیرۃ العرب پر آپ ؐ کی زندگی میں آپ ؐ کی حکومت اور اسلام کا نظام عدل قائم ہو گیا اور بندوں کا اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم ہو گیا کہ ان کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی ربانی سند ملی۔

نبی کریم ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد چھ ماہ قبل فوت ہو چکے تھے۔ چھ سال بعد والدہ ماجدہ بھی فوت ہو گئیں۔ پھر بظاہر دادا نے سہارا دیا' اپنے وقت پر وہ بھی چلے گئے۔ ایسے دُرِّ یتیم کی جب پورے عرب میں حکومت قائم ہوئی تو کم وبیش سوا لاکھ افراد مسلمان و مؤمن تھے، جنہیں صحابہ کرام کہا جاتا ہے۔ حکومت نئی تھی، دین بظاہر نیا تھا اب اتنے لوگوں کو کتنے مسائل درپیش آئے ہوں گے۔ ان میں اکثر تو آپ ؐ کی عملی زندگی کو دیکھ کر حل ہو جاتے تھے، لیکن کئی مسائل ایسے تھے جس کے متعلق صحابہ کرامؓ آپ ؐ سے سوال کرتے تھے یہ سب کچھ قرآن مجید میں تو نہیں' اس کے لئے ایک نیا لفظ حدیث ایجاد ہوا۔ آپ ؐ کی عملی زندگی جس سے تعمیر سیرت اور اصلاح معاشرہ ہوئی وہ سنت کہلائی۔ اس سب کو جمع وترتیب کرنے والے راوی' محدث کہلائے اور ان تمام چیزوں کو صحیح طور پر جمع کرنے اور ترتیب دینے کا ایک مقصد یہ بھی تھا یہ کہ جو انسان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور مجھ پر نازل شدہ کتاب آخری کتاب ہے اور یہی نبوت اور کتاب قیامت تک رہے گی۔ قیامت تک آنے والوں کے لئے یہ ایک اہم ضرورت تھی کہ تاریخ میں ان کی ہر بات محفوظ ہو جائے کہ نبی اور اس کے ماننے والے کون تھے۔ صدق وامانت، استقامت واستقلال اور اپنے قول فعل میں کیسے تھے؟ اگر یہ بات ہو گی تو یہ قرآن پاک کی صداقت اور اس کے منزل من اللہ ہونے کا ثبوت ہو گا ورنہ جو نبی اور اس کے ماننے والے اپنے قول وفعل میں صادق اور امین نہ ہوں ان کی بات کا کیا اعتبار..... سو اس ضرورت کے لئے نہ صرف آپ ؐ کے اقوال وافعال کو جمع وترتیب دیا گیا بلکہ جن لوگوں نے اس کو روایت کیا اور آگے پہنچایا ان کے متعلق مستقل ایک علم "اسماء الرجال" وجود میں آیا جو نہ اس سے پہلے تھا اور نہ اس کے بعد کسی نے ایسا علم مدوّن کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ صحابہؓ سے نبی کریم ﷺ سے روایات نقل کرتے ہیں، ان کے صدق وکذب کے حالات بھی تاریخ میں محفوظ ہوں اور اگر بغور تجزیہ ومحاکمہ کیا جائے تو دراصل یہ بھی قرآن پاک اور قرآن پاک کے لانے والے کی حقانیت اور صداقت کے لئے قدرتی انتظام ہوا۔ اس کی تفصیل میں اتنی بڑی بڑی کتب لکھی گئیں ہیں اور ایسی ایسی نقد وجرح کی گئی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔

حدیث کی ترتیب وتدوین کا کام گو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہو گیا تھا لیکن وہ وسیع پیمانے پر نہ تھا۔ جب اسلام اقصائے عالم میں پھیل گیا تو پھر اس بات کیا ضرورت، ضرورت محسوس کرنے والوں نے کی اور پوری زندگی اس میں بتا دی آج کا دور رسل ورسائل اور روابط کے اعتبار سے اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے کا دور اس کے مقابلے میں تاریک معلوم ہوتا ہے۔ آج بڑے لوگوں کی محفلیں، مجالس، اور بیانات ٹیپ ریکارڈ کر لئے جاتے ہیں تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں شخص کی زندگی ہر اعتبار سے پبلک کے سامنے ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اور نہ ہی اعتماد سے کہا جاسکتا ہے کہ ریڈیو ٹیلی ویژن رسائل و اخبارات یا پڑھے لکھے لوگوں کی وساطت سے جو ہم تک پہنچتا ہے وہ واقعی مستند ہے؟ ہم میں سے کوئی آدمی ماضی کے سن وسال کے واقعات نہیں بتا سکتا جبکہ حضور علیہ کے سن وسال کے واقعات محفوظ ہیں

حضرت محمد رسول اللہ علیہ آج سے سوا چودہ صد سال پیشتر اس دنیا میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کا مستقر ایسی جگہ تھا کہ جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی اوسط شاید ایک فی ہزار بھی نہ ہو۔ لیکن رسول اللہ علیہ کے ساتھ جب ان کا تعلق قائم ہو گیا اور اس تعلق کے ساتھ جب وہ خدا کے حضور جھکنے لگ گئے، تو انہیں لوگوں نے اپنے محبوب اور پوری انسانیت کے پیغمبر کی زندگی کو اس طرح محفوظ کر لیا کہ آج پوری ترقی کے باوجود اس کے برابر تو کیا قریب تر بھی کسی شخص کی زندگی کے حالات محفوظ نہیں ہیں۔

حضور اکرم علیہ کی زندگی کے پورے واقعات سفر و حضر ہو یا نشست و برخاست، شکل وصورت کا معاملہ ہو یا لباس کا، زندگی کے جتنے بھی شعبے اور سیرت و کردار کے جتنے بھی گوشے ہو سکتے ہیں، ان سب کے متعلق ہمیں علم ہے کہ حضور علیہ کا فعل وعمل اور اسوۂ حسنہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ فرمایا کہ:

﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾ [الاحزاب: ۲۱]

''بے شک تمہارے لئے رسول اللہ علیہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''

تو ضروری تھا کہ اس نمونہ کی ہر ہر حرکت اور سکون محفوظ رہے تا کہ تا قیامت ہر انسان جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید اور آخرت کی تیاری کے لئے اپنے آپ کو آمادۂ عمل کرے تو اس کے سامنے ایک نمونہ کی زندگی (آئیڈیل لائف) موجود ہو اور اس زندگی کے مستند ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ حضور علیہ کی سیرت ان کے قول وفعل، علم وعمل کی تمام شکلیں سامنے ہوں۔ پھر یہ کام کس پیمانے پر ہوا، اس کا تصور بھی مشکل ہے۔ ہزار ہا نہیں لاکھوں انسانوں نے اس کام کیلئے اپنی جانیں وقف کر دیں اور تمام عمر ان کا یہی مشغلہ رہا کہ وہ حضور علیہ کی حدیث، سنت کو محفوظ طریقے سے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

حضور اکرم علیہ کے قول، عمل، تقریر یا سکوت کو حدیث کہا گیا اور اس پر کام کرنے والے مُحدِّث کہلائے اور ایک دوسرے تک پہنچانے والے افراد کو رواۃ کے نام سے پکارا گیا اور پھر جن لوگوں نے یہ کام کیا، ان کی زندگیاں بھی محفوظ کرنا پڑیں، تا کہ لوگوں کو یہ علم ہو کہ جن لوگوں کے ذریعے یہ مقدس ذخیرہ ہم تک پہنچا ہے وہ کون تھے۔ راویوں کی کثرت وقلت اور ان کے حفظ وتیقن، فہم وذکاء اور تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم ہوئی اور آج حدیث کے نام سے جو کچھ ہمارے پاس محفوظ ہے اس پر باضابطہ نظم وضبط کے ساتھ کس قدر کام ہو چکا ہے اس کی کچھ تفصیل آگے آرہی ہے۔

حالیہ دور کتب بلکہ کتب سے بڑھ کر کمپیوٹر کا دور ہے کہ جو معلومات ہوں وہ کمپیوٹر میں ''فیڈ'' کر لی جائیں ضرورت پڑنے پر کمپیوٹر چلا کر وہ تمام معلومات دیکھ لی جائیں۔ چند سال قبل تک لوگ اخبارات وجرائد کے تراشے فائل میں لگا لیتے تھے لیکن آج سے تقریباً پندرہ صد برس پہلے عرب میں پڑھنے لکھنے والے چند تھے لیکن ان لوگوں کا حافظہ غضب کا تھا ان میں بڑے بڑے قادر الکلام شعراء تھے حالانکہ عروض و قوافی پر کتب موجود نہ تھیں۔ سینکڑوں بلکہ ہزار ہا اشعار ایک ایک شخص کو یاد تھے۔ علم الانساب کے بڑے بڑے ماہر ان میں موجود تھے۔ یہاں تک کہ گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کے متعلق بھی ان کے حافظے کمپیوٹر تھے.... ایسے دور میں ان میں اللہ تعالیٰ اپنا آخری نبی مبعوث فرماتا ہے اور اس پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرماتا ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ بات عجیب لگی جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور وہ خانہ خدا کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبٰرکًا وھدی للعلمین﴾ (آلِ عمران ۹۶)

''سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ (مکہ) میں ہے۔ بابرکت ہے اور تمام جہانوں کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لئے ہدایت ہے'' روایات میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے بھی پہلے ملائکہ نے اس کی (یعنی بیت اللہ کی) بنا رکھی

کعبہ میں اور اس کے اردگرد ان ظالموں نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، ہر دن کے لئے جدا بت تھا، ہر قبیلے کا بت جدا تھا۔ ان حالات میں نبی اکرم ﷺ کی آواز ان کو نامانوس لگی۔ لیکن قرآن مجید عربی میں تھا وہ خود عربی پر ناز کرتے تھے۔ اب جب قرآن مجید سنتے تھے تو اس کو سن کر ان پر حیرت طاری ہو جاتی تھی۔ یہ حالات طویل ہیں۔ یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو اُن کی ساری توانائیاں اسلام کے لئے صرف ہونے لگیں۔ ہزاروں قرآن پاک کے حافظ ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک قول و فعل اور عمل کی ایسے حفاظت کی کہ آج دنیا انگشت بدنداں ہے۔ ان کے حافظے جو گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کو محفوظ کرتے تھے ایمان لانے کی وجہ سے پاکیزہ اور بامقصد ہو گئے۔ اب حضور ﷺ کے اعمال و افعال کی حفاظت کرنے لگے۔

اسلام جب عرب سے نکل کر عجم میں پھیلا تو وارفتگی کا یہ عالم تھا لیکن قرنِ اوّل کے بعد کچھ ضعیف الاعتقاد لوگ پیدا ہو گئے اور کچھ یہودیوں اور عیسائیوں کو یہ بات کھلنے لگی کہ مسلمان گو باہمی خلفشار میں مبتلا ہیں لیکن اپنے نبی کے ارشادات کے معاملے میں بڑے ذکی الحس ہیں۔ لہٰذا بہت سے دشمنوں نے حدیث کے نام سے ایسی احادیث عام کرنا شروع کر دیں جو مسلمانوں کو اعتقادی طور پر کمزور اور ان عملی صلاحیتوں کو مضمحل کرنے لگیں۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ اپنے آپ کو حدیث کی حفاظت کے لئے مخصوص کر لیں، چنانچہ انہوں نے اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں۔ یہ لوگ ''محدِّثین'' کی اصطلاح سے معروف ہوئے۔

حدیث کی کتابت، حفظ، تدوین، ترتیب، تسوید اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں شروع ہو گیا تھا۔ کئی ایک احکام و مسائل خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانے میں خود اپنی زبان مبارک سے لکھوائے۔ صلح حدیبیہ کا پورا مضمون، مدینہ کے غیر مسلم باسیوں سے معاہدہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف صحابہؓ کے ذریعے غیر ملکی سربراہوں کو خطوط اور دعوتی مکتوب لکھوائے۔ آپ کا معجزہ ہے کہ تمام بعینہٖ اپنے الفاظ میں محفوظ رہے اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ''الوثائق السیاسیہ'' میں ۳۸۶ خطوط، ہدایات، معاہدے اور خطبے درج کئے ہیں جن میں سے ۲۹۱ کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔ اس کی پہلی تحریر ۴ صفحات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے جو حضور ﷺ اور مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔ شمار نمبر ۱۰ میں یہود خیبر کے نام ایک خط ہے۔ شمار نمبر ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔ شمار نمبر ۱۷ میں اموال خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی ہدایات ہیں۔ شمار ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۴۹، ۵۳، ۵۴ اور ۵۳ میں حبشہ، روم، اسکندریہ، ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔ اکثر خطوط کے اصل محفوظ ہیں۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ غرضیکہ حضور اکرم ﷺ نے ان وثائق کے علاوہ ۲۰ کے قریب مختلف تحریریں رقم کروائیں اور مسجد نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک چبوترہ تھا جو اصحاب صفہ کے چبوترہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جو مسجد نبوی میں آج بھی موجود ہے۔ وہ اصحاب النبی ﷺ کا پہلا مدرسۂ حدیث تھا، جس پر کئی ایک صحابہؓ مستقل بیٹھے احادیث یاد کرتے اور کراتے رہتے تھے۔ پھر یہی سلسلہ بعد میں پھیلا آج اقصائے عالم میں جو دینی مدارس ہیں وہ سب اس کی مختلف مدارج سے اس کی شاخیں ہیں۔

علامہ ذہبیؒ (۷۴۸ھ) ''تذکرۃ الحفاظ'' میں ایک سو تیس اکابر حدیث کا ذکر کرنے کے بعد دروس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''ان کے ایک ایک درس میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے'' (تذکرۃ الحفاظ' جلد ۲' صفحہ ۱۰۱)

ایک اور انداز سے اس کام کو اور اس کی ثقاہت کو دیکھئے، کہتے ہیں کہ آج کا دور ''ابلاغ'' کا دور ہے۔ ڈش انٹینا لگا کر آپ پوری دنیا کے ٹی وی چینلوں کی خبریں دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ صبح شام پوری دنیا میں ہزاروں اخبار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں لوگوں کے انٹرویو ریکارڈ ہوتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ دکھایا یا سنایا جا رہا ہے وہ سب کچھ سچ ہوتا ہے۔ ہم روزانہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بہت ثقہ اخبارات میں وہ کچھ پڑھتے ہیں کہ جو پَر کی قطار نہیں ہوتی سرے سے پَر ہی نہیں ہوتا۔ ایسے ایسے قصے کہانیاں، اخبارات کے دفتروں میں بیٹھ کر بنائے اور گھڑے جاتے ہیں کہ شیطان کو بھی شرم آتی ہے لیکن حدیث کے بارے میں اتنی احتیاط ہوتی تھی کہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ان کو نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد یاد تھا کہ:

﴿التائبون العٰبدون الحٰمدون السائحون الراکعون السٰجدون الأمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحٰفظون لحدود اللہ﴾ ''گناہوں سے توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد خواں، راکع و ساجد، نیکی کے مبلغ، بدی سے روکنے والے اور خدائی حدود کے محافظ'' (سورہ توبہ: ۱۱۲)

((من کذب علی متعمدًا فلیتبوأ مقعدہ من النار)) . [کتاب العلم بخاری]

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ نار (جہنم) میں بنالے۔''

لہٰذا یہ لوگ کسی بات کو نبی کریم ﷺ کے متعلق غلط بیان کرنے کو گناہ کبیرہ سمجھتے تھے اور یہ کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت تاقیامت قرآن مجید میں ان مبارک الفاظ کے ساتھ خود بیان فرمائی ہے۔

اور عربوں کی ویسے بھی ایک بڑی صفت یہ تھی کہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ نڈر اور دلیر تھے، یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو پھر اپنی ان صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آخری دین کے مبلغ اور نبی اکرم ﷺ کے محبّ اور شیدائی وفدائی بن گئے۔ وہ معصوم نہ تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کی صحبت کیمیا اثر سے گناہوں سے محفوظ ضرور ہوگئے۔ فطرت انسانی کے تقاضے سے ہوسکتا ہے ان میں آپس میں جنگ وجدال ہوا ہو (اور یقیناً ہوا) لیکن نبی کریم ﷺ کی حدیث کے بارے میں از حد محتاط تھے اور ایک دوسرے سے یہ سن کر کہ نبی اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے حدیث کو تسلیم کرتے تھے اسی لئے اہل سنت والجماعت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ''اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ'' تمام صحابہ عادل تھے۔ حدیث کے بارے میں ان پر کوئی جرح نہیں کی جاسکتی ان کی روایتی ثقاہت مسلمہ ہے البتہ نچلے راویوں کے متعلق جانچ پڑتال ہوسکتی ہے اور ایسی ہوئی جیسا کہ گذرا ایک مستقل علم ''اسماء الرجال'' وجود میں آیا کہ نچلے تمام راویوں کی تاریخ محفوظ کی گئی اور یہ سب کچھ ''حدیث'' کی خاطر ہوا، بلکہ یوں کہئے کہ سیرت اور قرآن کی حفاظت کے لئے ہوا۔ جب وہ دور آیا کہ مستقل احادیث کی کتب مرتب ہونے لگیں تو احادیث کو جمع کرتے وقت بڑی کڑی شرائط رکھی گئیں۔ صحاح ستہ کی چھ کتب احادیث مشہور ہیں۔ ہر ایک نے اپنا اپنا صداقت کا معیار قائم کیا۔ یہ تو تمام کے نزدیک تھا کہ اس تک آنے والے تمام راوی صادق اور امین ہوں ان کے تقویٰ وطہارت کی شہرت مسلمہ ہو، گو اتنی محنت کے باوجود کچھ ضعیف احادیث ان کتب میں دَر آئیں۔ لیکن اس پر بھی اتنی کتب لکھی گئیں کہ ہر راوی نکھر کر سامنے آ گیا آج سینکڑوں کتب ایسی ملتی ہیں کہ جو صرف راویوں کے متعلق ہیں۔

صحاح ستہ میں سب سے اہم اور مشہور کتاب امام محمد بن اسمٰعیلؒ کی ''صحیح بخاری'' ہے گو زمانی اعتبار سے موطا امام مالکؒ اور مسند امام ابی حنیفہؒ کو اس پر فوقیت حاصل ہے لیکن تاریخ میں جو شہرت اور بقائے دوام بخاری شریف کو ملی وہ کسی کتاب کو نہ ملی۔ آپ نے لاکھوں احادیث سے منتخب کر کے ۷۲۷۵ احادیث پر مشتمل کتاب ترتیب دی جب لاکھوں احادیث کا لفظ سامنے آتا ہے تو بعض لوگ اس پر بِدکتے ہیں اور بعض جان بوجھ کر گمراہ کرتے ہیں۔ اس کی اصل یہ ہے کہ ایک ہی حدیث کے الفاظ سو مختلف طریقوں سے امام بخاریؒ کو پہنچے تو امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ روایت لی جس کے راویوں پر ان کو اعتمادِ صدق حاصل ہوا اور پھر انہوں نے اس پر کڑا معیار رکھا کہ جن راویوں سے یہ روایت ان تک پہنچی ہے ان کی ملاقات آپس میں ثابت ہو۔ اب جو روایت سو مختلف طریقوں سے مروی تھی امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ طریقہ لیا، جو ان کے اوپر والے معیار پر پورا اُترا اس طرح احادیث کی لاکھوں کی تعداد ہوجاتی تھی کہ ایک ہی روایت کے الفاظ مثلاً

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سو طریقوں سے آئے اس سے آپ لاکھوں احادیث کے الفاظ کو سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا کیا مطلب ہے۔

امام بخاریؒ جب کسی روایت کو اپنی صحیح کے لئے منتخب کر لیتے تھے تو پھر غسل کر کے دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اپنی کتاب میں درج کرتے تھے۔اس طرح صحیح بخاری مدون ہوئی.....دوسری بڑی بات جو اس زمانے کے حدیث پر کام کرنے والوں میں پائی جاتی تھی وہ ان کا اعلیٰ درجے کا حافظہ ہوتا تھا۔اس لئے اس زمانے کے لوگ احادیث کو حفظ کرنے پر زور دیتے تھے آج کل اسے حافظ کہتے ہیں جس نے قرآن پاک حفظ کیا ہو لیکن علم حدیث کی اصطلاح میں حافظ اسے کہتے تھے جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حجت اسے کہتے تھے جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حاکم اسے کہتے تھے جسے احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔

حفظ حدیث کے بارے میں کئی ایک کتب لکھی گئی ہیں جن میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حدیث کے حافظ تھے۔ہم بحث کو مختصر کرتے ہوئے امام بخاریؒ کے حفظ حدیث کے دو واقعات بیان کرتے ہیں۔

امام بخاریؒ چوبیس پچیس سال کی عمر میں بغداد پہنچے ان سے پہلے ان کے ذوق و حفظ کی شہرت پہنچ چکی تھی چنانچہ مختلف اشخاص نے امام بخاریؒ کے سامنے دس دس احادیث پڑھیں آپ ہر حدیث متعلق کہتے رہے میں اسے نہیں جانتا پھر آپ نے ہر حدیث کو لے کر اس کے متعلق بتانا شروع کیا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ حدیث یوں ہے۔پھر دوسرے شخص کی جانب متوجہ ہوئے اور اسی طرح اس کو کہا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ اس طرح ہے اس طرح مختلف افراد کی جانب سے سو احادیث جو ان لوگوں نے باہمی مشورے سے امام بخاریؒ کے امتحان کی غرض سے تبدیل کر دی تھیں۔حضرت امام نے سب افراد کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ صحیح کر کے سنا دیا کہ یہ اصل میں یوں ہیں۔اس پر مرحبا اور احسنت کی صدائیں بلند ہوئیں۔

ایک بزرگ حاشد بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ ہمارے ساتھ مشائخ بخارا کے پاس جایا کرتے۔باقی سب شاگرد لکھتے لیکن بخاریؒ صرف سماع کرتے۔سب شاگرد اور دوست طعن کیا کرتے کہ جب تم لکھتے نہیں تو پھر سننے سے فائدہ؟ ایک دن امام بخاریؒ نے کہا کہ تم نے اتنے دنوں میں جو کچھ لکھا ہے لاؤ میں تمہیں وہ سب کچھ زبانی سناتا ہوں۔اس کے بعد ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب امام بخاریؒ نے وہ سب کچھ زبانی سنا دیا جو ان اصحاب نے قلم کاغذ سے لکھا تھا۔.....یہ ایک زمانہ تھا جب قدرت نے انسانوں سے تدوین و ترتیب حدیث اور حفظ و جمع کے متعلق تاریخ انسانی کا محیر العقول کام لینا تھا۔اس طرح کے سینکڑوں ہزاروں واقعات صحیح سند کے ساتھ کتابوں میں مرقوم ہیں کہ ان کو پڑھنے کے بعد انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس سے ڈیڑھ صد سال قبل اس سے بھی ایک بڑا کام سرانجام دیا جا چکا تھا اور وہ تدوین فقہ کا تھا۔یہ کام ائمہ مجتہدین نے کیا جو محدث بھی تھے،ان کا کام یہ تھا کہ کتاب و سنت سے مسائل استنباط کئے جائیں جو مسائل واضح اور منصوص ہیں اور ان کی شکل و صورت کے بارے میں ایک ہی شکل متواتر نبی کریم ﷺ سے چلی آرہی ہے،مثلاً نماز کی تکبیر تحریمہ کے بعد قیام و قرأت،رکوع،قومہ،دو سجدے پر ایک رکعت مکمل ہوگئی،پھر دوسری شروع ہوگئی اس میں دو سجدوں کے بعد تشہد ہے،اگر دو رکعت یا تین چار رکعت کی ہے تو اس کی پوری ترتیب کی شکل چلی آرہی تھی۔روزے کی شکل سَحر سے لے کر غروبِ آفتاب تک اکل شرب اور جماع سے اجتناب روزہ کو مکمل کرنا تھا۔لیکن بعض درمیان کی جزئیات حالات و مواقع کے اعتبار سے مختلف تھیں یا بعض نئے مسائل آگئے تھے ان کا کتاب وسنت سے استخراج و استنباط کرنا اور پھر ترجیح الراجح کے عمل یا حکم کے اصل منشاء کو معلوم کر کے اس کے مطابق امت کے لئے ایک راستہ متعین کرنا تھا تاکہ اس پر کوئی اپنی اپنی رائے سے اپنی سہولت کے مطابق مسائل اختیار نہ کرتا پھرے،یہ بہت ضروری تھا،اس کام کو ائمہ مجتہدین پہلے کر چکے تھے اور اس میں سب سے زیادہ محنت امام نعمانؒ بن ثابت (جن کو آج کل امام ابو حنیفہؒ یا امام اعظم کہا جاتا ہے) نے کی کہ خاصے جید تلامذہ کی ایک جماعت کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ساتھ مل کر مسائل پر بحث و مباحثہ سے کسی ایک حل کو اختیار کرتے اور آپ کے شاگرد اس کو لکھ لیتے۔ بعض مسائل پر گھنٹوں ہر جانب سے بحث ہوتی بلکہ بعض دفعہ یہ معاملہ ہفتوں تک پہنچ جاتا۔ امام ابوحنیفہؒ کی کنیت کی نسبت سے یہ فقہ "حنفی" کہلائی۔ اس طرح فقہ مالکی، شافعی، اور حنبلی علی الترتیب امام مالک بن انسؒ، فقہ شافعی امام محمد بن ادریس شافعیؒ اور فقہ حنبلی امام احمد بن حنبلؒ کی نسبت سے مرتب و رواج پائی۔ فقہ حنفی اپنی تدوین ہی کے دن سے قلمرو اسلامی میں نافذ رہی اور آج دنیا کے اکثر اسلامی ملکوں میں عوام کی اکثریت اس پر عمل پیرا ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے نوے فیصد مسلمان اسی فقہ کے پیرو ہیں۔ ترکی و افغانستان میں اسی فقہ پر عمل ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں حکومت کا مذہب حنبلی ہے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، مصر میں فقہ شافعی اور حنفی دونوں اور بعض افریقی ممالک میں فقہ مالکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی چند فقہیں مرتب ہوئیں لیکن وہ زیادہ دیر نہ چلیں۔ ائمہ محدثین مثلاً صحاح ستہ، بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ کے مرتبین بھی ائمہ مجتہدین میں سے کسی نہ کسی فقہ پر عامل تھے کہا جاتا ہے کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤد، امام ترمذیؒ مجتہد تھے۔ ائمہ مجتہدین اپنی جگہ محدث بھی تھے کہ انہوں نے اجتہاد کا کام محدث ہونے کی وجہ ہی سے کیا اگر مجتہد کو حدیث کے مراتب، اس کی درجہ بندی وغیرہ کا علم نہ ہوتا تو پھر فقہ کیسے مرتب کر سکتے۔ آج کل بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بخاری سے فلاں مسئلہ نکال کر دکھاؤ۔ اگر ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین کے بعد ہوتے تو کہا جا سکتا تھا کہ جب صحاح ستہ کی یہ کتب موجود نہ تھیں تو انہوں نے ان احادیث کے مطابق کام کیوں نہ کیا؟ تو عرض یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے استاد امام احمد بن حنبلؒ ہیں جن سے وہ اپنی کتاب میں روایات بھی لاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ کے استاد امام محمدؒ بن حسن شیبانی ہیں اور ان کے استاد امام ابوحنیفہؒ یا امام اعظم ہیں گویا امام اعظم، امام بخاریؒ کے پردادا استاد ہیں۔ اب پردادا استاد کے متعلق یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اس نے پڑپوتے کی کتاب کو کیوں نہ پڑھا اور اس پر عمل کیوں نہ کیا یا اس سے اپنی فقہ کیوں نہ مرتب کی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ امام اعظم تو امام بخاری کی ولادت سے بھی قبل فوت ہو گئے تھے۔ یہ مطالبہ عجیب و غریب ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ فقہی مسائل کو مرتب کرنے کا داعیہ بھی تقریباً ایک ہی خاص دور کے لوگوں میں پیدا ہوا، امام ابوحنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ امام مالکؒ کا ۱۷۹ھ امام شافعیؒ کا ۲۰۴ھ اور امام احمد بن حنبلؒ کا ۲۴۱ھ ہے گویا ایک سو سال کے اندر یہ سب کام مکمل ہو گیا۔

امام اعظم تابعی تھے۔ یعنی انہوں نے بعض صحابہ کی زیارت کی ہے۔ احادیث کی بڑی کتب مرتب و جمع کرنے کا بھی داعیہ ایک خاص دور کے اندر پیدا ہوا مثلاً دیکھئے امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ اور امام ابن ماجہؒ کا ۲۷۳ھ ہے اور احادیث کے بڑے مجموعے یہی نہیں ہیں پچاسوں اور بھی ہیں لیکن شہرت و درجہ قبولیت انہی کو زیادہ حاصل ہوا۔ انہی صحاح ستہ میں سے ایک کتاب امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی ہے جس کی ترتیب فقہ کی کتب کے انداز پر ہے انہوں نے اس میں ایک اسلوب یا انداز اختیار کیا کہ کسی باب کی ایک (مافی الباب) حدیث کو پوری سند کے ساتھ مکمل بیان کریں گے اور اس کے بعد دوسری احادیث کا تذکرہ کریں گے کہ اس میں فلاں فلاں سے بھی حدیث مروی ہیں اور پھر بیان کریں گے کہ اس حدیث پر فلاں فلاں کا عمل ہے اور حدیث فلاں درجہ کی ہے یعنی صحیح ہے۔ حسن ہے وغیرہ وغیرہ یہ حدیث کی اقسام اور ان کے متعلق علمی اصطلاحی الفاظ ہیں۔ قارئین جب یہ پڑھیں گے تو انہیں کچھ الجھن سی ہوگی کہ کاش اس کو واضح کر دیا جاتا تو آیئے ہم حدیث کے متعلق چند اصطلاحات کے معنی مطلب سمجھیں۔

(۱) مرفوع: جس میں حضور ﷺ کے قول و عمل کا ذکر ہو اور وہ آپ تک پہنچتی ہو۔

(۲) موقوف: جس کا سلسلہ صحابی تک جائے حضور علیہ السلام تک نہ ہو۔

(۳) مقطوع: جس کا سلسلہ تابعی تک جائے تابعی ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو۔

(۴) متصل: جس کا سلسلۂ اسناد مکمل ہو کوئی راوی ساقط نہ ہو اور نہ مجہول الحال۔

(۵) مرسل: جس کا راوی کوئی تابعی ہو لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

(۶) صحیح : جس کے راوی عادل ہوں۔ سند متصل ہو۔

(۷) متواتر: جس کے راوی ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں کہ جھوٹ پر ان کا اجتماع محال نظر آئے۔

(۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔

(۹) حسن: صحیح وضعیف کے بین بین۔

(۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔

(۱۱) منکر: جس کا مضمون صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔

(۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں لیکن ایسی حدیث سے ٹکرا رہی ہو کہ جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔

(۱۳) معلل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو کہ جسے صرف ماہرین کی آنکھ دیکھ سکے۔

(۱۴) غریب: جس کے سلسلۂ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔

(۱۵) مستفیض: یا (مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔

(۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو املا کرائیں۔

(۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔

(۱۸) محکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔

(۱۹) قوی: حضور علیہ السلام کا قول جس کے بعد آپ نے قرآن پاک کی آیت بھی پڑھی ہو۔

(۲۰) موقوف: کسی صحابی یا تابعی کا قول وعمل۔

(۲۱) ناسخ: حضور علیہ السلام کے آخری عمر کے اقوال وافعال۔

یہ ایک آسان اور عام تعارف ہے اب قارئین ان شاء اللہ کسی ایسے مضمون کو پڑھتے ہوئے کوئی الجھن نہ پائیں گے کہ جس میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہوں بشرطیکہ ہم اور آپ ان کو یاد رکھ سکیں۔ یہ عام اصطلاحات ہیں ویسے بڑی کتب میں اس بارے میں کچھ اختلاف بھی ملے گا اور تفصیل بھی لیکن ہماری غرض تو یہاں یہ ہے کہ یہ پتہ چلے کہ اس بارے میں کتنا کام کیا گیا ہے۔

اس بارے میں کہ بخاری شریف میں یہ حدیث آتی ہے، مسلم شریف میں آتی ہے وغیرہ وغیرہ اوّل تو ذہین اور فہیم وذکی لوگوں کے لئے ہمارے اس ذکر کرنے سے کہ ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین سے تقریباً سو سال قبل فوت ہو چکے تھے۔ مثلاً امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے امام ابوحنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ، گویا امام ابوحنیفہؒ ایک سو چھ سال قبل فوت ہو چکے تھے اس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ساتھی، اسی طرح امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اپنی اپنی فقہ مرتب ومدون کرنے کے لئے بخاری شریف کے محتاج نہ تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح بخاری کو مرتب کرنے سے پہلے بڑی کڑی شرائط رکھی ہیں اور سب سے بڑی یہ شرط کہ جس راوی سے امام بخاریؒ روایت کر رہے ہیں اس کے اوپر والے راوی سے ملاقات ثابت ہو، کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جن احادیث سے امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ساتھیوں نے مسائل استنباط کئے ہیں انہوں نے بھی اس طرح کی یا اس سے بھی زیادہ کڑی شرائط رکھی ہوں اور پھر جو ضعف یا کچھ نقص روایت میں ہونے کی بناء پر امام بخاریؒ نے اسے ترک کیا ہو وہ سو سال کے درمیان میں پڑا ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں کہ جو تابعی تھے اور صحابہؓ کے عہد کے بہت قریب تھے وہ ضعف نہ ہو اور کوفہ تو علم کا مرکز رہا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے زمانے میں دارالخلافت یہاں لے آئے تھے اور حضرت علیؓ علم کا دروازہ تھے۔ حضور علیہ السلام کی حدیث ہے "انا مدینة العلم و علی بابها" اور پھر حضرت علیؓ خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور فقہائے صحابہؓ میں مشہور تھے۔ حضور علیہ السلام کے داماد تھے، اسی طرح عبداللہ بن مسعودؓ کا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

شمار اہم فقہائے صحابہ میں ہے، وہ بھی کوفہ میں تھے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ کوفہ ان دنوں اہل علم کی توجہ اور ان کے شاگردوں کا قلعہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے تلامذہ نے برسہا برس کی محنت کے بعد جو فقہ مرتب کی وہ مدون ہوتے ہی عالم اسلام میں پھیل گئی۔ اسے قبولیت عامہ حاصل ہوگئی اور اس کی پوری امت میں مثال نہیں ملتی کہ جید مجتہد علماء و محدثین نے فقہ مرتب کی ہو..... باقی رہا یہ اعتراض کہ مسند امام ابی حنیفہ بہت مختصر اور امام صاحب سے تھوڑی احادیث مروی ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ پیکرِ صدق و وفا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور پیکرِ جرأت و شجاعت حضرت عمرؓ کہ جن کی ایک بیٹی بھی حضور ﷺ کے گھر میں تھی۔ ان کی مروی احادیث کم اور بہت ہی کم ہیں جبکہ حضرت ابوہریرہؓ کی مرویات ۵۳۷۴ ہیں اور ان کا بیان ہے کہ عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کی احادیث مجھ سے زیادہ ہیں کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت انسؓ کی مرویات ۱۳۴۶ ہیں اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات ۱۵۰۰ ہیں۔ تو کیا اس سے نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو احادیث سے کوئی تعلق نہ تھا، کم تھا لہٰذا حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص، حضرت انسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ ہر دو اصحاب سے بہت فائق و بلند تھے جبکہ پوری امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ امت میں پہلا مرتبہ ابوبکر صدیقؓ کا اور دوسرا حضرت عمر فاروقؓ کا تھا.......اور ہے۔

اوپر امام ترمذیؒ کا ذکر آیا ہے دیکھئے ۱۲ سو سال پہلے امام کے اساتذہ کا بھی کتب میں ذکر ہے امام ترمذیؒ کے جن اساتذہ کا ذکر کتب میں مع حالات کے آیا ہے وہ ۲۲۱ ہیں اور سن کر مزید پتہ چلتا ہے کہ ان اساتذہ میں ایسے ہیں کہ جن سے صحاح ستہ کے سبھی مرتبین نے پڑھا ہے۔ یہ تحقیق و تدقیق یہاں تک ہے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان اساتذہ ترمذیؒ میں سے انیس (۱۹) ایسے ہیں کہ جن سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حدیث پڑھی ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام بخاریؒ (امام مسلم نے نہیں پڑھا) نے پڑھا ہے باقی پانچ نے نہیں پڑھا ان کی تعداد ۴۲ ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام ترمذیؒ نے ایک واسطہ سے پڑھا ہے لیکن امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے براہ راست، ان کی تعداد ۹ ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون میں اساتذہ کی تعداد کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء گرامی اور وفات وغیرہ کا ذکر نہیں کیا کہ مضمون بہت علمی اور طویل ہو جائے گا بتانا اور دکھانا یہ ہے کہ ان لوگوں نے احادیث کے بارے میں کس قدر محنت اور تفصیل سے کام کیا ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے پھر بھی اگر کوئی کجرو یا کج دماغ بحث کرے تو اس کو ہم اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ کہ امام بخاریؒ نے کسی جگہ یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے تمام صحیح احادیث کو اپنی جامع بخاری میں جمع کر دیا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ بخاری شریف میں جتنی احادیث ہیں وہ صحیح ہیں اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو بھی تسلیم نہیں کیا اور صحیح یہ ہے کہ امام بخاریؒ جس اجتہاد اور مسلک کی صحیح احادیث جمع کرنا چاہتے تھے وہ جمع کی ہیں گویا بخاری شریف کے علاوہ بھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں صحیح احادیث ہیں۔ اس کی مثال امام حاکمؒ کی مستدرک ہے کہ انہوں نے امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق احادیث جمع کی ہیں، تبھی اس کا نام مستدرک رکھا۔ گو بعض حضرات کا خیال ہے کہ مستدرک حاکم کی ساری احادیث صحیحین کی شرائط کے مطابق نہیں۔ لہٰذا بات بات پر یہ کہنا کہ حدیث بخاری سے دکھاؤ یہ کہاں کا انصاف ہے اور پھر طحاوی، اعلاء السنن کتب احادیث میں صحیح بخاری کی شرائط کی بے شمار احادیث ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنے ذہنی تحفظ اور فقہی مسلک کے ساتھ بخاری شریف میں احادیث کو جمع کیا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ کا مرتبہ و مقام بہت بلند ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری جیسی عمدہ کتاب مرتب کی ہے جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہاں یہ کہا جائے گا کہ جو کام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے سرانجام دیا وہ ان اصحاب سے زیادہ اونچا ہے کہ جنہوں نے احادیث یاد اور حفظ کیں۔ جبکہ ایسے ہی یہ حقیقت ہے کہ ائمہ اربعہ کا مقام و مرتبہ اس لحاظ سے اس امت میں بہت بلند ہے کہ انہوں نے امت کو ایک متعین راستہ دیا۔ یہ چار مختلف راستے نہ تھے بلکہ ایک ہی منزل پر پہنچنے کی چار راہیں ہیں۔ جن کو اصحابِ فہم ذکاء نے امت کے ہر ہر فرد کو اپنی اپنی رائے سے چلنے سے بچانے کے لئے مقدور بھر سعی کی اور ان کی سعی مشکور ہوئی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۔صحاح ستہ اور دوسری احادیث کی بڑی بڑی کتب تو اس کے کم از کم سوا صد سال بعد مدون ہوئیں اور یہ لوگ امت کی غم خواری کرتے ہوئے پہلے ہی فارغ ہو چکے تھے۔ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ صرف ایک مسئلہ کو ایسے لوگوں کا اس بارے میں پیش کریں کہ جن کا علم ان کو ضرور مسلّم ہے جو اس طرح کی باتیں کرتے اور اختلاف پھیلاتے ہیں۔

آپ حدیث کی کتاب ''جامع ترمذی'' کا نام پڑھ چکے ہیں اور یہ مقدمہ ترمذی شریف کے ترجمہ کا ہے۔یہاں ہم اسی کتاب سے صرف ایک مسئلہ مثال کے طور پر احادیث سے مروی پیش کرتے ہیں اور ذکی و فہیم اشخاص سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ایسے دیگر مسائل کو اسی طرح چھوڑ دیا جاتا کہ آج چودہ سو سال بعد ایک عام آدمی کہ اسے وضو کے فرائض کا علم نہیں ۔غسل کا شرعی طریقہ معلوم نہیں اور اخبارات (خصوصاً ''جنگ'' میں عام پڑھے لکھے قارئین سوال کرتے ہیں اور ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے نام سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کراچی ایڈیشن میں جواب دیتے تھے۔ان کو پڑھ کر معلوم کیا جاسکتا ہے کہ اب جبکہ فقہ بھی مدون ہے اردو میں مسائل کی خاصی کتب ہیں،اس کے باوجود پڑھے لکھے لوگ ایسے ایسے سوال کرتے ہیں کہ پڑھ کر تعجب ہوتا ہے کہ یا اللہ! دین کے معاملہ میں لوگوں میں کتنی غفلت ہے جبکہ دنیاوی امور میں تقریباً ہر کوئی پی ایچ ڈی ہوتا ہے۔کرکٹ، ہاکی اور ایسے ہی امور کے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کریں تو حیرانی ہوتی ہے کہ ایک ایک چیز اور بات یاد ہے۔کرکٹ کب سے چلا، آج تک پاکستان کے کتنے کپتان ہوئے کس نے کتنے چھکے ،چوکے لگائے ،لیکن دین کے معاملات میں کس قدر غافل ہیں۔یہ تو پڑھے لکھے لوگوں کا حال ہے،جن کی اوسط جو سوال وغیرہ مرتب کر کے خط لکھ سکتے ہیں، ہمارے ہاں دس فیصد ہے بالکل ان پڑھ کیسے مسئلہ دریافت کریں وہ اپنے معتمد علیہ عالم دین پر اعتماد کریں گے۔وہ جو چاہے بتائے تو جب ان مسائل میں یہ حال ہے کہ جن پر اب ہر مکتبِ فکر نے کتب مدوّن کر رکھی ہیں ،یعنی اعتماد اور تقلید،تو اگر آج کے کسی مسجد کے امام پر اعتماد ہوسکتا ہے تو پھر خیر کے زمانے میں جن لوگوں نے اپنی پوری دینی بساط کے مطابق کوشش کی جبکہ وہ علم کے پہاڑ اور تقویٰ وطہارت میں اپنے زمانے میں بے مثل تھے تو ان کی اجتہاد کی نفی کیوں اور پھر ایسا ہوا کہ خود احادیث مختلف فیہ ہوں تو کسی ایک جانب کو ترجیح دینا لازم تھا کہ عام انسان اپنے نفس کی پیروی نہ کرے اب ترمذی شریف میں وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کے بارے میں مثال کے طور پر چند باب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ باب الوضوء ماجاء فی الوضو من الریح	باب: وضو کی حالت میں ہوا خارج ہونے کے بیان میں
۲۔ باب الوضوء من النوم	باب: سونے کی حالت میں وضو کا بیان
۳۔ باب الوضوء مما غیرت النار	باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا (متغیر کیا) ان سے وضو ٹوٹنے کا بیان
۴۔ باب فی ترک الوضوء مما غیرت النار	باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا ان سے وضو نہیں جاتا
۵۔ باب الوضوء من لحوم الابل	باب: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو دوبارہ کرنا چاہئے
۶۔ باب الوضوء من مَسّ الذکر	باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو کرنا چاہئے
۷۔ باب ترک الوضوء من مَسّ الذکر	باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے
۸۔ باب الوضوء من القیئ والرعاف	باب: قے اور نکسیر پھوٹنے خون نکلنے سے وضو دوبارہ کرے
۹۔ باب الوضوء بالنبیذ	باب: نبیذ پینے کے بعد دوبارہ وضو کرے

مندرجہ بالا نو صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا یا رہے گا یہ باب اس مسئلہ کے بارے میں ہے اب امام ترمذیؒ نے پہلے باب کے متن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک ہی مضمون کی تین روایات بیان کی ہیں اور فرمایا ہے کہ: ''اس باب میں حضرت عبد اللہؓ بن زید، حضرت علی بن طلقؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو سعید سے روایات مروی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ قول علماء کا ہے کہ وضو (دوبارہ) واجب نہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہوتا حتیٰ کہ ہوا کی آواز سنے یا ہوا کی بُومحسوس کرے اور عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ اگر وضوٹوٹنے کا شک ہو تو اس پر وضو واجب نہیں، جب تک یقین نہ ہو کہ اس پر قسم کھا سکے اور ابن مبارکؒ ہی نے کہا کہ جب عورت کی فرج سے ہوا نکلے تو اس پر وضو واجب ہے اور یہ قول امام شافعیؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ ہوا کے خارج ہونے کے بارے میں کس قدر تفصیل ہے اور عورت کے قُبل (شرمگاہ) سے ہوا نکلنے پر امام شافعیؒ نے وضو کرنے کا فتویٰ دیا ہے اس کا اب عام لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا کہ عورت کی شرمگاہ سے بھی ہوا نکلتی ہے۔ پہلا باب تو تقریباً اتفاقیہ ہے سوائے اس کے کہ ابن مبارکؒ نے کہا کہ اتنا یقین ہونا چاہئے کہ قسم اٹھا سکے اب اس کے بعد آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اور مَسِ ذکر کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اسی طرح قے اور نکسیر کے متعلق مختلف فیہ حدیث ہے۔ اونٹ کے گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے کی حدیث ہے۔

اب یہاں عام آدمی کیا کرے اور کیسے فیصلہ کرے، اس میں ضرورت تھی کہ اجتہاد کرکے ایک متعین مسئلہ بتا دیا جاتا اور اس کو ترجیح دے کر دوسری احادیث کی تاویل یا ترجیح الراجح کر دی جاتی، یہی کام ائمہ مجتہدین نے کیا ہے وضو ٹوٹنے میں آگ پر پکی ہوئی چیز، مس ذکر، اونٹ کا گوشت، خون کا نکلنا کئی چیزیں ہیں ایک آدمی ان میں سے کس کو اختیار کرے۔ سبھی باتیں بیک وقت آدھ گھنٹہ میں پیش آسکتی ہیں۔ سردیوں کا موسم ہے ایک آدمی اونٹ کا گوشت کھالیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ دوبارہ وضو کرو، وہ کہتا ہے کہ فلاں حدیث یا امام کا قول ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ پھر وہ روٹی یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھالیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ وضو دوبارہ کرو، وہ کہتا ہے کہ ایک حدیث کی رو سے یا فلاں امام کا قول ہے کہ نہیں ٹوٹتا۔ پھر مَس ذکر کرتا ہے اب کہا جاتا ہے اب تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں فلاں حدیث کے مطابق نہیں ٹوٹتا۔ خون نکلتا ہے تو اس پر بھی یہی صورت پیش آتی ہے حالانکہ اس کا وضو سب احادیث اور ائمہ اربعہ کی فقہ کی رو سے ٹوٹ گیا۔ اصل بات یہ کہ یہ شخص سردی سے ڈرتا ہوا وضو نہیں کرتا، گویا اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتا اور اس آیت کا مصداق بنتا ہے۔

﴿ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہُ﴾ [الفرقان : ۴۳] ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے''۔

امام اعظمؒ نے سب احادیث کو اپنے تلامذہ کے سامنے رکھا اور اس پر بحث کی تو یہ فیصلہ ہوا کہ اگر منہ بھر کر قے آئی کہ (اس میں نجاست بھی آتی ہے) یا خون اپنی جگہ سے بہہ نکلا تو وضو ٹوٹے گا باقی تمام شکلوں میں صرف ہوا کے یقیناً خارج ہونے سے وضو ٹوٹے گا اس کے علاوہ نہیں اور اس پر مجلس میں سب نے اپنے اپنے دلائل دیئے آخر امام بخاریؒ نے سب شکلوں پر وضو ٹوٹنے کی احادیث بیان نہیں کیں تو یہاں جو جواب امام کا مداح دے گا۔ ہم امام ابوحنیفہؒ کو ان سے متقدم جان کر ان کی پیروی کریں گے اور کسی ایک مجتہد مطلق کی پیروی کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں اور دوسرے کو غیر مقلد۔ عامل بالحدیث دونوں ہی ہیں پوری امت کے علماء کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کرے یہ بات صحیح نہیں کہ کسی معاملہ میں تو امام شافعیؒ کی پیروی کرے اور کسی معاملہ میں امام مالکؒ کی اور کسی میں امام اعظمؒ کی یا امام احمد بن حنبلؒ کی۔ یعنی جس امام کی بھی تقلید کرے مکمل کرے ورنہ تو وہی بات ہوگی کہ جو بات جس امام کی اچھی لگی وہ کرلی اور اگر کوئی دوسری بات کسی دوسرے نے کی اچھی لگی تو اس کی تقلید کرلی یہ تو ''ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ'' والی بات ہوئی۔ علماء نے یہ ضرور لکھا ہے کہ ثقہ اور جید علماء میں سے کوئی ہوائے نفس کے بغیر کسی مسئلہ میں اگر کسی دوسرے امام کے مسلک پر عمل کرے تو اس کے لئے جائز ہے لیکن عوام کے لئے کسی ایک امام کی تقلید ضروری ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ حنفی قیاس کرتے ہیں یا رائے پر عمل کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اوّل قرآن پاک ہے پھر حدیث رسول اللہ ﷺ اور جہاں کہیں حدیث رسول اللہ ﷺ اور قرآن پاک میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے تو وہ اس کو عمدہ دلیل اور تطبیق کے ساتھ حل کرتے ہیں۔ مثلاً فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ دراصل فاتحہ کے فرض کا ہے جو کہ امام اور مقتدی کے متعلق ہے کہ فاتحہ ایک متعین سورۃ اور چند آیات کا نام ہے جب کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الحمد سے لے کر والناس تک قرآن مجید ہے قرآن مجید کے نویں پارے میں آتا ہے کہ:

﴿واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون﴾ [الاعراف: ۲۰٤]

"اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے نہایت غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"

اب قرآن پاک کی اس آیت کے ہوتے ہوئے اگر فاتحہ خلف الامام کے متعلق صرف ایک حدیث ہوتی اور دوسری احادیث نہ ہوتیں جن سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ امام یا منفرد کے لئے ہے تو حدیث

((لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتب)). "جس شخص نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی"

اس میں حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ کا مؤقف ہے کہ یہ حدیث امام اور منفرد کے متعلق ہے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ قرآن پاک کی اس آیت نے قرآن پاک کا سننا فرض کر دیا۔ خبر واحد یعنی حدیث سے وجوب تو ثابت ہو سکتا ہے۔ فرض نہیں اور اس کے حنفیہ قائل ہیں کہ منفرد اور امام کے لئے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے قرآن پاک میں ہی ہے 'فاقرأو ما تيسر من القرآن' "پس قرآن مجید سے جو میسر ہو پڑھو" اور حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ امام اور منفرد کے لئے قرآن مجید کی مطلق مسلسل تین آیات، یا کوئی چھوٹی سورت یا تین آیات سے زائد اگر پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا، اگر فاتحہ نہ پڑھی تو واجب رہ گیا، اگر پڑھی اور کوئی سورت یا تین آیات نہ پڑھیں تو بھی فرض ادا ہو گیا لیکن اگر دونوں میں سے کوئی چیز بھی نہ پڑھی تو پھر فرض ادا نہ ہوا، لیکن یہ بھی اوپر والی آیت کے تحت منفرد اور امام کے لئے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ اس آیت سے قرآن مجید کا سننا ثابت (فرض) ہوا اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ جہری نمازوں میں امام کی اقتداء میں سکوت ضروری ہے اور حنفیہ سرّی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے تابع مانتے ہیں لہٰذا ان کے نزدیک سرّی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے قرآن مجید سراً پڑھتے ہوئے امام ہی کا اتباع کرنا چاہئے اور دوسرے ائمہ بھی یہی کہتے ہیں حتیٰ کہ امام ابن تیمیہؒ بھی یہی کہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکتات یعنی فاتحہ کی سات آیتوں کے وقفہ میں پڑھ لیں۔ امام ابن تیمیہؒ بڑی سختی سے اس کی تردید کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں اور حدیث پاک کی وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر مقتدی سری نمازوں میں فاتحہ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں اور اس پر صحیح احادیث دال ہیں۔

مثلاً ایک حدیث شریف میں جو صحیحین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر ہے ملاحظہ فرمائیں:

من كان له امام فقراءة الامام له قراءة (مسند ابن منیع) "جس شخص کا امام ہو پس امام کی قرأۃ اس کی قرأۃ ہے"

اور جہری میں تو جیسا گذرا سبھی کہتے ہیں کہ مقتدی کچھ نہ پڑھے ان کے سامنے منجملہ اور احادیث یہ حدیث ہے۔

عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ انما جعل الامام ليوتم به فاذا كبر فكبروا واذا قراء فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين رواه احمد وابن ماجة وابو داؤد والنسائى وقال الامام المسلم هذا حديث صحيح.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غير الغضوب عليهم ولا الضالين کہے تو تم آمین کہو

بحوالہ آثار السنن مترجم مطبوعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

اس حدیث پاک میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے جب امام قرأۃ کرے تو ارشاد ہے کہ چپ رہو یہ نہیں فرمایا کہ جب فاتحہ پڑھے تو فاتحہ پڑھو بلکہ یہ فرمایا کہ 'واذا قرأ فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين" اور جب امام 'غير المغضوب عليهم ولا الضالين" کہے تو تم آمین کہو۔

قارئین کو معلوم ہونا چاہئے کہ ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی فقہ کے لئے کوئی خاص اصول کیا مقرر کیا ہے اب یہاں ایک مسئلہ یہ ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کہ مسائل فقہیہ جزئیہ کے استخراج واستنباط میں اماموں نے کیا اصول مقرر کیئے۔

(۱) امام مالکؒ تعامل اہل مدینہ کی پیروی کو اصل قرار دیتے ہیں اور بعض جگہ تو اس معاملے میں مرفوع حدیث کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

(۲) امام شافعیؒ اصح مافی الباب یعنی مسئلہ کے باب کی سب سے صحیح حدیث کو لیتے ہیں باقی روایات کی تاویل کرتے یا اصح کے مقابلے میں ان کو ترک کردیتے ہیں۔

(۳) امام اعظمؒ سارے ذخیرہ احادیث کو لے کر اس میں سے ایک قانون کلی کو تلاش کر کے دوسری روایات کی اس کے مطابق مناسب توجیہ یا اچھا محمل بیان کرتے ہیں۔ اسی بناء پر حنفیہ کے ہاں تاویلات وترجیحات احادیث زیادہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک رواۃ پر جرح وتنقید زیادہ ہوتی ہے۔

اب ترک رفع یدین یا آمین بالجہر، یہ مسائل اوٗلیت یا افضلیت کے ہیں لڑائی یا مناظرے کے نہیں کہ سبھی باتیں احادیث سے ثابت ہوتی ہیں لیکن ہمارے ہاں اس پر پمفلٹ اور پوسٹر شائع کیئے جاتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دیئے جاتے ہیں دونوں طرح کی احادیث ملتی ہیں۔ حنفیہ نے نماز کے متعلق مرکزی چیز تلاش کی کہ کیا ہے، تو معلوم ہوا ہے کہ سکون، خشوع، اور خضوع ہے لہٰذا انہوں نے ترک رفع یدین اور آمین بالسر یا اخفاء کو اختیار کر کے اس کو ترجیح دے دی اور ویسے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اول دور میں یہی تھا۔ آخر میں اس کو ترک کردیا گیا گویا حنفیہ کے نزدیک ترک رفع یدین اور آمین بالسر کی احادیث ناسخ ہیں۔ یہاں ایک واقعہ یا لطیفہ بیان کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مولانا مناظر احسن گیلانی مشہور اہل قلم اور بہت اونچے درجے کے محقق ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں دیوبند میں تھا اور مولانا ابوالکلام آزادؒ دہلی آرہے تھے میرا دل چاہ رہا تھا کہ اس عبقری انسان کو دیکھوں اور دیوبند کی منتظمہ نے جو وفد ترتیب دیا اس میں میرا نام بھی شامل کردیا تھا میں بہت خوش ہوا۔ ہم دہلی گئے اور میں نے بالقصد مولانا ابوالکلام آزاد کے قریب نماز پڑھی۔ مولانا نے فرائض میں رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کیا پھر نہیں کیا۔ لیکن جب سنن پڑھیں تو رفع یدین کیا۔ اس پر مجھے تعجب ہوا اور میں نے مولانا سے عرض کیا کہ ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا ضرور پوچھیئے تب میں نے عرض کیا کہ جناب نے فرائض میں رفع یدین نہیں کیا اور سنن میں کیا، تو مولانا نے کہا کہ ہاں میرے بھائی یہ بات پوچھنے کی تھی اور فرمایا کہ فرض بہت نازک ہیں وہ رفع یدین کے متحمل نہیں ہوسکتے لیکن سنن اور نوافل ایسے نہیں ہیں۔ حنفیہ کے ہاں ایک مسئلہ عمل کثیر کا ہے کہ جس سے نماز میں خلل آتا ہے تو میں اس پر عمل کرتا ہوں کہ فرائض میں رفع یدین نہیں کرتا اور سنن نوافل میں کرلیتا ہوں اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہوجاتا ہے اور یہ وہ تطبیق ہے جو دیوبند میں آپ کو آپ کے اساتذہ نے بھی نہیں بتائی ہوگی۔ میں نے اقرار کیا یہ واقعہ میں نے مولانا محمد اسحاق بھٹی سے سنا انہوں نے مولانا مناظر احسن گیلانی کے ایک مضمون میں پڑھا تھا جس کا عنوان تھا ''احاطہ دار العلوم میں بیتے چند دن''۔ اور بعد میں اصل کتاب پڑھی جس کے الفاظ مختلف ہیں مفہوم یہی ہے

راقم عرض کرتا ہے کہ مولانا کی بات میں اچھی تطبیق ہے کہ سنن اور نوافل سواری میں بیٹھ کر جیسے سمت ہو اور بہت سے ادا کیئے جاسکتے ہیں لیکن فرائض میں حنفیہ کے ہاں قیام اور سمت قبلہ ضروری ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے

اب تو احادیث کے ممکن مجموعے چھپ چکے ہیں اور ایسی کتب احادیث بھی شائع ہوچکی ہیں کہ جن میں فقہ حنفی کی مستدلات احادیث مع نقد وجرح موجود ہیں۔ اس میں متقدم طحاوی شریف اور گذشتہ صدی میں جمع وترتیب پائی جانے والی اعلاء السنن ہے جو ۱۳ جلدوں پر مشتمل احادیث کا مستند ذخیرہ ہے اور فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی تمام احادیث کی تخریج بھی شائع ہوچکی ہے۔ شاید ہی کوئی مسئلہ ہو جس پر حنفیہ کے پاس اس درجہ واسناد کی دلیل نہ ہو جو دوسروں کے پاس ہے شاید ہی کسی مسئلہ میں کم درجہ کی حدیث ہوگی۔ سب سے اہم مسئلہ فاتحہ خلف الامام کا ہے اس میں حنفیہ کے پاس پہلے درجہ میں جیسا کہ گذرا کہ نص قطعی یعنی قرآن پاک کی آیت ہے اس کے علاوہ متعدد احادیث ہیں۔ پھر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بھی جہری نماز میں مقتدی کو سماع وانصات کرنا چاہیئے، البتہ سری میں وہ پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن حنفیہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے ہاں سری میں بھی وہ مقتدی حکماً امام کے تابع ہے لہٰذا وہ وہاں بھی سکوت کا حکم دیتے ہیں۔امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے۔

باب وجوب القراءة الامام والماموم فی الصلوة کلها فی الحضرو السفر یجهر فیها وما یخافت. (باب) قرآن پڑھنا واجب ہے تمام نمازوں میں امام ہو یا مقتدی ہر ایک نماز میں حضر میں، سفر میں، جہری نماز ہو یا سری

لیکن حدیث لائے ہیں: "لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب" (اس کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی) اس حدیث میں امام' مقتدی' منفرد کا ذکر تک نہیں یعنی بات کچھ حدیث کچھ۔اس باب میں تین حدیثیں ہیں پہلی طویل حدیث ہے جس میں امام کا ذکر ہے دوسری یہ ہے اور تیسری میں ایک منفرد کا ذکر ہے جس نے مسجد نبوی میں تین دفعہ نماز پڑھی۔حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر پڑھ اس نے عرض کیا مجھے سکھلایئے۔آپ ﷺ نے فرمایا تو جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے اور آسانی سے پڑھ سکتا ہے وہ پڑھ پھر اطمینان سے باقی نماز رکوع سجود کرتے ہوئے پوری کر......اب اس میں قرآن پڑھنے کا ذکر ہے سورۃ فاتحہ کا کوئی ذکر نہیں اس سے کیا سمجھا جائے دو حدیثیں کچھ اور صرف ایک میں فاتحہ کا ذکر ہے اور باب میں بیان کردہ الفاظ کے مفہوم کی کوئی حدیث نہیں۔حنفیہ یہی کہتے ہیں کہ امام اور منفرد نے اگر فاتحہ نہیں پڑھی تو وجوب کا ترک کیا جس کی بناء پر نماز "خداج" ناقص ہوئی سجدہ سہو کرے۔جبکہ مسلم شریف، بیسیوں کتب سمیت سب میں مختلف احادیث ہیں ایک تو اسی مضمون میں ہے۔

تقلید کے متعلق کچھ عرض کرنا تھا لیکن مضمون طویل ہو گیا صرف ایک بیان مولانا محمد حسین بٹالویؒ کا رسالہ "اشاعت السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳،۵۴ مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں (اصل رسالہ میں الفاظ سخت بھی اور زیادہ بھی ہم نے وہ الفاظ نقل نہیں کئے)

"پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔کفر وارتداد وفسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے مگر اہل حدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک تقلید مطلق کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں"۔

اس کے علاوہ بے شمار دلائل اور اکابر فقہاء اربعہ کے بیانات ہیں مگر مولانا بٹالویؒ کی یہی تحریر کافی ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حالاتِ زندگی

اَلامام المحدث محمد بن عیسٰی ترمذی رحمہ اللہ

نام ونسب، وطن:

امام ترمذیؒ کا نسب مختلف کتب میں مختلف آیا ہے آپ بوغی میں پیدا ہوئے جو ترمذ کے قریب دریائے جیحول کے کنارے واقع ہے اور اس کے گرد فصیل ہے جیسے پرانے لاہور اور ملتان میں یہ حفاظت شہر کے لئے ہوتی ہے

(۱) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن موسٰی بن الضحاک (مختلف کتب)

(۲) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن شداد (سمعانی)

(۳) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن شداد بن عیسٰی (ابن کثیر)

(۴) محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن موسٰی بن الضحاک اور ایک روایت میں ابن السکن (ابن حجر)

(۵) محمد بن عیسٰی بن سودۃ (المختصر فی اخبار البشر) لیکن سودۃ بالدال غلط ہے

سن ولادت، کنیت:

۳۰۹ بعض نے کچھ، بعض نے کچھ کہا ہے معلوم ہوتا ہے ولادت کے سن میں اختلاف ہے آپ کے والد ماجد کا نام تمام روایات میں عیسٰی ہے لہٰذا آپ کو کنیت ابن عیسٰی رکھنی چاہئے تھی اس کے برعکس آپ نے ابوعیسٰی رکھ لی اور اس پر اعتراضات ہوئے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو والدہ کے بطن سے پیدا ہوئے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ذلک عیسی ابن مریم﴾ (مریم:۳۴) ﴿قالت انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا قال کذلک اللہ یفعل مایشا﴾ (آل عمران ۴۷) اور یہ کنیت رکھنا صحیح نہیں لگتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے یہ کنیت رکھی تو حضرت عمرؓ نے ڈانٹا۔ حضرت مغیرہؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم تھا بلکہ ایک روایت ہے کہ خود آپؐ نے یہ کنیت حضرت مغیرہؓ کی رکھی اور مبارکپوریؒ نے ''تحفۃ الاحوذی'' میں کہا ہے کہ کوئی مرفوع متصل صریح حدیث نہی کی نہیں ہے حضرت عمرؓ کی زجر وتنبیہ اثر کا حکم رکھتی ہے اور ویسے بھی قیاس یہ کہتا ہے کہ ایسے بڑے جلیل القدر محدث کو نہی کا علم نہ ہونا بعید عن الفہم ہے کہ انہوں نے باب کی حدیث بیان کر کے قال ابوعیسٰی ہزاروں دفعہ کہا ہے

تعلیم:

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز ۲۲۰ھ اور ۲۳۵ کے قریب کیا قطعیت کی کوئی روایت نہیں ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد جو کتب میں آئی ہے وہ ۲۲۱ کے لگ بھگ ہے۔ آج کل کے لوگوں کو ایسی باتیں عجیب لگتی ہیں لیکن اس زمانے میں لوگوں کو حدیث حاصل کرنے کا اتنا شوق

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھا کہ جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ہیچمدان عرض کرتا ہے کہ مجھے یہ بیان کرتے اور لکھتے ہوئے پہلی جماعت سے لیکر دورۂ حدیث تک کے اساتذہ کے گننے کا خیال ہوا تو ان کی ۳۰ کے لگ بھگ ہے اور اگر ان افراد یا حضرات کو بھی شمار کیا جائے جن سے کچھ نہ کچھ سیکھا تو یہ تعداد چالیس تک جا پہنچتی ہے

امام مسلمؒ سے آپ کی ملاقات ہوئی لیکن ان کے حوالے سے ایک روایت اپنی کتاب میں لائے اور ایسے ہی امام ابوداؤد سے ایک روایت لائے

امام بخاریؒ سے استفادہ اور افادہ:

سب سے زیادہ آپ نے الامام المحدث حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ پر علم اور فن میں ایک طویل مدت ان کے ساتھ گذار کر تعلیم حاصل کی اور استفادہ کیا اور اس کے بعد امام عبداللہ ابن عبدالرحمٰن دارمی (م ۲۵۵ھ) اور ابوزرواعہ رازی سے اس کے بعد کتاب العلل، رجال اور تاریخ میں جو استخراج کیا اس کا اکثر امام بخاریؒ اور دوسرے حضرات نے مطالعہ کیا اور اس کی تحسین کی۔ امام بخاریؒ سے تو اتنے قریب ہوئے اور رہے کہ ان سے بحث ومباحثہ اور مناظرہ کرتے اور اس میں دونوں کو فائدہ ہوا۔ امام بخاریؒ نے اپنے استفادہ کا یوں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذیؒ سے فرمایا ''ما انتفعت بک اکثر مما انتفعت بی'' کہ میں نے جناب سے اتنا نفع حاصل کیا کہ اتنا جناب نے مجھ سے نہیں کیا۔ کیسے اور کتنے عظیم لوگ تھے کہ اپنے شاگردوں کے سامنے ان سے نفع حاصل کرنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ تقریر کے لفظ لفظ اور نکات کو سمجھنے والے سامنے بیٹھے ہوں تو مقرر کو اتنا شرح صدر ہوتا ہے کہ نئے نئے نکات ایک دم اور اچانک منجانب اللہ ذہن میں آتے ہیں اور اگر غبی یا کند ذہن سامعین ہوں تو مقرر کو آمد نہیں ہوتی بلکہ بڑی مشکل سے آورد سے وقت پورا کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے جن احادیث کا سماع امام بخاریؒ سے کر کے اپنی جامع ترمذی میں کیا یہاں ان کا ذکر طول کا باعث ہوگا ان کی تعداد ۱۱۴ ہے

غیر معمولی حافظہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا تھا احادیث کے دو جزو آپ کے پاس سفر میں تھے اثناء سفر میں آپ کو علم ہوا کہ قافلے میں وہ وہ شیخ بھی ہیں کہ جن سے وہ جزو پہنچے ہیں۔ خیال کیا کہ ان کو سنا کر ان کی توثیق کراؤں مستقر پر آئے تو دیکھا تو لکھے ہوئے دونوں جزو غائب تھے ان کی جگہ سفید کاغذ لے کر حاضر ہوگئے اور سنانے لگے شیخ کی نظر پڑ گئی کہ اوراق سادہ ہیں اور کہا کہ اما تستحی منی ؟ ''کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آتی۔'' اس پر امام ترمذیؒ نے پورا واقعہ سنایا اور عرض کیا کہ جناب مجھے کچھ اور احادیث سنائیں میں آپ کو مجرد ایک دفعہ سننے پر سنا دوں گا اس پر شیخ نے چالیس احادیث سنائیں سننے کے بعد امام ترمذیؒ نے من وعن ان احادیث کو شیخ کو سنا دیا شیخ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور فرمایا کہ ''ما رأیت مثلک'' میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ ایک واقعہ احقر نے اپنے استاد حضرت مفتی محمد عبداللہ ڈیرویؒ سے ملتان خیر المدارس ترمذی پڑھتے ہوئے سنا کہ آخر عمر میں آپ رقت قلبی اور خشیت الٰہی سے گریہ وزاری کرتے ہوئے نابینا ہوگئے۔ ایک دفعہ سفر حج کو گئے تو ایک جگہ جا کر اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے سر نیچا کر لیا۔ احباب کے سوال پر کہ ایسا کیوں کیا تو فرمایا کہ یہاں ایک درخت تھا جس کا ٹہنہ یا شاخیں سر کو لگتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ یہاں تو کوئی درخت نہیں اس پر فرمایا کہ ارد گرد سے تحقیق کرو اگر یہاں درخت نہیں تھا تو میں سوء حفظ کا شکار ہو گیا ہوں اور اب مجھے روایت حدیث کو ترک کرنا پڑے گا۔ تحقیق کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ درخت تھا لیکن ہم نے اسے مسافروں کی راحت کے لئے اکھیڑ دیا اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا اس زمانے میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

محدثین کے حافظے اور دماغ کمپیوٹر یا ریڈار یا آج کل کی زبان میں ''آٹو میٹک'' (خبردار کرنے کا آلہ) تھے کہ خطرے پر اس کی بتی از خود سرخ ہو جاتی تھی۔

جامع ترمذی کا مقام :

بلاشبہ جامع ترمذی ''صحاح ستہ'' میں شامل ہے لیکن اس پر بحث ہوتی رہی ہے کہ اس کا درجہ کس نمبر پر ہے کئی حضرات کہتے ہیں کہ صحیحین (بخاری، مسلم) سنن ابی داؤد، سنن نسائی کے بعد ہے لیکن اکثر کا خیال ہے کہ صحیحین کے بعد اس کا مقام ہے تبھی تو اس کو جامع کہتے ہیں جو بیک وقت جامع اور سنن ہے۔ جامع ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہیں جس میں حدیث کے تمام موضوعات کا لحاظ رکھا گیا ہو اور سنن جو فقہی ترتیب پر ہو ترمذی میں دونوں باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے

اگر بعض چیزوں یا اعتراضات کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو جامع ترمذی کے فوائد صحاح ستہ کی تمام کتب سے زائد ہیں۔ اسی لئے ہمارے مدارس عربیہ میں اکثر روایت یہ رہی کہ شیخ الحدیث بخاری اور ترمذی دونوں پڑھاتا ہے۔ ایک بڑی بات جو امام ترمذیؒ نے اہتمام سے کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث بیان کرنے کے بعد صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین کا مسلک بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث پر کن کن حضرات کا عمل رہا ہے اور حدیث کا مقام صحیح، حسن، مشہور، غریب اور ضعیف وغیرہ بھی بیان کرتے ہیں اور ایک مسئلہ پر باب میں جو حدیث بیان کرتے ہیں اس کا متعلقہ حصہ ہی بیان کرتے ہیں ساری حدیث نہیں بیان کرتے اور مخالف و موافق دونوں طرح کی احادیث بیان کرتے ہیں اور ایک سب سے بڑا اہتمام جس کو کسی محدث نے نہیں چھیڑا وہ یہ کہ ''فی الباب'' کہہ کر اس باب میں جتنے صحابہؓ سے روایت ہے اس کا ذکر کرتے ہیں اور بعد میں آنے والوں نے اس ''فی الباب'' کی احادیث کو تلاش کر کے جمع کیا ہے

شروح ترمذی :

جامع ترمذی کی جتنی شرحیں لکھی گئی ہیں اتنی شاید کسی کتاب کی نہیں۔ گذشتہ تیس چالیس سال میں تو جس بڑے جامعہ یا دار العلوم میں کسی شیخ نے ترمذی پڑھائی اس کی شرح اکثر و بیشتر نے لکھی اور شائع کی اسی بات سے اس کتاب کے مہتم بالشان ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

وفات :

امام ترمذیؒ کی وفات میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ولادت میں لیکن مشہور ۲۷۹ھ ہے اس کو مدنظر رکھ کر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ایک شعر میں ان کی تعریف کے ساتھ ایک مصرع میں ان کی ولادت و وفات کے مشہور قول کو لیا ہے ؎

الترمذی محمد ذوزین عطر وفاة فی عین

(امام) ترمذی عمدہ خصلت کے عطر تھے۔ ''عطر'' سے وفات ۲۷۹ اور ''عین'' سے عمر نکالی ہے ''ع'' کے عدد ۷۰ ہیں۔

مؤلفہ کتب :

(۱) جامع ترمذی یہ کتاب چھ ناموں سے مشہور ہے (۲) کتاب العلل (۳) الشمائل (النبویؐ) یہ ترمذی کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اب علیحدہ اس کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ملتے ہیں (۴) اسماء الصحابہؓ (۵) کتاب الجرح والتعدیل (۶) کتاب التاریخ (۷) کتاب الزہد (۸) کتاب الاسماء والکنی (۹) کتاب التفسیر (۱۰) رباعیات فی الحدیث (۱۱) العلل الصغیر (۱۲) کتاب فی آثار المعرفۃ۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

امام ترمذیؒ کے متعلق ان کے معاصر حضرات اور بعد میں آنے والے اکابر علماء نے جن آراء کا اظہار کیا ہے اگر اس کا خلاصہ بھی درج کیا جاتا تو مضمون بہت طویل ہو جاتا لہٰذا خاصے اختصار سے کام لیا ہے جن حضرات کو تفصیل سے مطالعہ کرنا ہے تو وہ ڈاکٹر علامہ حبیب اللہ مختار شہید سابق مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے عربی میں مطبوعہ مقالہ برائے ڈاکٹریٹ ''الامام الترمذیؒ'' ''تخریج کتاب الطہارت من جامعہ'' کا مطالعہ فرمائیں جنہوں نے ۱۷۰ صفحات میں مقالہ کے شروع میں امام ترمذیؒ اور ان کی کتاب کے متعلق بہت بسط سے بحث کی ہے انہوں نے کتاب الطہارت کے فی الباب کی احادیث کو جمع کیا ہے۔ ۷۷۰ صفحات کی اس کتاب اور محنت کو دیکھ کر پسینہ آ جاتا ہے۔ راقم نے ترمذیؒ کے حالات کے متعلق اس سے استفادہ کیا ہے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی محنت کی۔ مدارس عربیہ نے کیسے کیسے شمس و قمر پیدا کئے لوگ کہتے ہیں کہ مدارس عربیہ فضول ہیں بانجھ ہو گئے، ان سے عرض ہے کہ امام ترمذیؒ کی نسبت سے ان پر ڈاکٹر شہید کے اس کام کا مطالعہ فرمائیں تفصیل میں نہیں جاتا۔ آج کل اس کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ہیں آج کے نوے فیصد پی ایچ ڈی حضرات کو ان کے نام کا علم نہیں ہوگا ان پر بھی فخر و ناز کیا جا سکتا ہے

آخر میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ اب احادیث کے سینکڑوں مجموعے چھپ چکے ہیں ائمہ مجتہدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اجمعین نے اگر فقہیں مدون نہ کی ہوتیں تو کسی مسئلہ کو کتب احادیث سے معلوم کرنا کتنا مشکل ہوتا اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے ائمہ اربعہ سے پہلے کرایا' احادیث کے مجموعے بعد میں مرتب ہوئے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ طہارت جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

١: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ح قَالَ وَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَاصَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبُو الْمَلِيْحِ بْنُ اُسَامَةَ اسْمُهٗ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ۔

۱: باب کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی

۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی صدقہ مالِ خیانت سے قبول ہوتا ہے۔ ہناد نے اپنی حدیث میں بِغَيْرِ طُهُوْرٍ کی جگہ اِلَّا بِطُهُوْرٍ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح اور احسن ہے اس باب میں ابی ملیح سے ان کے والد کے واسطے سے اور ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ ان کو زید بن اسامہ بن عمیر الھذلی بھی کہا جاتا ہے

٢: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

٢: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ اَوْنَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ

۲: طہارت کی فضیلت کا باب

۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے۔ تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (یا اس کی مثل فرمایا) اس کی تمام خطائیں دھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی تمام خطائیں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئی تھیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ اَبُوْ صَالِحِ السَّمَّانُ وَاسْمُهٗ ذَكْوَانُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اخْتَلَفُوْا فِىْ اِسْمِهٖ فَقَالُوْا عَبْدُ شَمْسٍ وَقَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَ ثَوْبَانَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَ سَلْمَانَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالصُّنَابِحِيُّ هٰذَا الَّذِىْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ وَالصُّنَابِحِيُّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لَيْسَ لَهٗ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَحَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُبِضَ النَّبِىُّ ﷺ وَهُوَ فِى الطَّرِيْقِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَادِيْثَ وَالصُّنَابِحُ بْنُ الْاَعْسَرِ الْاَحْمَسِىُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحِيُّ اَيْضًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنِّىْ مُكَاثِرٌبِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِىْ۔

یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک سہیل سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں سہیل کے والد ابوصالح سمان کا نام ذکوان ہے اور حضرت ابوہریرہؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبدشمس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ علیہ نے بھی اسی طرح کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں عثمانؓ، ثوبانؓ، صنابحیؓ، عمرو بن عبسہؓ، سلیمانؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی احادیث مذکور ہیں اور صنابحی جنہوں نے وضو کی فضیلت کے متعلق نبی اکرمؐ سے روایت کیا ہے وہ عبداللہ صنابحی نہیں اور صنابحیؒ جو ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا سماع نبی سے ثابت نہیں۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہ سے شرف ملاقات کیلئے سفر کیا، وہ سفر میں تھے کہ حضورؐ کی وفات ہوگئی انہوں نے نبی سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ صنابح بن اعسر احمسی جو وہ صحابی ہیں ان کو بھی صنابحی کہا جاتا ہے۔ ان سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کرنے والا ہوں پس میرے بعد آپس میں قتال نہ کرنا۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

۳ : باب بے شک طہارت نماز کی کنجی ہے

۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْانَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ شَىْءٍ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم[1] تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں صحیح اور احسن ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل سچے ہیں بعض محدثین نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق

---

[1] تحریم بیرون نماز: حلال افعال کو حرام کرنیوالی۔ تحلیل اندرون نماز حرام افعال کو حلال کرنے والی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَقِيلٍ هُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيلَ يَقُولُ كَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَالْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِي سَعِيدٍ.

بن ابراہیم اور حمیدی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے حجت پکڑتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مقارب الحدیث کہا ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

(ف) مقارب الحدیث سے مراد یہ ہے کہ راوی کی روایت کردہ حدیث صحت کے قریب ہو۔

۴: بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

۴ : باب بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِالْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اَبُوعِيسٰى حَدِيثُ اَنَسٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِي اِسْنَادِهِ اِضْطِرَابٌ رَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَّ مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَبُوعِيسٰى سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُونَ قَتَادَةُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيعًا.

۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ'' اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شعبہ کہتے ہیں کہ ایک اور مرتبہ فرمایا: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِالْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شر سے اور اہل شر سے یا فرمایا ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنوں کی عورتوں سے اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ارقمؓ، جابرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ اس باب میں اصح اور احسن ہے اور زید بن ارقم کی روایت میں اضطراب ہے۔ ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید نے کہا وہ قاسم بن عوف شیبانی سے اور وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں ہشام نے کہا وہ قتادہ سے اور وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اور انہوں نے نضر بن انس سے روایت کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم سے روایت ہے اور معمر کہتے ہیں کہ روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے دونوں سے اکٹھے نقل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

کیا ہو یعنی قاسم اور نضر سے۔

۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ'' اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاکی اور برے کاموں سے (ابوعیسیٰؒ نے کہا ہے) کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۵۔ بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۵: باب بیت الخلاء سے نکلتے وقت کیا کہے؟

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ وَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى اِسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيُّ وَلَا يُعْرَفُ مَعًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ۔

۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: ''غُفْرَانَكَ'' اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسرائیل کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ اسرائیل یوسف بن ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوبردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

۶: بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ

۶: باب قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت کے بارے میں

۷: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ اَبِيْ مَعْقِلٍ

۷: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم قضائے حاجت یا پیشاب کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کیا کرو۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم شام گئے تو ہم نے دیکھا کہ بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں لہٰذا ہم رخ پھیر لیتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس باب میں عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور معقل بن ابی ہیثم رضی اللہ عنہ جنہیں (معقل بن ابی معقل بھی کہا جاتا ہے) ابوہریرہ رضی اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ اسْمُهٗ خَالِدُ بْنُ زَیْدٍ وَالزُّهْرِیُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیّ وَکُنْیَتُهٗ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ اَبُوالْوَلِیْدِ الْمَکِّیُّ قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِیُّ اِنَّمَا مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا اِنَّمَا هٰذَا فِی الْفَیَافِیْ فَاَمَّا فِی الْکُنُفِ الْمَبْنِیَّةِ لَهٗ رُخْصَةٌ فِیْ اَنْ یَّسْتَقْبِلَهَا وَهٰکَذَا قَالَ اِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْبَوْلٍ فَاَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَلَا یَسْتَقْبِلُهَا کَاَنَّهٗ لَمْ یَرَفِی الصَّحْرَآءِ وَلَا فِی الْکَنِیْفِ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ.

عنہ ،ابوامامہ اور سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب الزہری ہے اور انکی کنیت ابوبکر ہے ابوالولید مکی نے کہا کہ ابوعبداللہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پیشاب یا قضائے حاجت کے وقت اور نہ پیٹھ کرو ،اس سے مراد جنگل ہے جبکہ اسی مقصد کیلئے بنائے گئے بیت الخلاء میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے۔اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خواہ صحرا ہو یا بیت الخلاء قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا تو جائز ہے لیکن قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے۔

(ف) یہ حکم مدینہ منورہ کا ہے اس لئے کہ وہاں قبلہ جنوب کی طرف ہے۔

۷۔بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِکَ

۷: باب قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت

۸۔حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ نَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَیْتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ بِعَامٍ یَسْتَقْبِلُهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ اَبُوعِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ اَخْبَرَنَابِذٰلِکَ قُتَیْبَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ

۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ منع کیا ہے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے سے۔پھر میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا۔اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوقتادہؓ اور عمارؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ابوعیسیٰؒ نے فرمایا حدیث جابرؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔اس حدیث کو ابن لَہیعۃ نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ہمیں اس کی خبر قتیبہ نے دی وہ اسے ابن لَہیعۃ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔جابرؓ کی حدیث ابن لَہیعۃ کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

حدیث سے اصح ہے۔ابن لَهِيْعَة محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۹. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کیلئے بیٹھے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ شام اور پشت قبلے کی طرف تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) احناف کے نزدیک قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت ممنوع ہے چاہے گھر میں ہو یا جنگل میں۔ اس لیے ممکن ہے کہ روایت کا مفہوم یہ ہو کہ آپ ﷺ نے بہ تقاضا ایسا کیا ہو اور قولی حدیث (امر) کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔

۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

۸: باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت

۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَحَدِيْثُ عُمَرَ اِنَّمَا رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ وَاِنَّمَا رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ ابْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ وَرَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ فِيْ هٰذَا

۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو اسکی تصدیق نہ کرو کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔اس باب میں عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ اس باب میں احسن اور اصح ہے۔حضرت عمرؓ کی حدیث عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ پھر میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو عبدالکریم بن ابو المخارق نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اسکے بارے میں کلام کیا ہے۔عبیداللہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

غَیْرُ مَحْفُوظٍ وَمَعْنَی النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَی التَّأْدِيْبِ لاَ عَلَی التَّحْرِيْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ تَبُوْلَ وَاَنْتَ قَائِمٌ.

حدیث عبدالکریم کی حدیث سے اصح ہے۔ بریدہؓ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں پیشاب کرنے کی ممانعت تادیباً حرام نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِيْ حَتّٰی كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی وَهٰكَذَا رَوٰی مَنْصُوْرٌ وَّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْاَعْمَشِ وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا.

۹: باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت

۱۱: حضرت ابی وائلؓ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا نبی ﷺ ایک قوم کے ڈھیر پر آئے اور اس پر کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کیلئے وضو کا پانی لایا اور پیچھے ہٹنے لگا تو حضور ﷺ نے مجھے بلا لیا یہاں تک کہ میں ان کے پیچھے (نزدیک) پہنچ گیا پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا کہ منصور اور عبیدہ ضبی نے ابووائل اور حذیفہ کے واسطے سے اعمش ہی کی طرح کی روایت نقل کی ہے اسکے علاوہ حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بھدلہ، ابووائل سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابووائل کی حدیث حذیفہؓ سے اصح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں (بوقت ضرورت) رخصت دی ہے۔

۱۰: بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰی يَدْنُوَا مِنَ الْاَرْضِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰكَذَا رَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوٰی وَكِيْعٌ وَالْحِمَّانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰی يَدْنُوَا مِنَ الْاَرْضِ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُرْسَلٌ وَيُقَالُ لَمْ يَسْمَعِ الْاَعْمَشُ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلَا مِنْ

۱۰: باب قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

۱۲: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہوجاتے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے پھر وکیع اور حماد نے اعمش سے روایت کیا ہے کہ اعمش نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہوجاتے۔ یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اعمش نے انس بن مالکؓ یا کسی بھی صحابیؓ سے حدیث نہیں سنی اور انہوں (اعمش)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فَذَكَرَ عَنْهُ حِكَايَةً فِي الصَّلٰوةِ وَالْاَعْمَشُ اِسْمُهٗ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلًى لَّهُمْ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانَ اَبِيْ حَمِيْلًا فَوَرَّثَهٗ مَسْرُوْقٌ۔

نے انس بن مالکؓ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور انکی نماز کی حکایت بیان کی اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے اور انکی کنیت ابو محمد کاہلی ہے اور وہ بنی کاہل کے مولیٰ ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میرے باپ کو بچپن میں لایا گیا تھا اپنے شہر سے اور حضرت مسروق نے ان کو وارث بنایا۔

۱۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

۱۱: باب داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ سَلْمَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوْ قَتَادَةَ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْيَمِيْنِ۔

۱۳: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آلہ تناسل کو دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سلمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو قتادہ کا نام حارث بن ربعی ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

۱۲: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

۱۲: باب پتھروں سے استنجا کرنا

۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْبِبَوْلٍ اَوْاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْاَنْ يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْاَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْبِعَظْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَاَوْا اَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ اِذَا اَنْقَى اَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ

۱۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ تمہارے نبی نے تمہیں ہر بات سکھائی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع کیا، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے، تین ڈھیلوں سے کم کیساتھ استنجا کرنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور خلاد بن سائب سے بھی احادیث مروی ہیں۔ خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم اور صحابہؓ کا یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کا اثر پانی کے بغیر ختم ہوجائے تو پتھروں سے ہی استنجا کافی ہے۔ ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاِسْحٰقَ.

احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳: بَابُ فِی الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَیْنِ

۱۳: باب دو پتھروں سے استنجا کرنا

۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَیْبَةُ قَالَا نَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِیْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ بِحَجَرَیْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَیْنِ وَاَلْقَی الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَهٰكَذَا رَوٰی قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْرَائِیْلَ وَرَوٰی مَعْمَرٌ وَّ عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوٰی زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوٰی زَكَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَهٰذَا حَدِیْثٌ فِیْهِ اِضْطِرَابٌ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَاَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَیُّ الرِّوَایَاتِ فِیْ هٰذَا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اَصَحُّ فَلَمْ یَقْضِ فِیْهِ بِشَیْءٍ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ یَقْضِ فِیْهِ بِشَیْءٍ وَّكَاَنَّهٗ رَاٰی حَدِیْثَ زُهَیْرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَشْبَهَ وَوَضَعَهٗ فِیْ كِتَابِهِ الْجَامِعِ وَاَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثُ اِسْرَائِیْلَ وَقَیْسٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لِاَنَّ اِسْرَائِیْلَ اَثْبَتُ وَاَحْفَظُ لِحَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَتَابَعَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰی مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ

۱۵: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ قضائے حاجت کیلئے نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے تین ڈھیلے (پتھر) تلاش کرو۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں۔ میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لیکر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ڈھیلے (پتھر) لے لئے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے حدیث اسرائیل کی طرح۔ معمر اور عمار بن زریق بھی ابواسحاق سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہیر ابواسحاق سے وہ عبدالرحمٰن بن اسود وہ اپنے والد اسود بن یزید اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ ابواسحٰق سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے اور وہ عبداللہ سے اسے نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں اضطراب ہے۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ ابواسحٰق کی ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے انہوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا، شاید امام بخاریؒ کے نزدیک زہیر کی حدیث اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے اور اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں بھی نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں اس باب میں میرے نزدیک اسرائیل اور قیس کی روایت زیادہ اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسرائیل ابواسحاق کی روایت میں دوسرے راویوں کی نسبت بہت اثبت ہیں اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيِّ يَقُوْلُ مَافَاتَنِي الَّذِيْ فَاتَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا لِمَا اتَّكَلْتُ بِهٖ عَلٰى اِسْرَائِيْلَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ بِهٖ اَتَمَّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَزُهَيْرٌ فِيْ اَبِيْ اِسْحٰقَ لَيْسَ بِذَاكَ لِاَنَّ سَمَاعَهٗ مِنْهُ بِاٰخِرَةٍ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَنْبَلِ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيْثَ عَنْ زَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ فَلَا تُبَالِ اَنْ لَّا تَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِ هِمَا اِلَّا حَدِيْثَ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اِسْمُهٗ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبِيْعِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يُعْرَفُ اِسْمُهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ لَا۔

زیادہ یادرکھنے والے ہیں۔ قیس بن ربیع نے انکی متابعت کی ہے۔ میں (ترمذیؒ) نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے سفیان ثوری کی ابواسحٰق سے منقول جواحادیث چھوٹ گئیں انکی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا کیونکہ وہ انہیں پورا پورا بیان کرتے تھے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا۔ زہیر کی روایت ابی اسحاق سے زیادہ قوی نہیں اس لئے کہ زہیر کا ان سے سماع آخروقت میں ہوا۔ میں (ابوعیسیٰؒ) نے احمد بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب تم زائدہ اور زہیر کی حدیث سنوتو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ وہ حدیث ابواسحٰق سے مروی ہو۔ ابواسحٰق کا نام عمرو بن عبداللہ السبیعی الہمدانی ہے۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی اور (ابوعبیدہ) کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کیا تمہیں عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی ہوئی کچھ باتیں یاد ہیں تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

۱۴: بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجٰى بِهٖ

۱۴: باب جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

۱۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم گوبر اور ہڈی سے استنجانہ کرو اس لئے کہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، سلیمانؓ، جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم وغیرہ سے بھی مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ھند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے کہ عبداللہ بن مسعود ''لَيْلَةَ الْجِنِّ'' میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے، انہوں نے پوری حدیث کو بیان کیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْجِنِّ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَكَانَ رِوَايَةَ اِسْمٰعِيْلَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

کہ گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ تمھارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔اسمٰعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے اصح ہےاور اہل علم اسی پرعمل کرتے ہیں، پھراس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۱۵: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

۱۵: باب پانی سے استنجا کرنا

۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَا ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِنْجَآءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ عِنْدَهُمْ فَاِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْاِسْتِنْجَآءَ بِالْمَآءِ وَرَاَوْهُ اَفْضَلَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۱۷: حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے (عورتوں سے) فرمایا کہ اپنے شوہروں کو پانی سے استنجا کرنے کا کہو کیونکہ مجھے ان سے (کہتے ہوئے) شرم آتی ہے اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔اس باب میں جریر بن عبداللہ البجلی، انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہےاور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجا کرنا اختیار (یعنی پسند) کرتے ہیں۔اگرچہ ان کے نزدیک پتھروں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے لیکن پانی کے استعمال کو مستحب اور افضل سمجھتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

فائدہ: اگر نجاست موجودہ (روپے کے سکّے) سے زیادہ لگی ہو تو پھر پانی سے استنجا ضروری ہے۔

خلاصۃ الباب: پانی سے استنجاء کرنا مسنون ہے۔جمہور علماء کے نزدیک یہ ذکر کرنا اس لئے ضروری ہے بعض لوگ پانی سے استنجاء کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۱۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

۱۶: باب اس بارے میں کہ نبی ﷺ کا قضائے حاجت کے وقت تو دُور تشریف لے جانا

۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ حَاجَتَهٗ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَ

۱۸: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے گئے اور بہت دور گئے۔اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ، ابی قتادہؓ، جابرؓ اور یحییٰ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔یحییٰؒ اپنے والد، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

جَابِرٍ وَ يَحْيىَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ بِلاَ لِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَبُوعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُ وِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَرْتَادُلِبَوْلِهِ مَكَاناً كَمَايَرْتَادُمَنْزِ لاً وَاَبُوسَلَمَةَ اِسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ الزُّهْرِيُّ۔

بلال بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسٰی ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کیلئے جگہ ڈھونڈتے تھے جس طرح پڑاؤ کیلئے جگہ تلاش کرتے۔ ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

خلاصۃ الباب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے جبکہ کچی جگہ ہو یا پانی کھڑا ہو جاتا ہو لیکن اگر فرش پکا ہو اور پانی نکلنے کی جگہ موجود ہو تو یہ ممانعت نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس حرکت سے دل میں وسواس پیدا ہوتے ہیں۔ وسواس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اعمال وافعال میں کچھ خاصیتیں رکھی ہیں جن میں بظاہر کوئی جوڑ نظر نہیں آتا مثلاً علامہ شامیؒ نے بہت سارے اعمال کے بارے میں فرمایا کہ وہ نسیان پیدا کرتے ہیں ان میں سے غسل خانہ میں پیشاب کرنا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ خیال کوئی توہم پرستی نہیں بلکہ جس طرح اور چیزوں کے کچھ خواص ہیں اور ان خواص کا اعتقاد توحید کے منافی نہیں ہے۔

۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

۱۷: باب غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۱۹ حَدَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى قَالاَ اَنَاعَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ وَقَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ اَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَيُقَالُ لَهُ الاَ شْعَثُ الاَعْمٰى وَقَدْكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ وَقَالُوْاعَامَّةُ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَقِيْلَ لَهُ اِنَّهُ يُقَالُ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبُّنَا اللهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وُسِّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ اِذَا جَرٰى فِيْهِ الْمَاءُ قَالَ اَبُوعِيْسٰى ثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الاٰ مُلِيُّ عَنْ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

۱۹: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا کہ عموماً وسوسہ اسی سے ہوتا ہے۔ اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اشعث بن عبداللہ کے علاوہ کسی اور طریق سے اس کے مرفوع ہونے کا ہمیں علم نہیں۔ انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے۔ بعض اہل علم غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتے ہیں اور بعض اہل علم جن میں ابن سیرین بھی ہیں اسکی اجازت دیتے ہیں ان سے کہا گیا کہ اکثر وسواس اس سے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ابن مبارکؒ نے کہا کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس پر پانی بہا دیا جائے۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے بیان کی انہوں نے حبان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی السِّوَاكِ

۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوكُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِی لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اَبُوعِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَا هُمَا عِنْدِیْ صَحِيْحٌ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ اَبِی هُرَيْرَةَ اِنَّمَا صُحِّحَ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَاَمَّا مُحَمَّدٌ فَزَعَمَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَصَحُّ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ وَعَلِیٍّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِی اُمَامَةَ وَاَبِی اَيُّوْبَ وَتَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَاَبِی مُوْسٰى۔

۲۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ ابْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ

۱۸: باب مسواک کے بارے میں

۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا ابوعیسیٰؒ نے فرمایا یہ حدیث محمد بن اسحٰق نے محمد بن ابراھیم سے روایت کی ہے، انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۔ حدیث ابی سلمہ کی ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد کی منقول حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہی میرے نزدیک صحیح ہیں ۔ اس لئے کہ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے ۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کے خیال میں حدیث ابی سلمہ زید بن خالد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد، انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوایوب رضی اللہ عنہ، تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہؓ، واثلہؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں ۔

۲۱: ابی سلمہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں رات کے تہائی حصہ تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا ۔ ابوسلمہ کہتے ہیں جب زید نماز کیلئے مسجد میں آتے تو مسواک انکے کان پر ایسے ہوتی جیسے کاتب کا قلم کان پر ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک مسواک نہ کر لیتے پھر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ثُمَّ رَدَّهُ اِلٰى مَوْضِعِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اسے اسی جگہ رکھ لیتے۔امام ابوابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: لفظ سواک آلہ اورفعل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ لفظ ساك يسوك سو كاً سے نکلا ہے جس کا معنی ہے رگڑنا پھراس لفظ کو مطلق دانت مانجھنے کے لئے بولتے ہیں خواہ مسواک نہ ہو۔مسواک کے فوائد بے شمار ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں کہ مسواک کے فوائد ستر (۷۰) سے زیادہ ہیں سب سے کم تر فائدہ یہ ہے کہ منہ سے میل کچیل صاف ہوجاتا ہے۔سب سے اعلیٰ فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت ایمان والے کوکلمہ یادرہتا ہے۔طہارت ونظافت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بڑی تاکید فرمائی ہے۔ان سب میں مسواک بھی ہے مسواک کے طبی فوائد ہیں اور بہت سے امراض سے اس کی وجہ سے جو تحفظ حاصل ہوتا ہے اس سے آج کل ہر صاحب شعور کچھ نہ کچھ واقف ہے لیکن دینی نقطہ نگاہ سے اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ راضی کرنے والا عمل ہے۔مسواک کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک مسواک سنت ہے پھر جمہور میں اختلاف ہے کہ مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی سنت ہے۔امام شافعیؒ نماز کی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ احناف سنت وضو کہتے ہیں دلائل دونوں کے پاس ہیں لیکن احناف کے دلائل زیادہ مضبوط ہیں اوران کے دلائل شواہد بھی ہیں۔

۱۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَااسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

۱۹: باب نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے جائیں

۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارِ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ وَلَدِ بُسْرِبْنِ اَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ الَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَجَابِرٍوَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ اُحِبُّ لِكُلِّ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ قَائِلَةً كَانَتْ اَوْغَيْرَهَا اَنْ لَّايُدْخِلَ يَدَهٗ فِىْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا فَاِنْ اَدْخَلَ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهَاكَرِهْتُ ذٰلِكَ لَهٗ وَلَمْ يُفْسِدْ

۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کی نیند سے بیدار ہوتو اپنے ہاتھ کو دویا تین مرتبہ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ہر نیند سے بیدار ہونے والے کیلئے پسند کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے اوراگر وہ پانی کے برتن میں ہاتھ دھونے سے پہلے ڈالے گا تو میں اس کو سمجھتا ہوں لیکن مکروہ پانی ناپاک نہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ذٰلِكَ الْمَآءُ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى يَدِهٖ نَجَاسَةٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِذَااسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهَافَاَعْجَبُ اِلَيَّ اَنْ يُّهَرِيْقَ الْمَآءَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِذَااسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ اَوْبِالنَّهَارِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا۔

ہوگا بشرطیکہ اسکے ہاتھوں کے ساتھ نجاست نہ لگی ہو اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کوئی رات کی نیند سے بیدار ہو اور ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو میرے نزدیک اس پانی کا بہا دینا بہتر ہے۔ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب بھی بیدار ہو رات ہو یا دن ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے۔

خلاصۃ الباب: رات ہو کہ دن جس وقت بھی آدمی سوئے تو وہ جاگنے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے اگرچہ ہاتھوں پر گندگی نہ لگی ہو لیکن اگر ہاتھوں پر نجاست لگنے کا یقین ہو تو ہاتھ دھونا فرض ہے۔ ظن غالب ہو تو واجب' اگر شک ہو تو سنت' اگر شک بھی نہ ہو تو مستحب ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس حکم پر عمل نہ کرے اور بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے بغیر برتن میں ڈالے تو اس کا حکم کیا ہے؟ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہی تفصیل ہے جو ماقبل میں گذری۔

۲۰: بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

۲۰: باب وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِيْ ثِقَالِ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ اَحْمَدُ لَا اَعْلَمُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثًا لَهٗ اِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاِنْ كَانَ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا اَجْزَاهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا وَاَبُوْهَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَاَبُوْثِقَالِ الْمُرِّيُّ اِسْمُهٗ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ اَبُوْ

۲۳: رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص وضو کی ابتدا میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسٰیؒ کہتے ہیں امام احمدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس باب میں عمدہ سند کی کوئی حدیث نہیں پائی۔ اسحاقؒ نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر تسمیہ چھوڑ دے تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا اور اگر بھول کر یا حدیث کی تاویل کر کے چھوڑ دے تو وضو ہو جائے گا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس باب میں رباح بن عبدالرحمٰن کی حدیث احسن ہے۔ ابوعیسٰی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رباح بن عبدالرحمٰن اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور انکے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ابوثقال المری کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبدالرحمٰن، ابوبکر بن حویطب ہیں، ان میں سے بعض راویوں نے اس حدیث کو ابوبکر بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بَکْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ فَنَسَبَهٗ اِلٰى جَدِّهٖ۔

حویطب سے راویت کر کے اسے انکے دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک تسمیہ پڑھنا فرض نہیں۔ مندرجہ بالا حدیث میں وضو کے کمال کی نفی ہے۔

خلاصۃ الباب: اکثر ائمہ اور مجتہدین کے نزدیک جو وضو غفلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر کیا جائے وہ بہت ناقص اور بے نور ہوگا اور ناقص کو کالعدم قرار دے کر اس کی سرے سے نفی کر دینا عام محاورہ ہے اگر چہ وضو ہو جاتا ہے اس لئے کہ دوسری احادیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے تو وہ وضو اس کے صرف اعضاء وضو ہی کو پاک کرتا ہے۔ آگے چل کر امام ترمذیؒ نے بعض علماء کا مذہب بیان فرمایا کہ اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا تو وضو دوبارہ کرے لیکن یہ مذہب درست نہیں ہے۔

۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

۲۱: باب کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ وَجَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَلَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِىْ كَرِبَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَنْ تَرَكَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فَقَالَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ اِذَا تَرَكَهُمَا فِى الْوُضُوْءِ حَتّٰى صَلّٰى اَعَادَ وَرَاَوْا ذٰلِكَ فِى الْوُضُوْءِ وَالْجَنَابَةِ سَوَآءً وَبِهٖ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اَحْمَدُ الْاِسْتِنْشَاقُ اَوْكَدُ مِنَ الْمَضْمَضَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُعِيْدُ فِى الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيْدُ فِى الْوُضُوْءِ

۲۴: سلمہ بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب استنجاء کے لئے پتھر استعمال کرو تو طاق[1] عدد میں لو۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث سلمہ بن قیس حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک اگر وضو میں ان دونوں کو چھوڑ دیا اور نماز پڑھی لی تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور انہوں نے وضو اور جنابت میں اس حکم کو یکساں قرار دیا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ امام احمدؒ نے فرمایا کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔ ابو عیسیٰؒ نے فرمایا کہ ایک گروہ نے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے وضو میں نہ کرے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ اور بعض اہل کوفہ[2] کا یہی قول ہے اور ایک گروہ کے نزدیک

---

[1] یعنی تین یا پانچ یا سات

[2] اہل کوفہ سے مراد امام ابو حنیفہؒ ہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَبَعْضِ اَھْلِ الْکُوْفَةِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا یُعِیْدُ فِی الْوُضُوْءِ وَلَا فِی الْجَنَابَةِ لِاَنَّھُمَا سُنَّةٌ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَا تَجِبُ الْاِعَادَةُ عَلٰی مَنْ تَرَکَھُمَا فِی الْوُضُوْءِ وَلَا فِی الْجَنَابَةِ وَھُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِیِّ۔

نہ وضو میں اعادہ کرے اور نہ غسل جنابت میں کرے اس لیے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں لہٰذا جو ان دونوں[1] کو وضو اور غسل جنابت میں چھوڑ دے تو اس پر اعادہ (نماز) نہیں ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۲۲: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ کَفٍّ وَاحِدٍ

۲۲: باب کلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا

۲۵ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رَوٰی مَالِكٌ وَابْنُ عُیَیْنَةَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی وَلَمْ یَذْکُرُوْا ھٰذَا الْحَرْفَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَاحِدٍ وَاِنَّمَا ذَکَرَہٗ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ مِنْ کَفٍّ وَاحِدٍ یُجْزِیُٔ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُفَرِّقُھُمَا اَحَبُّ اِلَیْنَا وَقَالَ الشَّافِعِیُّ اِنْ جَمَعَھُمَا فِیْ کَفٍّ وَاحِدٍ فَھُوَ جَائِزٌ وَاِنْ فَرَّقَھُمَا فَھُوَ اَحَبُّ اِلَیْنَا۔

۲۵: عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عباس ؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے۔ یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے ناک میں بھی پانی ڈالا اور کلی بھی کی، اسے صرف خالد بن عبداللہ نے ذکر کیا ہے۔ خالد محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے ایک ہی چلو کافی ہے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دونوں کیلئے الگ پانی لینا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر دونوں ایک ہی چلو سے کرے تو جائز ہے اور اگر الگ الگ چلو سے کرے تو یہ ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے۔

خلاصۃ الباب: ''مضمضه'' کا لغوی معنی نام ہے پانی کو منہ میں داخل کرنے، حرکت دینے اور باہر پھینکنے کے مجموعے کا۔ استنشاق ماخوذ ہے نَشِقَ، یَنْشَقُ، نَشْقًا سے جس کے معنی ہیں ناک میں ہوا داخل کرنا (سونگھنا)۔ ''استنشاق'' کے معنی ہیں ناک میں پانی داخل کرنا ''انتشار'' کے معنی ہیں ناک سے پانی نکالنا۔ کلی اور ناک میں پانی داخل کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مذاہب ذکر کیے ہیں: (۱) مسلک ابن ابی لیلیٰ، امام احمد اور عبداللہ بن

[1] مراد ان سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے یہ دونوں مسنون ہیں البتہ غسل واجب میں دونوں (کلی اور ناک میں پانی ڈالنا) فرض ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مبارکؒ اور امام اسحاقؒ کا ان کے نزدیک وضو اور غسل دونوں میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے (۲) دوسرا مسلک امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے۔ ان کے نزدیک کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں سنت ہے۔ (۳) تیسرا مسلک احناف اور سفیان ثوریؒ کا ہے ان کے نزدیک کلی وضو میں سنت اور غسل میں واجب ہے یہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ''وان کنتم جنباً فَطَّھَروا'' ہے مبالغہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غسل کی طہارت وضوء کی طہارت سے زیادہ ہونی چاہئے۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے کئی طریقے ہیں لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کلی کے لئے الگ چلو میں پانی لے اور ناک کے لئے الگ۔ یہی احناف اور امام شافعیؒ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۲۳: بَابُ فِیْ تَخْلِیْلِ اللِّحْیَةِ

۲۳: باب داڑھی کا خلال

۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ ابْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَاَیْتُ عَمَّارَبْنَ یَاسِرٍ تَوَضَّاَ فَخَلَّلَ لِحْیَتَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ اَوْقَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُخَلِّلُ لِحْیَتَكَ قَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ وَ لَقَدْرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَهٗ۔

۲۶: حسان بن بلال سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عمار بن یاسر کو وضو کرتے ہوئے انہوں نے داڑھی کا خلال کیا تو ان سے کہا گیا یا (حسان) نے کہا کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ حضرت عمارؓ نے کہا کون سی چیز میرے لیے مانع ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ اِسْحٰقَ بْنَ مَنْصُوْرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ لَمْ یَسْمَعْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ مِنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ حَدِیْثَ التَّخْلِیْلِ۔

۲۷: ابن ابی عمر سفیان سے وہ سعید بن ابی عروہ سے وہ قتادہ سے وہ حسان بن بلال سے وہ عمارؓ سے اور عمارؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عائشہؓ، اُمِ سلمہؓ، انسؓ، ابن ابی اوفیؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا میں نے اسحٰق بن منصورؒ سے انہوں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا انہوں نے فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے ''حدیث تخلیل'' نہیں سنی۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَهٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثُ عَامِرِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهٰذَا اَکْثَرُ اَهْلِ

۲۸: یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عامر بن شقیق سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عامر بن شقیق کی ہے جو مروی ہے ابو وائل کے واسطہ سے حضرت عثمانؓ سے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا اتَخْلِيْلَ اللِّحْيَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَهَا عَنِ التَّخْلِيْلِ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنْ تَرَكَهٗ نَاسِيًا اَوْ مُتَاوِّلًا اَجْزَاهُ وَاِنْ تَرَكَهٗ عَامِدًا اَعَادَ۔

اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر خلال کرنا بھول جائے تو وضو جائز ہے۔ امام اسحٰقؒ نے کہا کہ اگر بھول کر چھوڑ دے یا تاویل سے تو جائز ہے اور اگر جان بوجھ کر (خلال) چھوڑا تو (وضو) دوبارہ کرے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے (مترجم)

خلاصۃ الباب: داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں چلو بھر پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے پہنچائے پھر دائیں ہاتھ کی پشت گلے کی طرف کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے کی طرف سے اوپر کی طرف تین دفعہ لے جائے۔

۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اِنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

۲۴: باب سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا

۲۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَحْسَنُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ۔

۲۹: حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اپنے ہاتھوں سے تو دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے یعنی سر کے شروع سے ابتدا کی پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر لوٹا کر وہیں تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ اس باب میں معاویہؓ، مقدام بن معدیکربؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن زید کی حدیث صحیح اور احسن ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

۲۵: باب سر کا مسح پچھلے حصہ سے شروع کرنا

۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ

۳۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سر کا مسح کیا ایک مرتبہ پچھلی طرف سے شروع کیا اور دوسری مرتبہ سامنے سے پھر دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔ امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَصَحُّ مِنْ ھٰذَا وَاَجْوَدُ وَقَدْ ذَھَبَ بَعْضُ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ اِلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْھُمْ وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے اصح اور اجود ہے بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

۲۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَسَحَ الرَّأْسِ مَرَّۃً

۲۶: باب سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

۳۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّھَارَاَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَہٗ وَمَسَحَ مَااَقْبَلَ مِنْہُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَیْہِ وَاُذُنَیْہِ مَرَّۃً وَاحِدَۃً وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَجَدِّ طَلْحَۃَ بْنِ مُصَرِّفِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ الرُّبَیِّعِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَسَحَ بِرَأْسِہٖ مَرَّۃً وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ وَ بِہٖ یَقُوْلُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ رَاَوْا مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّۃً وَاحِدَۃً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَۃَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ اَیُجْزِئُ مَرَّۃً فَقَالَ اِیْ وَاللّٰہِ۔

۳۱: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا ربیع کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی سندوں سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح ایک ہی مرتبہ کیا اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور دوسرے بعد کے علماء بھی شامل ہیں۔ جعفر بن محمد، سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی مرتبہ ہے۔ ہم سے بیان کیا محمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جعفر بن محمد سے سوال کیا سر کے مسح کے بارے میں کیا کافی ہوتا ہے سر کا مسح ایک مرتبہ۔ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم کافی ہوتا ہے۔

۲۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّہٗ یَاْخُذُ لِرَأْسِہٖ مَاءً جَدِیْدًا

۲۷: باب سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا

۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ نَاعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَاَنَّہٗ مَسَحَ رَأْسَہٗ بِمَآءٍ غَیْرِ مِنْ فَضْلِ یَدَیْہِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَی ابْنُ لَھِیْعَۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَاَنَّہٗ مَسَحَ رَأْسَہٗ بِمَآءٍ

۳۲: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اس پانی کے علاوہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں سے بچا تھا[1]۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسکو ابن لَھِیْعَۃَ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا مسح فرمایا اس

[1] یعنی سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

غَبَرَ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ وَرِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ اَصَحُّ لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ رَاَوْا اَنْ يَّاْخُذَ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا۔

پانی کے علاوہ جو آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں سے بچا تھا اور عمرو بن حارث کی حبان سے روایت اصح ہے اس لئے کہ یہ حدیث اس کے علاوہ کئی طرح سے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے راویوں سے نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا جائے۔

۲۸: بَابُ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

۲۸: باب کان کے باہر اور اندر کا مسح

۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْاُذُنَيْنِ ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا۔

۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور کانوں کا باہر اور اندر سے مسح فرمایا۔ اس باب میں ربیع سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ کانوں کے باہر اور اندر کا مسح کیا جائے۔

۲۹۔ بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ

۲۹: باب دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں

۳۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ ﷺ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اَوْ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَائِمِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ فَمِنَ الرَّاْسِ قَالَ اِسْحٰقُ وَاَخْتَارُ اَنْ يَّمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا مَعَ وَجْهِهٖ وَمُؤَخَّرَ

۳۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا کان سر میں داخل ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوامامہؓ کا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذیؒ نے کہا اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ کان سر میں داخل ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام احمدؒ، اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک کانوں کا سامنے کا حصہ چہرے میں اور پیچھے کا حصہ سر میں داخل ہے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ اور پچھلے حصے کا مسح سر کیساتھ کیا جائے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هُمَا مَعَ رَأْسِهٖ۔

خلاصۃ الابواب: سر کے مسح کے بارے میں پہلی بات یہ کہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسح کی ابتداء سامنے سے کرنا مسنون ہے۔ ان کی دلیل پہلے باب کی حدیث ہے لیکن اگر پیچھے سے مسح کی ابتداء کی جائے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ بیان جواز کے لئے پیچھے سے بھی مسح کی ابتداء کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک سر کا مسح ایک بار مسنون ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا شرط قرار دیتے ہیں لہٰذا ان کے نزدیک اگر ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کرلیا جائے تو وضو نہیں ہوگا جبکہ حنفیہ کے نزدیک ہو جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک نیا پانی لینا صرف سنت ہے وضو کے لئے شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث باب سے سنت ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ وجوب۔

۳۰: بَابُ فِیْ تَخْلِیْلِ الْاَصَابِعِ

۳۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ یُخَلِّلُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ فِی الْوُضُوْءِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اِسْحٰقُ یُخَلِّلُ اَصَابِعَ یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ وَاَبُوْ هَاشِمٍ اِسْمُهٗ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ كَثِیْرٍ۔

۳۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۳۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ بِخِنْصَرِهٖ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ

۳۰: باب انگلیوں کا خلال کرنا

۳۵: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو۔ اس باب میں ابن عباسؓ، مستوردؓ اور ابوایوبؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابوہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷: حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھنگلیا سے خلال کرتے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم ابن لہیعہ کی سند کے علاوہ کسی اور سند

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ابْنِ لَهِيعَةَ۔

سے نہیں جانتے۔

خلاصۃ الباب: وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔ فقہاء حنفیہ نے پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ حدیث باب سے مستنبط کیا ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال کرنا شروع کیا جائے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کیا جائے۔

۳۱: بَابُ مَاجَاءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۳۸۔ حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَاعَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَيْقِيْبٍ وَخَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ وَشُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ وَفِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَايَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ اَوْجَوْرَبَانِ۔

۳۱: باب ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں

۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وضو میں سوکھی رہ جانے والی) ایڑیوں کیلئے ہلاکت ہے دوزخ سے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، جابر بن عبداللہؓ، عبداللہ بن حارثؓ، معیقیب، خالد بن ولیدؓ، شرحبیل بن حسنہ، عمرو بن عاصؓ اور یزید بن ابوسفیانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کی دوزخ سے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ پیروں پر موزے اور جرابیں نہ ہوں تو مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: ۳۱ ویلٌ کا لغوی معنی ہلاکت اور عذاب ہے۔ ویل اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو عذاب کا مستحق اور ہلاکت میں پڑ چکا ہو۔ اعقاب عقب کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ایڑی۔ اس باب میں بیان کیا گیا ہے کہ پاؤں کو وضو میں دھونا فرض ہے یہ مسلک جمہور اہل سنت کا ہے اگر پاؤں پر مسح کرنا جائز ہوتا تو حضور ﷺ دوزخ کی آگ کی وعید نہ ارشاد فرماتے اس پر مزید یہ کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کا عمل بھی پاؤں دھونے کا ہے۔

۳۲۔بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۲: باب وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا

۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار وضو کیا (یعنی ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا)۔ اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بریدہؓ، ابی رافع رضی اللہ عنہ اور ابن الفاکہ سے بھی احادیث منقول

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَابْنِ الْفَاكِهِ قَالَ أَبُوعِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَرَوٰى رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ وَالصَّحِيحُ مَارَوٰى ابْنُ عَجْلَانَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کی صحیح اور احسن حدیث ہے۔ اس حدیث کو رشدین بن سعد وغیرہ نے ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح روایت ابن عجلان، ہشام بن سعد سے سفیان ثوری اور عبدالعزیز نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُوعِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْفَضْلِ وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

۳۳: باب اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو میں اعضاء کو دھویا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس کو ابن ثوبان کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے اور ابن ثوبان نے اسے عبداللہ بن فضل سے نقل کیا ہے۔ یہ سند حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھویا۔

۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرُّبَيِّعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي رَافِعٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُوعِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ

۳۴: باب وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

۴۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیعؓ، ابن عمر، عائشہ، ابی امامہ، ابورافع، عبداللہ بن عمرو، معاویہ، ابوہریرہ، جابر، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہم اور ابوذرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں اس باب میں علیؓ کی حدیث احسن اور اصح ہے اور عموماً اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

أَحْسَنُ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ وَأَفْضَلُهُ ثَلٰثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا آمَنُ إِذَا زَادَ فِي الْوُضُوْءِ عَلَى الثَّلٰثِ أَنْ يَأْثَمَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَزِيْدُ عَلَى الثَّلٰثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلًى۔

اعضائے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، دو دو مرتبہ بہتر اور تین تین مرتبہ زیادہ افضل ہے اس سے زائد نہیں یہاں تک کہ ابن مبارکؒ کہتے ہیں ڈر ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ دھونے سے گنہگار ہو جائے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں کہ تین مرتبہ سے زیادہ وہی دھوئے گا جو وہم (شک) میں مبتلا ہو۔

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا

۳۵: باب اعضائے وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا

۴۲: حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ وَشَرِيْكٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ أَبِيْ صَفِيَّةَ هُوَ أَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ۔

۴۲: حضرت ثابت بن ابی صفیہؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا جابرؓ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کے اعضاء کو دھویا تو انہوں نے کہا ہاں ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث وکیع نے بھی ثابت بن ابوصفیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوجعفر سے پوچھا کیا آپ سے جابرؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ تو انہوں نے کہا "ہاں" ہم سے یہ حدیث قتیبہ اور ہناد نے بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث ہم سے وکیع نے ثابت کے حوالہ سے بیان کی ہے اور یہ شریک کی حدیث سے اصح ہے اس لئے کہ یہ کئی طرق سے مروی ہے اور ثابت کی حدیث بھی وکیع کی روایت کے مثل ہے شریک کثیر الغلط ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہیں۔

۳۶: بَابُ فِيْمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلٰثًا

۳۶: باب وضو میں بعض اعضاء دو مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا

۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۴۳: حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَقَدْ ذُكِرَفِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّةً وَبَعْضَهٗ ثَلَاثًا وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَرَوْا بَاسًا اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ ثَلٰثًا وَبَعْضَهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْمَرَّةً۔

علیہ وسلم کا بعض اعضاء کو دو مرتبہ دھونا اور بعض اعضاء کو تین مرتبہ دھونا کئی احادیث میں مذکور ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو تین مرتبہ اور بعض کو دو مرتبہ اور بعض کو ایک مرتبہ دھوئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الابواب: امام ترمذیؒ نے پانچ ابواب مسلسل قائم کیے ہیں جن کا مقصد اعضاء مغسولہ کے دھونے کی تعداد کو بیان کرنا ہے کہ ایک مرتبہ دھونا فرض، دو مرتبہ دھونا مستحب جبکہ تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کا معمول مبارک تین مرتبہ دھونے کا تھا۔

۳۷: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ

۳۷: باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو

۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَانَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًاوَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَالرُّبَيِّعِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ۔

۴۴: ابی حیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کھڑے ہوگئے اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عثمان، عبداللہ بن زیدؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ربیعؓ اور عبداللہ بن انیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّةَ اِلَّا اَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُوْرِهٖ اَخَذَ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهٖ بِكَفِّهٖ فَشَرِبَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ اَبُوْاِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

۴۵: ہم سے قتیبہ اور ھناد نے روایت بیان کی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے عبد خیر سے حضرت علیؓ کے حوالے سے ابوحیہؒ کی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے لیکن عبد خیر نے یہ بھی کہا کہ جب آپ (علیؓ نے) وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں لے کر پیا۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث ابواسحٰق ہمدانی نے ابوحیہ کے واسطے سے اور عبد خیر اور حارث سے اور انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہے۔ زائدہ بن قدامہ اور دوسرے کئی راویوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے اور انہوں نے حضرت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثَ الْوُضُوْءِ بِطُوْلِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَاَخْطَأَ فِيْ اِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَرُوِىَ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلُ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيْحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ۔

علیؓ سے وضو کی طویل حدیث بیان کی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کرتے ہوئے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کرتے ہوئے (خالد بن علقمہ کی بجائے) مالک بن عرفطہ کہا۔ ابوعوانہ سے بھی روایت منقول ہے وہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابوعوانہ سے ایک اور طریق سے بھی مالک بن عرفطہ سے شعبہ کی روایت کی مثل روایت کی گئی ہے اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ایسی حدیث کو محدثین کی اصطلاح میں (جامع) کہا جاتا ہے۔

۳۸: بَابُ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۳۸: باب وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا

۴۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِاللّٰهِ السُّلَمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَ نِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَوِالْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۴۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تم وضو کرو تو پانی چھڑک لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں (ترمذیؒ) نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی منکر حدیث ہے اور اس باب میں حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان کہا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔

(ف) یہ وضو کے بعد پیشاب گاہ کے اوپر کپڑے پر پانی چھڑکنا ہے کہ وہم نہ ہو کہ قطرۂ پیشاب سے کپڑا گیلا ہوا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کرنے کے بعد زیر جامہ پر چھینٹے مار لئے جائیں اس کی حکمت عموماً یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس سے قطرات کے نکلنے کے وسوسے نہیں آتے۔

۳۹۔ بَابُ فِيْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

۳۹: باب وضو مکمل کرنے کے بارے میں

۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ انہوں نے (صحابہ کرامؓ نے) عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا وضو کو تکلیفوں میں پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بار بار جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے۔ (یعنی سرحدات کی حفاظت کرنے کے مترادف ہے)

۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهٗ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ثَلٰثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُبَيْدَةَ وَيُقَالُ عَبِيْدَةَ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَلَآءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَابْنُ يَعْقُوْبَ الْجُهَنِيُّ وَهُوَثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

۴۸: ہم سے قتیبہ نے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد نے اسی طرح کی حدیث روایت کی علاء سے۔ قتیبہ اپنی حدیث میں فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ (یہ جہاد ہے) تین مرتبہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبیدہؓ جنہیں عبیدۃ بن عمرو کہا جاتا ہے، عائشہؓ، عبدالرحمن بن عائشؓ اور انسؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علاء بن عبدالرحمن، ابن یعقوب جہنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

خلاصۃ الباب: جمہور کے نزدیک اسباغِ وضو سے مراد ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا مسنون عمل ہے۔

۴۰: بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۴۰: باب وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد اعضاء خشک کرتے تھے اور اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَرِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ الْاِفْرِيْقِيُّ

۵۰: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنا چہرہ کپڑے کے کنارے سے پونچھتے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث بھی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُو عِيسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَايَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَاَبُوْمُعَاذٍ يَقُوْلُوْنَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ وَمَنْ كَرِهَهُ اِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قِبَلِ اَنَّهُ قِيْلَ اِنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّيْ وَهُوَ عِنْدِيْ ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اِنَّمَا اَكْرَهُ الْمِنْدِيْلَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ لِاَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ ـ

علیہ وسلم سے منقول کوئی حدیث بھی صحیح نہیں اور ابومعاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے بعض اہل علم نے وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو خشک کرنے کی اجازت دی ہے اور جو اس کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ وضو کا پانی تولا جاتا ہے اور یہ بات حضرت سعید بن مسیّب اور امام زہری سے مروی ہے۔ محمد بن حمید ہم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے علی بن مجاہد نے مجھ ہی سے سن کر بیان کیا اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہ زہری نے کہا کہ میں وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو پونچھنا مکروہ سمجھتا ہوں اس لئے کہ وضو کا وزن کیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد رومال یا تولیہ کا استعمال جائز ہے یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور سعید بن مسیّب اور زہری کے نزدیک مکروہ ہے۔

۴۱: بَابُ مَايُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۴۱: باب وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

۵۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوْفِيُّ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ قَدْ خُوْلِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِيْ هٰذَا

۵۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے) تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں عمرؓ کی حدیث میں زید بن حبابؓ کی اس حدیث سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْحَدِيْثِ رَوٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ اِضْطِرَابٌ لَايَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ اَبُوْاِدْرِيْسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا۔

اختلاف کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن صالح وغیرہ نے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ ربیعہ بن زید سے وہ ابوادریس سے وہ عقبہ بن عامر سے وہ عمر سے وہ ابوعثمان سے وہ جبیر بن نفیر اور وہ عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے۔ اس باب میں نبی ﷺ سے سند صحیح سے کوئی زیادہ روایتیں منقول نہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابوادریس نے عمرؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد کئی قسم کے اذکار احادیث سے ثابت ہیں۔

۴۲: بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

۴۲: باب ایک مد سے وضو کرنے کے بارے میں

۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَفِيْنَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْرَيْحَانَةَ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَطَرٍ وَهٰكَذَا رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ وَالْغُسْلَ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَيْسَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى التَّوْقِيْتِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا اَقَلَّ مِنْهُ وَهُوَ قَدْرٌ مَا يَكْفِيْ۔

۵۲: حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مُد[1] (پانی) سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع[2] (پانی) سے۔ اس باب میں عائشہؓ، جابرؓ اور انسؓ بن مالک سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں سفینہؓ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے۔ بعض اہل علم نے ایسا ہی کہا کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل کرے ایک صاع سے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب مقدار کا متعین کرنا نہیں کہ اس سے زیادہ یا کم جائز نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا عام معمول ایک ''مُد'' سے وضو اور ایک ''صاع'' سے غسل کرنے کا تھا اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن مُد کی مقدار اور اس کا وزن کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

۴۳: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

۴۳: باب وضو میں اسراف مکروہ ہے

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا خَارِجَةُ بْنُ

۵۳: حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

---

[1] ایک رطل پانچ سو گرام کے برابر ہے اور دو رطل کے برابر ایک مد ہوتا ہے یعنی ایک مُد کا وزن ایک ہزار گرام ہوا۔

[2] ایک صاع چار مد کے برابر ہوتا ہے اور چار مد کا وزن چار کلو گرام ہوتا ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُصْعَبِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَ نَّا لَانَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهٗ وَلَايَصِحُّ فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ وَّخَارِجَةُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا وَضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

وسلم نے فرمایا وضو کے لئے ایک شیطان ہے اس کو "ولہان" کہا جاتا ہے پس تم پانی کے وسوسے سے بچو (یعنی پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بچو)۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعبؓ کی حدیث غریب ہے اس کی اسناد محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس لئے کہ ہم خارجہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے اسے سند کے ساتھ نقل کیا ہو۔ یہ حدیث حسن بصریؒ سے بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث نہیں اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں۔ انہیں ابن مبارک ضعیف کہتے ہیں۔

۴۴: بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۴۴: باب ہر نماز کیلئے وضو کرنا

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاسَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَاحِدًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِسْتِحْبَابًا لَاعَلَى الْوُجُوْبِ۔

۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے خواہ باوضو ہوں یا بے وضو۔ حمید کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور محدثین کے نزدیک۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔ بعض علماء ہر نماز کیلئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے۔

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَاكُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ

۵۵: حضرت عمرو بن عامر انصاریؒ سے روایت ہے کہ میں نے سنا انس بن مالکؓ سے وہ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں ہر نماز کے لئے پس میں نے کہا کہ آپ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے (انسؓ نے) فرمایا ہم کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے جب تک کہ ہم بے وضو نہ ہو جائیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نُحَدِّثُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

ہے۔

۵۶: وَقَدْ رُوِىَ فِىْ حَدِيْثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَفْرِيْقِىُّ عَنْ اَبِىْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِىُّ عَنِ الْاَفْرِيْقِىِّ وَهُوَ اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ قَالَ عَلِىٌّ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ذُكِرَ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقَالَ هٰذَا اِسْنَادٌ مَشْرِقِىٌّ۔

۵۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے باوضو ہوتے ہوئے وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ اس حدیث کو افریقی نے ابوغطیف سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ہم سے اس حدیث کو حسین بن حریث مروزی نے انہوں نے محمد بن یزید واسطی سے اور انہوں نے افریقی سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ علیؓ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ مشرقی اسناد ہے (یعنی اہل مدینہ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہل کوفہ وبصرہ نے اسے روایت کیا ہے)۔

۴۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

۴۵: باب کہ نبی ﷺ کا ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهٗ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِىُّ ابْنُ قَادِمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَزَادَ فِيْهِ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَرَوٰى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ وَغَيْرُهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِىِّ

۵۷: سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔ ابوعیسیٰ " کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے علی بن قادم نے بھی سفیان ثوری سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوریؒ نے بھی یہ حدیث محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور اسے وکیع سفیان سے وہ محارب سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے بھی نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ سفیان سے وہ محارب بن دثار سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ یہ وکیع کی حدیث سے اصح ہے۔ اہل علم کا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَالَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِسْتِحْبَابًا وَاِرَادَةَ الْفَضْلِ وَيُرْوٰى عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَهٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ۔

عمل اسی پر ہے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے۔ بعض اہل علم (مستحب اور فضیلت کے ارادے سے) ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے۔ افریقی سے روایت کیا جاتا ہے وہ ابوغطیف سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے باوضو ہونے کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی ہے۔

خلاصۃ الابواب: حضور اقدس ﷺ کے عمل مبارک سے امت کے لئے بھی آسانی ہوگئی کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

۴۶: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

۴۶: باب مرد اور عورت کا ایک برتن میں وضو کرنا

۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ اَنْ لَابَاسَ اَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَاُمِّ هَانِئٍ وَاُمِّ صُبَيَّةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ۔

۵۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت میمونہؓ نے بیان کیا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی عام فقہا کا قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، انسؓ، ام ہانیؓ، ام صبیہؓ، ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات ہیں اور ابوشعثاء کا نام جابر بن زید ہے۔

۴۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

۴۷: باب عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت کے بارے میں

۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۵۹: قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے۔ اس باب میں عبداللہ بن سرجس سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں عورت کے بچے ہوئے پانی کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَرْجِسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَآءِ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ كَرِهَا فَضْلَ طُهُوْرِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُؤْرِهَا بَاْسًا۔

استعمال کو بعض فقہا نے مکروہ کہا ہے۔ ان میں احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں ان دونوں کے نزدیک جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہوا اس سے وضو مکروہ ہے اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ اَبُوْحَاجِبِ نِ اسْمُهٗ سَوَادَةُ ابْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

۶۰: حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جوٹھے سے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابوحاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ محمد بن بشار اسی حدیث میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا اور اس میں محمد بن بشار شک نہیں کرتے۔

۴۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۴۸: باب جنبی عورت کے نہائے ہوئے پانی کے بقیہ سے وضو کا جواز

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ازواج مطہراتؓ میں سے کسی نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں حالت جنابت سے تھی آپ ﷺ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور فقہاء کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد اور مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت وضو اور غسل کر سکتی ہے صرف امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ مرد کے لئے مکروہ کہتے ہیں۔

۴۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

۴۹: باب پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

۶۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَالْحَسَنُ عَلِيُّ ابْنُ الْخَلَّالِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ

۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کریں۔ یہ وہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ مِنْ بِيْرِ بُضَاعَةَ وَهِیَ بِيْرٌ يُلْقٰی فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتَنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَايُنَجِّسُهُ شَیْءٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ جَوَّدَ اَبُوْاُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَرْوِ اَحَدٌ حَدِيْثَ اَبِیْ سَعِيْدٍ فِیْ بِيْرِ بُضَاعَةَ اَحْسَنَ مِمَّا رَوٰی اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَآئِشَةَ.

بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسامہ نے اس حدیث کو بہت اچھی طرح روایت کیا ہے۔ ابوسعید کی بیرِ بضاعہ کی حدیث کسی نے بھی ابواسامہ سے بہتر روایت نہیں کی یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۵۰: بَابٌ مِنْهُ اٰخَرُ

۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب

۶۳. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِی الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْقُلَّةُ هِیَ الْجِرَارُ وَالْقُلَّةُ الَّتِیْ يُسْتَقٰی فِيْهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰی فَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَیْءٌ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ رِيْحُهُ اَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوْا يَكُوْنُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرَبٍ.

۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میدانوں اور جنگلوں کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر درندے اور چوپائے بار بار آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد بن اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ قلہ مٹکے کو کہتے ہیں اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا انہوں نے کہا جب پانی دو مٹکوں کے برابر ہو تو وہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو اور انہوں نے کہا کہ قلتین پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک دس ہاتھ مربع (دہ در دہ حوض) پانی اور چلتا ہوا پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کے رنگ، مزہ یا بو میں سے کوئی وصف نہ بدلے۔

۵۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِی الْمَآءِ الرَّاكِدِ

۵۱: باب رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۶۴ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی

۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وضو کرے۔ ابوعیسیٰؒ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

خلاصۃ الباب: شروع کے تین ابواب میں پانی کی طہارت (پاکی) اور ناپاکی کا بیان ہے۔ شوافع، احناف اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک نجاست گرنے سے تھوڑا پانی ناپاک جبکہ کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا فرق صرف اتنا ہے کہ احناف کے نزدیک زیادہ یا کم کی کوئی مقدار معین نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کثیر پانی کی مقدار قلتین ہے جس کا معنی دو مٹکے پانی کثیر ہے لیکن کئی وجوہات کی بنا پر قلتین کی احادیث کمزور اور ضعیف ہیں ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

۵۲: بَابُ فِى مَآءِ الْبَحْرِ اَنَّهُ طَهُوْرٌ

٦٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنِ اَبِى بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِى عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطَّهُوْرُ مَاءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفِرَاسِىِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِمَآءِ الْبَحْرِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِمَآءِ الْبَحْرِ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ نَارٌ.

۵۲: باب دریا کا پانی پاک ہونا

٦٥: صفوان بن سلیم سعید بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں جو اولاد ہیں ابن ازرق کی تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے کہ وہ عبددار کی اولاد سے ہیں خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے وہ فرماتے ہیں کہ سوال کیا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے۔ یارسول اللہ ﷺ ہم دریا (اور سمندر) میں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور فراسیؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر فقہاء صحابہؓ جن میں سے حضرت ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ اور ابن عباسؓ بھی ہیں ان کا قول یہی ہے کہ دریا کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور بعض صحابہ کرامؓ نے دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ ان صحابہؓ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ بھی شامل ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا وہ آگ ہے (یعنی نقصان دہ ہے)۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے شبہ کو دور فرمادیا کہ بے شک سمندر میں بے شمار جانور رہتے ہیں اور ہزاروں جانور ہر روز مرتے ہیں لیکن سمندری پانی پاک ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ سمندر کے مردار بھی حلال ہیں تاکہ منشاء سوال ہی ختم ہو جائے۔ پھر علماء میں اختلاف ہے کہ کون کون سے سمندری اور دریائی جانور حلال ہیں اور کون سے حرام ہیں۔ احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں۔ امام شافعیؒ سے چار اقوال منقول ہیں امام مالکؒ کے نزدیک سمندری خنزیر کے علاوہ تمام دریائی جانور حلال ہیں۔ دلائل کتابوں میں موجود ہیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۵۳: بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

۶۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوٰى مَنْصُوْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ طَاوٗسٍ وَ رِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ.

۵۳: باب پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا

۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کی وجہ کوئی بڑا جرم نہیں۔ ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا جب کہ دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، ابوبکرہ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰؓ اور عبدالرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منصور نے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی ہے لیکن اس میں طاؤس کا ذکر نہیں کیا جبکہ اعمش کی روایت اصح ہے اور میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے انہوں نے کہا میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم کی اسناد میں اعمش منصور سے احفظ ہیں۔ (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)

خلاصۃ الباب: پیشاب کی چھینٹیں اور چغل خوری کرنا عذابِ قبر کا سبب ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ

۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَزَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ اُمُّ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَبِي السَّمْحِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ لَيْلٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلِ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ

۵۴: باب شیر خوار بچہ جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۶۷: ام قیس بنت محصن کہتی ہیں میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اس نے ابھی تک کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر پیشاب کر دیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، زینبؓ، لبابہ بنت حارثؓ (فضل بن عباس کی والدہ) ابوسمحؓ، عبداللہ بن عمرؓ۔ ابولیلیٰؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ کئی صحابہؓ و تابعینؒ اور ان کے بعد کے فقہاء جن میں امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ہیں ان کا قول ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور یہ اس صورت میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالُوْا يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَهٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا.

ہے کہ دونوں ابھی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: شیر خوار بچہ کے پیشاب کے بارے میں یہ باب قائم کیا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک لڑکے اور لڑکی جو شیر خوار ہیں ان کا پیشاب پلید ہے فرق صرف اتنا ہے کہ بچی کا پیشاب مبالغہ کے طور پر دھویا جائے گا اور بچے کا پیشاب جس کپڑے پر لگ جائے اسے ہلکا سا دھونا بھی کافی ہے۔

۵۵. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَوْلِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

۵۵: باب جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب

۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهِمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَابَاْسَ بِبَوْلِ مَايُؤْكَلُ لَحْمُهٗ.

۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور خود اسلام سے مرتد ہو گئے۔ جب انہیں پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹنے اور آنکھوں میں گرم سلائیں پھیرنے کا حکم دیا اور ان کو ریگستان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک خاک چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب مر گئے اور کبھی حماد نے کہا اس روایت میں يَكُدُّ الْاَرْضَ کی بجائے يَكْدُمُ الْاَرْضَ اور ان دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں[1]۔

۶۹: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۶۹: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں

[1] امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تمام پیشاب نجس ہیں۔ قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو بیماری کی وجہ سے نبی ﷺ نے اجازت دی تھی۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَهٗ غَيْرَ هٰذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ.

تھیں۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ہم نہیں جانتے کہ یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو اور یہ آنکھوں میں سلائیں پھروانا قرآنی حکم "وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ" کے مطابق تھا۔محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

خلاصة الباب: یہاں ایک اختلافی مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک۔امام مالکؒ،امام محمدؒ ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مسلک بھی یہ ہے کہ وہ پاک ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ،امام شافعیؒ،امام ابو یوسفؒ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ نجس ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "**استنزھو من البول فان عامة عذاب القبر منه**" یہ حدیث امام بخاریؒ کی شرط پر ہے۔جس کا ترجمہ یہ ہے "پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر میں پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔"

۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

۵۶: باب ہوا کے خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْرِيْحٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو نہیں جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا.

۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اسے اپنے سرینوں میں سے ہوا کا شبہ ہو تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ آئے مسجد سے باہر نہ نکلے (یعنی وضو نہ کرے)۔

۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ اَنْ لَّا

۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو حدث (نقض وضو) ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وضو نہ کر لے۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زیدؓ،علی بن طلقؓ،عائشہؓ،ابن عباسؓ،ابوسعیدؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی علماء کا قول ہے کہ وضو اس وقت تک واجب نہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا اَوْ يَجِدُ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَاِنَّهُ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اِسْتِيْقَانًا يَقْدِرُ اَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْاَةِ الرِّيْحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ.

ہوتا جب تک حدث نہ ہو اور وہ آواز نہ سنے یا بو نہ آئے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں اگر شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس حد تک یقین ہو جائے کہ اس پر قسم کھا سکے اور کہا ہے کہ جب عورت کے ''قُبُلْ'' سے ریح نکلے تو بھی اس پر وضو واجب ہے یہی قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کے اندر یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک وضو برقرار رہتا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت کے خاص حصہ سے ہوا خارج ہو جائے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ وضو ٹوٹ جائے گا ان کی دلیل حدیث باب ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مطلقاً نہیں ٹوٹے گا۔

۵۷: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

۵۷: باب نیند کے بعد وضو

۷۳: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى وَهَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَبُوْ خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے یا فرمایا لمبے لمبے سانس لینے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ لیٹ جانے سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ مَنْ نَامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہؓ کو نیند آ جایا کرتی تھی پھر اٹھ کر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صالح بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے قتادہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے حدیث روایت کی ہے اس میں ابوعالیہ کا ذکر نہیں اور نہ ہی اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ نیند سے وضو کے واجب ہونے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ اَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَآءُ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اَنَّهُ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا نَامَ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا حَتّٰى يَنَامَ مُضْطَجِعًا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَانَامَ حَتّٰى غَلَبَ عَلٰى عَقْلِهٖ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَاٰى رُؤْيَا اَوْزَالَتْ مَقْعَدَتُهٗ لِوَسَنِ النَّوْمِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء جن میں ابن مبارکؒ سفیان ثوریؒ اور امام احمدؒ شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سوئے تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ لیٹ کر سوئے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر اس کی عقل پر نیند غالب ہو جائے تو وضو واجب ہے۔ اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیٹھ کر سوتے ہوئے خواب دیکھے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔

خلاصۃ الباب: حتّٰی غض کے معنی ہیں خراٹے لینا اور نفخ کے معنی ہیں لمبے لمبے سانس لینا۔ نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں اختلاف ہے اور تین مذاہب ہیں۔ مذہب اول یہ ہے مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا یہ مسلک حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور بعض حضرات کا ہے۔ مذہب ثانی: نیند مطلقاً وضو توڑ دیتی ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ۔ یہ قول حضرت حسن بصریؒ، امام زہریؒ اور امام اوزاعی کا ہے۔ تیسرا مذہب ائمہ اربعہ اور جمہور کا ہے کہ غالب نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا غیر نما سے نہیں ٹوٹے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی نیند جس سے انسان بے خبر ہو جائے اور جوڑ بند ڈھیلے ہو جائیں تو وضو ٹوٹ جائے گا پھر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سرین کا زمین سے اُٹھ جانا جوڑوں کے ڈھیلے ہو جانے کی نشانی ہے لہٰذا وضو ٹوٹ جائے گا۔ حنفیہ کا پسندیدہ مسلک یہ ہے کہ نیند اگر نماز کی ہیئت پر ہو تو جوڑ ڈھیلے نہیں ہوتے لہٰذا وضو باقی رہے گا۔ لیکن اگر نیند نماز کی ہیئت پر نہ ہو تو پھر اگر سرین زمین پر لگے ہوئے ہوں تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین اگر زمین سے اُٹھ جائیں مثلاً کروٹ کے بل لیٹنے سے یا چت لیٹنے سے یا کوئی شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہو تو اگر نینداس قدر غالب ہو کہ ٹیک نکال دینے سے آدمی گر جائے تو یہ نیند بھی وضو کو توڑ دے گی۔ بہر حال جس نیند سے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے ہو جائیں خواہ جس حالت پر ہو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۵۸: بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّاغَيَّرَتِ النَّارُ

۵۸: باب آگ سے پکی چیز کھانے سے وضو

۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُوَ لَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِیْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ

۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو واجب ہو جاتا ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے چاہے وہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عباسؓ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ہم تیل اور گرم پانی کے استعمال کے بعد بھی وضو کیا کریں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث سنو تو اس کے لیے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

۵۹: بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُاللهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ فِي هَذَا مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ إِنَّمَا رَوَاهُ حُسَامُ ابْنُ مِصَكٍّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرِمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ نِ الصِّدِّيقِ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأُمِّ عَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَأُمِّ

مثالیں نہ دو۔ اس باب میں ام حبیبہؓ، ام سلمہؓ، زید بن ثابتؓ، ابی طلحہؓ، ابوایوبؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے نزدیک آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۵۹: باب آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۷۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا۔ پھر وہ کھجوروں کا ایک تھال لے آئی آپ ﷺ نے اس سے بھی کھجوریں کھائیں۔ پھر وضو کیا ظہر کیلئے اور نماز ادا کی پھر واپس آئے تو وہ عورت اسی بکری کا کچھ بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ ﷺ نے کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں اس لئے کہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباسؓ، نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ روایت ابن سیرین سے کئی طرح سے مروی ہے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطار علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی حضرات ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابوبکرؓ کا ذکر نہیں کرتے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابن مسعودؓ، ابورافعؓ، ام حکمؓ، عمرو بن امیہ، ام عامر،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ رَاَوْا تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ نَاسِخًا لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ حَدِيْثِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

سوید بن نعمان اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جیسا کہ سفیانؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا یہی ﷺ کا آخری عمل ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔

خلاصة الابواب: آگ سے پکی ہوئی چیز تناول کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ حضور ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا اور بعد میں بلا وضو نماز پڑھی۔ معلوم ہوا کہ پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔

٦٠: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

٧٧: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لَا تَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ذِي الْغُرَّةِ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيْحُ

٦٠: باب اُونٹ کا گوشت کھانے پر وضو

٧٧: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے متعلق پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کیا کرو پھر بکری کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کی ضرورت نہیں۔ اس باب میں جابر بن سمرہؓ اور اسید بن حضیرؓ سے بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے انہوں نے اُسید بن حضیر سے نقل کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی براء بن عازب سے نقل کردہ حدیث صحیح ہے۔ یہی احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔ عبیدہ ضبی، عبداللہ بن عبداللہ رازی سے وہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے وہ ذوالغرہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاہ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے وہ اپنے والد سے اور وہ اُسید بن حضیر سے نقل کرتے ہیں جبکہ صحیح یہ ہے کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّازِيّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَصَحُّ مَافِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ وَحَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

عبداللہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اور وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں۔ اسحٰق ؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دو روایات زیادہ صحیح ہیں۔ ایک براء بن عازبؓ کی اور دوسری جابر بن سمرہؓ کی۔

خلاصۃ الباب: اونٹ کا گوشت کھانے سے جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ حدیث میں وضو کرنے کا جو حکم ہے اس کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ دھلویؒ فرماتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت بنی اسرئیل پر حرام تھا لیکن اُمّت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے جائز کر دیا گیا ہے لہٰذا شکرانہ کے طور پر وضو کو مستحب کر دیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چربی اور بُو زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کے بعد وضو کرنا مستحب قرار دیا گیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

۶۱: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۶۱: باب ذَکر کے چھونے سے وضو ہے

۷۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَرْوَى ابْنَةِ اُنَيْسٍ وَعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرَةَ رَوٰى اَبُوْ اُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا اَبُوْاُسَامَةَ بِهٰذَا وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۷۸: ہشام بن عروہؓ سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو میرے والد نے بسرہ بنت صفوان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے ذَکر کو چھوئے وہ نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔ اس باب میں اُم حبیبہؓ، ابوایوبؓ، ابوہریرہؓ اروٰی بنت انیسؓ، عائشہؓ، جابرؓ، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مثل کئی حضرات نے ہشام بن عروہؓ سے روایت کیا ہے۔ ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے اور وہ بسرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے یہ روایت ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ ابوزناد نے بھی یہ حدیث عروہ سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بھی بیان کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوالزناد بھی اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ بسرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَھُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِہٖ یَقُوْلُ الْاَوْزَاعِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَیْءٍ فِی ھٰذَا الْبَابِ حَدِیْثُ بُسْرَۃَ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَۃَ حَدِیْثُ اُمِّ حَبِیْبَۃَ فِی ھٰذَا الْبَابِ اَصَحُّ وَھُوَ حَدِیْثُ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ یَسْمَعْ مَکْحُوْلٌ عَنْ عَنْبَسَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَرَوٰی مَکْحُوْلٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَنْبَسَۃَ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَ کَاَنَّہٗ لَمْ یَرَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ صَحِیْحًا.

اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اکثر کا یہی قول ہے اور تابعینؒ میں سے اکثر کا قول ہے جن میں اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں صحیح حدیث، بسرہؓ کی ہے اور ابوزرعہ کا قول یہ ہے کہ اس باب کی صحیح حدیث اُم حبیبہؓ کی حدیث ہے۔ وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے اُم حبیبہؓ سے لیکن امام بخاریؒ نے فرمایا کہ مکحول کو عنبسہ بن ابی سفیان سے سماع نہیں اور مکحول نے روایت کی ہے کسی شخص کے واسطے سے عنبسہ سے اس حدیث کے علاوہ، گویا کہ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

۶۲. بَابُ تَرْکِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ

۶۲: باب ذکر کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۷۹. حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ الْحَنَفِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَھَلْ ھُوَ اِلَّا مُضْغَۃٌ مِنْہُ اَوْ بُضْعَۃٌ مِنْہُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَبَعْضِ التَّابِعِیْنَ اَنَّھُمْ لَمْ یَرَوُا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ وَھُوَ قَوْلُ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ اَیُّوْبُ بْنُ عُتْبَۃَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْہِ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَاَیُّوْبَ بْنِ عُتْبَۃَ وَحَدِیْثُ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بَدْرٍ اَصَحُّ وَاَحْسَنُ.

۷۹: قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کہ فرمایا وہ ایک ٹکڑا ہے (یعنی ذکر) اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ ''مُضْغَۃٌ'' فرمایا یا 'بُضْعَۃٌ' جبکہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس باب میں ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کئی صحابہؓ اور بعض تابعینؒ سے روایت ہے کہ وہ عضو خاص کو چھونے سے وضو کو واجب قرار نہیں دیتے تھے یہ قول اہل کوفہ (امام ابوحنیفہؒ) اور ابن مبارکؒ کا ہے اور یہ حدیث اس باب کی احادیث میں سب سے زیادہ اچھی ہے، اسے ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر بھی قیس بن طلق سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ پر اعتراض کرتے ہیں اور ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے منقول حدیث صحیح اور احسن ہے۔

خلاصۃ الابواب: شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں ہاتھ لگانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے وہ یا تو منسوخ ہیں یا مرجوح ہیں جن احادیث میں ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا وہ راجح ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

٦٣: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

٨٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالُوْا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَاِنَّمَا تَرَكَ اَصْحَابُنَا حَدِيْثَ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنْدَهُمْ لِحَالِ الْاِسْنَادِ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبَابَكْرِ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ هُوَ شِبْهُ لَاشَيْءَ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَهٰذَا لَا يَصِحُّ اَيْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ.

٦٣: باب بوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

٨٠: حضرت عروہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نکلے نماز کے لئے اور وضو نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں میں نے کہا (عائشہؓ) سے وہ آپؓ کے علاوہ کون ہو سکتی ہیں تو آپؓ ہنسنے لگیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس طرح کی روایات کئی صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول ہیں اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ یہی کہتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور مالک بن انسؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ نے کہا ہے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا۔ ہمارے اصحاب نے اس سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ سند میں ضعیف ہونے کی وجہ سے ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان نے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نہ ہونے کے برابر ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کو بھی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابوثابت نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت نہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔

٦٤: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

٨١: حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ نَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عَبْدُالصَّمَدِ

٦٤: باب قے اور نکسیر سے وضو کا حکم ہے

٨١: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر جب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍ والْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَ ہٗ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَابْنُ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَقَدْ رَاٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقَیْءِ وَالرُّعَافِ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ فِی الْقَیْءِ وَالرُّعَافِ وُضُوْءٌ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَالشَّافِعِیِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَحَدِیْثُ حُسَیْنٍ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَرَوٰی مَعْمَرٌ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ فَاَخْطَأَ فِیْہِ فَقَالَ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ لَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ الْاَوْزَاعِیَّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَاِنَّمَا ھُوَ مَعْدَانُ بْنُ اَبِیْ طَلْحَۃَ ۔

میری ملاقات ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا سچ کہا ہے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے' اس لئے کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کیلئے پانی ڈالا تھا اور اسحاق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں اکثر صحابہؓ وتابعینؒ سے مروی ہے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور بعض اہل علم نے کہا جن میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہیں کہ قے اور نکسیر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حسن بن معلم نے اس حدیث کو بہت اچھا کہا ہے اور حسین کی روایت کردہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح ہے اور معمر نے یہ حدیث روایت کی یحییٰ بن کثیر سے اور اس میں غلطی کی ہے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن ولید سے وہ خالد بن معدان سے وہ ابودرداء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس سند میں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ خالد بن معدان سے روایت ہے جبکہ معدان بن ابی طلحہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: نکسیر اور قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے احناف کے نزدیک کوئی بھی نجاست جسم کے کسی بھی حصہ سے خارج ہو تو وہ ناقض (توڑنے والی) وضو ہے خواہ نجاست کا نکلنا عادۃً ہو خواہ بیماری کی وجہ سے ہو۔ یہی مسلک امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

۶۵. بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِیْذِ

۶۵: باب نبیذ سے وضو

۸۲. حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ فَزَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ اِدَاوَتِکَ فَقُلْتُ نَبِیْذٌ فَقَالَ تَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ

۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی ﷺ نے سوال کیا کہ تمہارے توشہ دان میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آپ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ اَبُوعِيْسٰى وَاِنَّمَارُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا نَعْرِفُ لَهٗ رِوَايَةً غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَاٰیْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوْءَ بِالنَّبِيْذِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ اِنِ ابْتُلِیَ رَجُلٌ بِهٰذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيْذِ وَتَيَمَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ لَا يُتَوَضَّأُ بِالنَّبِيْذِ اَقْرَبُ اِلَى الْكِتَابِ وَاَشْبَهُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا۔

ﷺ نے اسی سے وضو کیا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابوزید محدثین کے نزدیک مجہول ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کسی روایت کا ہمیں علم نہیں بعض اہل علم (سفیان وغیرہ) کے نزدیک نبیذ سے وضو کرنا جائز ہے جبکہ بعض اہل علم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جیسے امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نبیذ سے وضو کر کے پھر تیمم کرے ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز ہے۔ ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ’’فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً ......‘‘ یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

خلاصۃ الباب: نبیذ سے وضو جائز نہیں یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمم متعین ہے۔ یہی مسلک چاروں اماموں کا ہے۔

۶۶: بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

۸۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا وَفِی الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرَبَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ۔

۶۶: باب دودھ پی کر کلی کرنا

۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا اور کلی کی اور فرمایا اس میں (یعنی دودھ میں) چکنائی ہوتی ہے۔ اس باب میں سہل بن سعدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک دودھ پی کر کلی کرنا ضروری نہیں۔

۶۷: بَابُ فِیْ كَرَاهِيَةِ رَدِّالسَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّیءٍ

۸۴: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا اَبُوْاَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًاسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى

۶۷: باب بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہیں دیا۔ ابوعیسیٰؒ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَايُكْرَهُ هٰذَا عِنْدَ نَا اِذَاكَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ ذٰلِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَآءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَآءِ۔

کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا اس وقت مکروہ ہے جب وہ قضائے حاجت کیلئے بیٹھا ہوا ہو۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کے یہی معنی لئے ہیں۔ اس باب میں یہ احسن حدیث ہے اور اس باب میں مہاجر بن قنفذ، عبداللہ بن حنظلہ، علقمہ بن شغوا، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

خلاصۃ الباب: قضاء حاجت کے وقت سلام کرنا اور جواب دینا مکروہ ہیں البتہ بے وضو ہونے کی حالت میں سلام کرنا مکروہ نہیں ہے۔ پہلے کراہت تھی بعد میں اس کی اجازت ہوگئی۔

۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۶۸: باب کتے کا جوٹھا

۸۵: حَدَّثَنَا سَوَّارُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ نَاالْمُعْتَمِرُبْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ اَوْاُخْرٰهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْرُوِيَ هٰذَاالْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔

۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مَل کر اور اگر بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اور یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے اسی طرح منقول ہے وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں بھی بلی کے جوٹھے سے ایک مرتبہ دھونے کا ذکر نہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مُغَفَّل سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: کتا جس برتن میں منہ ڈال دے اس کا دھونا ضروری ہے۔

۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

۶۹: باب بلی کا جوٹھا

۸۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِبْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَا بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَ تْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى

۸۶: ابو قتادہؓ کے بیٹے کی منکوحہ کبشہؓ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہؓ میرے پاس آئے میں نے ان کے لئے وضو کا پانی بھرا۔ پس آئی ایک بلی اور پانی پینے لگی ابو قتادہؓ نے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے خوب پانی پی لیا۔ کبشہؓ کہتی ہیں دیکھا مجھے ابو قتادہؓ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا اے بھتیجی کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْعِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ لَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ بَأْسًا وَهٰذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَلَمْ يَأْتِ بِهِ أَحَدٌ تَمَّ مِنْ مَالِكٍ.

نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے "طَوَّافِینَ" فرمایا یا "طَوَّافَاتِ" راوی کو اس میں شک ہے۔ اس باب میں عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ سے اور شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا ان سب کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اس باب کی احسن حدیث ہے۔ امام مالکؒ نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول اسی حدیث کو بہت اچھا نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو مکمل روایت نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: بلی کے جھوٹے کے بارے میں علماء احناف نے مختلف احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مکروہ کیا ہے۔

(ف) قارئین نے وضو کے بارے میں مختلف احادیث کا مطالعہ کیا کہ کسی جگہ ایک چیز کے کرنے یا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوسری جگہ اسی سے نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ کی کمال دیانت ہے کہ انہوں نے سب احادیث کو مفصل بیان کیا اور مختلف مذاہب بیان کئے۔ جامع ترمذی کا صحاح کی کتب میں بہت اہم درجہ ہے۔ اس سے ہمارا فقہ کے متعلق گمان بہت واضح ہو جاتا ہے کہ فقہ کی ضرورت ہمیں اس لئے پڑی کہ احادیث مختلفہ میں تطبیق، ترجیح یا ناسخ ومنسوخ اور یا پھر سب کو سامنے رکھ کر قیاس سے مسئلہ نکالا جائے اور اس کام کی اہمیت کو سب سے پہلے حضرت نعمان بن ثابتؒ ملقب/المعروف امام اعظم ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰) نے محسوس کر کے اپنے ممتاز تلامذہ حضرات کی جو سب کے سب محدث تھے صحاح ستہ کے مدون ہونے سے بہت پہلے یہ فریضہ انجام دیدیا اور آپؒ کے تلامذہ کی یہ سعی مشکور ہوئی اور اسی اہمیت کو امام محمد بن ادریس شافعیؒ، امام مالک بن انسؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے اپنے علاقے اور دور میں محسوس کیا اور ایک ہی مسئلہ میں مختلف احادیث سے کون سی حدیث کو معمول بنایا جائے اس میں ائمہ اربعہ کا اپنا اخلاص اور دینی ذوق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور سے بھردے۔ اس ایک مسئلہ وضو کو سامنے رکھتے ہوئے قارئین تمام مختلف مسائل کو دیکھیں عوام کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ قانون کی از خود تشریح کرتے پھریں اس کیلئے عدالتوں کا نظام ہے کہا جاسکتا ہے کہ ائمہ اربعہ کی فقہ اسلام کی سپریم کورٹس ہیں جب ایک عدالت یا کورٹ کا حکم مان لیا تو پھر اسی کی تشریحات یا فقہ کو مانا جائے یہ نہ کہا جائے کہ جب جی چاہا جس فقہ پر مرضی عمل کر لیا اس کو شرعی وفقہی اصطلاح میں تلفیق کہتے ہیں جو سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ ہاں کسی مجتہد عالم کیلئے کسی دوسری فقہ کے مسئلہ پر عمل جائز رکھا گیا ہے کہ وہ یہ کرسکتا ہے لیکن ایسے مجتہد ہر صدی میں شاید ایک آدھ ہوں اور وہ بھی دو تین صدیاں قبل۔

۷۰: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۷۰: باب موزوں پر مسح کرنا

۸۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

۸۷: ہمام بن حارثؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِىْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَبِلَالٍ وَسَعْدٍ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَاُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَرِيْرٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اَقَبْلَ الْمَائِدَةِ اَوْبَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا اَسْلَمْتُ اِلَّابَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ زِيَادِنِ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ وَقَالَ رَوٰى بَقِيَّةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيْرٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ لِاَنَّ بَعْضَ مَنْ اَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَاَوَّلَ اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيْرٌ فِىْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

جریر بن عبداللہؓ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اُن سے کہا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جریرؓ کی حدیث کو اِس لئے پسند کرتے تھے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ اس باب میں عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابوایوب، سلیمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، سہل بن سعد، یعلی بن مرۃ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر رضی اللہ عنہم اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث جریر حسن صحیح ہے۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں میں نے جریر بن عبداللہؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے ان سے کہا اس بارے میں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ میں نے ان سے کہا کیا (سورہ) مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یا نازل ہونے کے بعد۔ انہوں نے جواب دیا میں نے مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام قبول کیا۔ ہم سے اسے قتیبہ نے انہوں نے خالد بن زیاد ترمذی سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے جبکہ باقی حضرات نے اسے ابراہیم بن ادھم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے اور انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے قرآن کی اس لئے کہ بعض لوگوں نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے اور تاویل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا سورہ مائدہ سے پہلے تھا اور ذکر کیا جریرؓ نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے نزول مائدہ کے بعد دیکھا۔

(ف) جس وضاحت سے وضو کے متعلق قرآن پاک میں حکم بیان ہوا ہے کسی اور مسئلہ کے بارے میں نہیں۔ اسی لئے امام اعظم نعمان بن ثابتؒ موزوں پر مسح کے متعلق متفق نہیں ہوئے جب تک کہ روز روشن کی طرح ان پر روایات قولی وفعلی جواز مسح پر واضح

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نہیں ہوئیں کہ بظاہر یہ قرآن پر زیادتی ہے اور اصل حکم کا سرچشمہ کتاب ہے اگر وضاحت سے اس میں کوئی مسئلہ آ گیا تو تمام روایات کو اس کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ مقتدی کا امام کے قرآن کی سماعت کرنا اور خاموش رہنا بھی اس میں داخل ہے جس کا آئندہ ذکر آئے گا۔ یہاں اس بات کا ذکر مناسب ہوگا کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک بھی جرابوں پر مسح جائز نہیں اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ موزوں پر مسح کے قائل بھی امام اعظمؒ اس وقت ہوئے جب روز روشن کی طرح ان کے سامنے ''مسح علی الخفین'' کی روایات آئیں۔ یہی حال دوسرے ائمہ کا ہوگا تبھی ائمہ اربعہ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح نہیں۔

۷۱: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ.

۷۱: باب مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا

۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُابْنُ عَبْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ بَكْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَعَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَرِيْرٍ.

۸۸: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کیلئے تین دن اور رات جبکہ مقیم کیلئے ایک دن رات کی مدت ہے۔ ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ، ابو بکرہؓ، ابوہریرہؓ، صفوان بن عسالؓ، عوف بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور جریرؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایات منقول ہیں۔

۸۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَانَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَايَصِحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيْثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ كُنَّا فِيْ حُجْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ وَمَعَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَ

۸۹: صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت (یعنی جنبی ہونے) کے سبب سے اور نہ اتاریں (موزے) ہم پیشاب' پاخانہ یا نیند کے سبب سے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے یہ صحیح نہیں ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مسح کی حدیث ابوعبداللہ جدلی سے نہیں سنی۔ زائدہ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم ابراہیم تیمی کے حجرے میں تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے ابراہیم تیمی نے ہم سے موزوں پر مسح کے بارے میں حدیث بیان کی وہ عمرو بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهُوَقَوْلُ الْعُلَمَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوا يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهُوَقَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالتَّوْقِيْتُ اَصَحُّ.

میمون سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہی قول ہے صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور جو بعد اس کے تھے۔ فقہاء کا جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کہتے ہیں مقیم ایک دن ایک رات جبکہ مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کرسکتا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مسح کیلئے کوئی مدت متعین نہیں۔ یہ قول مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا ہے لیکن مدت کا تعین صحیح ہے۔

۷۲: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلَهُ.

۷۲: باب موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

۹۰: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ نَاالْوَلِيْدُبْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنِيْ ثَوْرُبْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَجَآءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰذَا قَوْلُ غَيْرِوَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاِسْحٰقُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرِبْنِ يَزِيْدَغَيْرُالْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَسَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ لِاَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوٰى هٰذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَآءٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ الْمُغِيْرَةَ.

۹۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے اور یہی کہتے ہیں مالکؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ اور یہ حدیث معلول ہے اسے ثور بن یزید سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور پوچھا میں نے اس حدیث کے متعلق ابوزرعہ اور امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان دونوں نے جواب دیا یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ابن مبارک روایت کرتے ہیں ثور سے اور وہ روایت کرتے ہیں رجاء سے کہ رجاء نے کہا مجھے یہ حدیث حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب سے پہنچی ہے اور یہ مرسل ہے کیونکہ انہوں نے مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۳. بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

۷۳: باب موزوں کے اوپر مسح کرنا

۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ

۹۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ حسن ہے اسے عبدالرحمٰن بن ابوالزناد اپنے والد سے وہ عروہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْمُغِيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَحَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَلاَ نَعْلَمُ اَحَدًا يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى ظَاهِرِ هِمَا غَيْرَهُ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَاَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيْرُ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى الزِّنَادِ.

سے اور وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوائے عبدالرحمٰن کے اور یہی قول کئی اہل علم اور سفیان ثوریؒ اور احمدؒ کا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ مالک، عبدالرحمٰن بن ابو زناد کو ضعیف سمجھتے تھے۔

۷۴: بَابُ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

۷۴: باب جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۲. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالاَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَعْلَيْنِ اِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِى مُوْسٰى.

۹۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جوربین اور نعلین پر مسح کیا۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اہل علم کا قول ہے اور اسی طرح کہا ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ جوربین پر مسح کرنا جائز ہے اگرچہ ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو بشرطیکہ وہ ثخنین ہوں (یعنی جور بین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں)۔ اس باب میں ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

۷۵: باب جوربین اور عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِىِّ عَنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ فِىْ مَوَاضِعِ اٰخَرَ اَنَّهُ مَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهٖ وَعِمَامَتِهٖ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

۹۳: ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اپنے والد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔ بکر نے کہا میں نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر۔ یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے بعض اس میں پیشانی اور عمامے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض پیشانی کا ذکر نہیں کرتے۔ احمد بن حسن کہتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَاَبِى اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَسٍ وَبِهٖ يَقُوْلُ الْاَوْزَاعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُوْلُ اِنْ مَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهٗ لِلْاَثَرِ۔

ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان جیسا شخص نہیں دیکھا اور اس باب میں عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان، ابوامامہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں صحابہؓ (ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ) بھی شامل ہیں۔ یہی اوزاعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی قول ہے ان سب کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ میں نے جارود بن معاذ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے وکیع بن جراح سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَاابْنَ اَخِى وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ اَمِسَّ الشَّعْرَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ لَايَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ اِلَّااَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

۹۴: روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اے بھتیجے یہ سنت ہے پھر میں نے عمامہ پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بالوں کو چھونا ضروری ہے۔ اکثر اہل علم جن میں صحابہؓ و تابعینؒ شامل ہیں کے نزدیک عمامہ پر مسح کے ساتھ سر کا بھی مسح کیا جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا۔

۹۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

۹۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) چمڑے کے موزوں پر مسح بالاتفاق جائز ہے لیکن باریک اور پتلی جرابوں پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے ہاں اگر ثخین یعنی شفاف نہ ہوں (۲) بغیر باندھے پنڈلی پر ٹھہر جائیں (۳) اُن میں لگاتار چلنا ممکن ہو تو جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک جائز ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۹۶. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَكْفَأَ الْاِنَآءَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَآءِ فَاَفَاضَ عَلٰى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ اَوِ الْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ فَاَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ.

۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَآءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَآءَ ثُمَّ يَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰذَا الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهُ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنِ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَآءِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ اَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۷۷: بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ

۷۶: باب غسل جنابت کے بارے میں

۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کیلئے پانی رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا اور برتن کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ پانی میں ڈالا اور ستر پر پانی بہایا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور تین بار سر پر پانی بہایا پھر سارے جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو لیتے پھر استنجا کرتے اور وضو کرتے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر سر کے بالوں پر پانی ڈالتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ غسل جنابت میں پہلے وضو کرے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر تین مرتبہ سر پر پانی بہائے پھر پورے بدن پر پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے وضو نہیں کیا اور پورے بدن پر پانی بہایا تو غسل ہو گیا یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔

۷۷: باب اس بارے میں کہ کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کھولے گی؟

۹۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مُوْسٰی عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ صَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِکِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِکِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِیْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا اِنَّ ذٰلِکَ یُجْزِئُهَا بَعْدَ اَنْ تُفِیْضَ الْمَآءَ عَلٰی رَاْسِهَا.

عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں اپنے سر کی چوٹی ۔کیا میں غسل جنابت کیلئے اسے کھولا کروں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین مرتبہ سر پر پانی ڈال لینا تیرے لیے کافی ہے پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر تم پاک ہو جاؤ گی یا فرمایا اب تم پاک ہوگئی ۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے تو سر پر پانی بہا دینا کافی ہے اور بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔

۷۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۷۸: باب ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

۹۹. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِیْهٍ نَا مَالِکُ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَ اَنْقُوا الْبَشَرَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِیْهٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِهٖ وَهُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذٰلِکَ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ مَالِکِ بْنِ دِیْنَارٍ وَیُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِیْهٍ وَیُقَالُ بْنُ وَجْبَةَ.

۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔اس باب میں حضرت علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے۔ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور حارث قوی نہیں۔ان سے کئی ائمہ روایت کرتے ہیں اور انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجبہ بھی کہتے ہیں۔

۷۹: بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۷۹: باب غسل کے بعد وضو کے بارے میں

۱۰۰: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کرے۔

خلاصۃ الابواب: غسل جنابت میں اہتمام بہت ضروری ہے لیکن اگر عورت کے بال بٹے ہوئے ہوں تو کھولنا ضروری نہیں ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۸۰. بَابُ مَاجَاءَ اِذَاالْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

۱۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَالْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُہٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ.

۱۰۲: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَالْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَالَ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ اِذَا جَاوَزَالْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ وَھُوَ قَوْلُ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَعَائِشَۃُ وَالْفُقَھَآءُ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِثْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا اِذَاالْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۸۰: باب جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے

۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، میں نے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فعل (ہم بستری) کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں نے غسل کیا اور اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ختنے کی جگہ تجاوز کر جائے ختنے کی جگہ سے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے منقول ہے کہ اگر ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے[1] تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور صحابہ کرامؓ جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں کا یہی قول ہے۔ اور فقہا وتابعینؒ اور ان کے بعد کے علماء سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

۱۰۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُھِیَ عَنْھَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ

۸۱: باب اس بارے میں کہ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے

۱۰۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے یہ رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا (یعنی یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔ احمد بن منیع، ابن مبارک سے وہ معمر سے اور وہ زہری سے اسی

---

[1] ختنے کی جگہ کا ختنے کی جگہ سے تجاوز کرنے کا مطلب دخول ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ احناف کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَهٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّهٗ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فِی الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَیْهِمَا الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ یُنْزِلَا.

اسناد سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل کے واجب ہونے کیلئے انزال کا ہونا ضروری تھا ابتدائے اسلام میں پھر منسوخ ہوگیا۔ اسی طرح کئی صحابہؓ نے روایت کیا جن میں ابی بن کعبؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی شامل ہیں۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے تو دونوں (میاں بیوی) پر غسل واجب ہوجائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

١٠٤: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِی الْجَحَّافِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِی الْاِحْتِلَامِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ لَمْ نَجِدْ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا عِنْدَ شَرِیْکٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَیْرِ وَطَلْحَةَ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَاَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهٗ دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ عَوْفٍ وَرُوِیَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ نَا اَبُوالْجَحَّافِ وَکَانَ مَرْضِیًّا.

١٠٤: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ احتلام میں منی نکلنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جارود سے انہوں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ حدیث شریک کے علاوہ کسی کے پاس نہیں پائی۔ اس باب میں عثمان بن عفانؓ، علی بن ابی طالبؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، ابوایوبؓ اور ابوسعیدؓ بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابوعوف ہے۔ سفیان ثوریؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالجحاف نے خبر دی اور وہ پسندیدہ آدمی تھے۔

٨٢: بَابُ فِیْمَنْ یَسْتَیْقِظُ وَیَرٰی بَلَلًا وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا

٨٢: باب آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو تو

١٠٥: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَیَّاطُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ یَرٰی اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ یَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَی امْرَاَةٍ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ قَالَ

١٠٥: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑے گیلے پائے لیکن اسے احتلام یاد نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا غسل کرے پوچھا گیا اس آدمی کے متعلق جسے احتلام تو یاد ہو لیکن اس نے اپنے کپڑوں میں تری نہیں پائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا وہ بھی غسل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔ ابوعیسیٰؒ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبُوْعِيْسٰى اِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثَ عَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا وَعَبْدُ اللّٰهِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ فِي الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَاٰى بِلَّةً اَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ اِذَا كَانَتِ الْبِلَّةُ بِلَّةَ نُطْفَةٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَاِذَا رَاٰى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرَ بِلَّةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ نے عبیداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ کی حدیث) کہ جب ایک آدمی کپڑوں میں تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو اور یحیٰی بن سعید نے عبداللہ کو حفظ حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے اور یہ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر علماء کا قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور کپڑوں میں تری پائے تو غسل کرے۔ یہی قول ہے احمدؒ اور سفیان ثوریؒ کا۔ تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا۔ اگر احتلام تو یاد ہے لیکن کپڑوں پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

۸۳: باب منی اور مذی کے بارے میں

۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو السَّوَّاقُ الْبَلْخِيُّ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ ح وَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مذی سے وضو اور منی سے غسل کا واجب ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور یہی صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی

خلاصۃ الابواب: اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ وجوب غسل کے لئے مرد وعورت کا خاص طریقہ سے ملنا کافی ہے انزال ضروری نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر خواب یاد ہو لیکن کپڑوں پر کوئی تری وغیرہ نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور تھوڑا سا اختلاف بھی ہے۔ اس مسئلہ کی کل چودہ (۱۴) صورتیں ہیں اُن میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے (۱) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو (۲) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو (۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو اور ۴ تا ۷ شک کی چار صورتیں جبکہ خواب یاد ہو۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

قول ہے۔

۸۴: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

١٠٧: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ اَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ فَلَا نَعْرِفُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هٰذَا وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِئُهُ النَّضْحُ وَقَالَ اَحْمَدُ اَرْجُوْا اَنْ يُجْزِئَهُ النَّضْحُ بِالْمَاءِ.

۸۴: باب مذی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۷: سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ مجھے مذی سے سختی اور تکلیف پہنچتی تھی اس لئے میں بار بار غسل کرتا تھا پس میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور اس کا حکم پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرنا ہی کافی ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ (مذی) کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی کا ایک چلّو لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں پر وہ (یعنی مذی) لگی ہو۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحٰق کے علاوہ بھی اس طرح کی کوئی حدیث کسی نے روایت کی ہو اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے مذی کے بارے میں کہ اگر مذی کپڑوں کو لگ جائے تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کو (یعنی مذی کو) دھونا ضروری ہے یہی قول امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا ہے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر پانی کے چھینٹے مار دینا ہی کافی ہے۔ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا ہی کافی ہوگا۔

۸۵: بَابُ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

١٠٨: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِيْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلِ سُفْيَانَ وَاَحْمَدَ

۸۵: باب منی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۸: ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مہمان آیا آپؓ نے اسے زرد چادر دینے کا حکم دیا پھر وہ سویا اور اسے احتلام ہوگیا۔ اس نے شرم محسوس کی کہ چادر کو ان کے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) پاس بھیجے کہ اس میں منی لگی ہو اس نے چادر کو پانی میں ڈبو دیا اور پھر بھیج دیا پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے ہماری چادر کیوں خراب کردی اس کیلئے کافی تھا کہ اپنی انگلیوں سے اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیتا میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے اپنی انگلیوں سے منی کھرچی ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی فقہاء جن میں سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ شامل ہیں کا قول ہے کہ جب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاِسۡحٰقَ قَالُوۡا فِی الۡمَنِیِّ یُصِیۡبُ الثَّوۡبَ یُجۡزِئُہٗ الۡفَرۡکُ وَ اِنۡ لَمۡ یَغۡسِلۡہُ وَھٰکَذَا رُوِیَ عَنۡ مَنۡصُوۡرٍ عَنۡ اِبۡرَاھِیۡمَ عَنۡ ھَمَّامِ بۡنِ الۡحَارِثِ عَنۡ عَآئِشَۃَ مِثۡلُ رِوَایَۃِ الۡاَعۡمَشِ وَ رَوٰی اَبُوۡ مَعۡشَرٍ ھٰذَا الۡحَدِیۡثَ عَنۡ اِبۡرَاھِیۡمَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَآئِشَۃَ وَحَدِیۡثُ الۡاَعۡمَشِ اَصَحُّ۔

منی کپڑے کو لگ جائے تو کھرچ دینا کافی ہے، دھونا ضروری نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اعمش کی روایت کی مثل جو ابھی گزری ہے۔ اور ابو معشر سے مروی ہے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور اعمش کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ مَنِیۡعٍ نَا اَبُوۡمُعَاوِیَۃَ عَنۡ عَمۡرِوبۡنِ مَیۡمُوۡنِ بۡنِ مِھۡرَانَ عَنۡ سُلَیۡمَانَ بۡنِ یَسَارٍ عَنۡ عَآئِشَۃَ اَنَّھَا غَسَلَتۡ مَنِیًّا مِنۡ ثَوۡبِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوۡ عِیۡسٰی ھٰذَا حَدِیۡثٌ حَسَنٌ صَحِیۡحٌ وَحَدِیۡثُ عَآئِشَۃَ اَنَّھَا غَسَلَتۡ مَنِیًّا مِنۡ ثَوۡبِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لَیۡسَ بِمُخَالِفٍ لِحَدِیۡثِ الۡفَرۡکِ وَاِنۡ کَانَ الۡفَرۡکُ یُجۡزِئُ فَقَدۡ یُسۡتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اَنۡ لَایُرٰی عَلٰی ثَوۡبِہٖ اَثَرُہٗ قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ الۡمَنِیُّ بِمَنۡزِلَۃِ الۡمُخَاطِ فَاَمِطۡہُ عَنۡکَ وَلَوۡ بِاِذۡخِرَۃٍ۔

۱۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ یہ حدیث کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوئی اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں کھرچنے کا ذکر ہے۔ اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر منی کا اثر نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں منی ناک کی ریزش کی طرح ہے اسے اپنے (کپڑے) سے دور کر دے اگرچہ اذخر گھاس سے ہو۔

خلاصۃ الابواب: پیشاب کے علاوہ تین چیزیں عادۃً نکلتی ہیں (۱) منی (۲) مذی (۳) ودی: یہ چیزیں اگر کپڑوں پر لگ جائیں تو کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔ اس کو دھونا ضروری ہے۔

۸۶: بَابُ فِی الۡجُنُبِ یَنَامُ قَبۡلَ اَنۡ یَّغۡتَسِلَ

۸۶: باب جنبی کا بغیر غسل کیے سونا

۱۱۰: حَدَّثَنَاھَنَّادٌ نَا اَبُوۡبَکۡرِ بۡنُ عَیَّاشٍ عَنِ الۡاَعۡمَشِ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحَاقَ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَآئِشَۃَ قَالَتۡ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَنَامُ وَھُوَجُنُبٌ وَلَا یَمَسُّ مَآءً۔

۱۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے حالت جنب میں اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگاتے تھے۔

۱۱۱: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا وَکِیۡعٌ عَنۡ سُفۡیَانَ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ نَحۡوَہٗ قَالَ اَبُوۡعِیۡسٰی وَھٰذَا قَوۡلُ سَعِیۡدِ بۡنِ الۡمُسَیَّبِ وَغَیۡرِہٖ وَقَدۡ رَوٰی غَیۡرُ وَاحِدٍ عَنِ الۡاَسۡوَدِ عَنۡ عَآئِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَتَوَضَّأُ قَبۡلَ اَنۡ یَّنَامَ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنۡ حَدِیۡثِ اَبِیۡ اِسۡحَاقَ عَنِ الۡاَسۡوَدِ

۱۱۱: ھناد نے روایت کی ہم سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب وغیرہ کا ہے اور اکثر لوگوں سے مروی ہے وہ اسود کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابو اسحاق کی حدیث

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَقَد رَوٰی عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ شُعْبَةُ وَالثَّورِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ وَیَرَوْنَ اَنَّ هٰذَا غَلَطٌ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ.

سے جوانہوں نے اسود سے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابواسحٰق سے شعبہ، سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے روایت کی ہے ان کے نزدیک ابواسحٰقؒ کی حدیث سے روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

۸۷: بَابُ فِی الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَاَنْ یَّنَامَ

۸۷: باب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے

۱۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّأَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَآئِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عُمَرَ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِی هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا اَرَادَالْجُنُبُ اَنْ یَّنَامَ تَوَضَّأَ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ .

۱۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہوتے ہوئے سوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وضو کرلے۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، عائشہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمرؓ کی حدیث اصح اور احسن ہے اور اکثر صحابہؓ، تابعینؒ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی آدمی جب سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کرلے۔

خلاصة الباب: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جنبی کیلئے سونے سے قبل غسل واجب نہیں البتہ وضو کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک جنبی کے لئے سونے سے پہلے وضو مستحب ہے۔

۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

۸۸: باب جنبی سے مصافحہ

۱۱۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ نِ الْقَطَّانُ نَا حُمَیْدُ نِ الطَّوِیْلُ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَهٗ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ اَوْاَیْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ

۱۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی اور وہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) جنبی تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنکھ بچا کر نکل گیا پھر غسل کیا اور آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہاں تھا یا فرمایا تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور کئی اہل علم جنبی سے مصافحہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ کے پسینے میں بھی کوئی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَرَوْا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ بَاسًا.

حرج نہیں۔

۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَايَرَى الرَّجُلُ

۱۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَعْنِي غُسْلاً اِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَايَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ اِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَآءَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَايَرَى الرَّجُلُ فَاَنْزَلَتْ اِنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ وَخَوْلَةَ وَعَآئِشَةَ وَاَنَسٍ.

۸۹: باب عورت جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے

۱۱۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وہ منی کو دیکھے تو غسل کرے۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیمؓ تم نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر عورت خواب میں اسی طرح دیکھے جیسے مرد دیکھتا ہے اور منی خارج ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ۔ اس باب میں ام سلیمؓ، خولہؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۹۰: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْاَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۱۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْفَأَ بِيْ فَضَمَمْتُهُ اِلَيَّ وَلَمْ اَغْتَسِلْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اغْتَسَلَ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَسْتَدْفِئَ بِامْرَاَتِهٖ وَيَنَامَ مَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ وَبِهٖ

۹۰: باب مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

۱۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غسل جنابت کے بعد میرے پاس تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرتے تو میں ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہی کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے کہ مرد جب غسل کرے تو بیوی کے بدن سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اسکی بیوی نے غسل نہ کیا ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ، سفیان

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

ثوری رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱: بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ

۹۱: باب پانی نہ ملنے کی صورت میں جنبی تیمّم کرے

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَ اِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَآءِ اَنَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ لَايَرَى التَّيَمُّمَ لِلْجُنُبِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ وَيُرْوٰى عَنْهُ اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ تَيَمَّمَ اِذَا يَجِدِالْمَآءَ وَبِه يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۱۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا طہور ہے (یعنی پاک کرنیوالی ہے) اگر چہ نہ ملے پانی دس سال تک پھر اگر پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم سے لگائے (یعنی اس سے طہارت حاصل کرے) کیونکہ یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ محمود نے اپنی روایت میں " اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ " کے الفاظ بیان کئے ہیں (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصین سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے خالد حذاء انہوں نے ابو قلابہ انہوں نے عمرو بن بجدان اور انہوں نے ابوذرؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہ حدیث ایوب نے ابوقلابہ انہوں نے بنی عامر کے ایک شخص اور انہوں نے ابوذرؓ سے نقل کی ہے اور اس شخص کا نام نہیں لیا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر جنبی او رحائضہ کو پانی نہ ملے تو تیمّم کر لیں اور نماز پڑھیں۔ ابن مسعودؓ جنبی کے لئے تیمّم کو جائز نہیں سمجھتے اگر چہ پانی نہ ملتا ہو۔ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کر لے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔

۹۲: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

۹۲: باب مستحاضہ کے بارے میں

۱۱۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدَةُ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ جب

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلاَ اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ قَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيْثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ الْوَقْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ اِذَا جَاوَزَتْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ رگ ہوتی ہے حیض نہیں ہوتا۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب دن پورے ہو جائیں تو خون دھولو (یعنی غسل کرلو) اور نماز پڑھو۔ ابو معاویہؒ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کیلئے وضو کرو یہاں تک کہ وہی وقت آجائے (یعنی حیض کا وقت)۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعین اور سفیان ثوریؒ، مالکؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا کہ جب مستحاضہ کے حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرلے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔

۹۳: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

۹۳: باب مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے

۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ.

۱۱۸: عدی بن ثابت بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز کر چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

۱۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِيْكٌ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقُلْتُ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ جَدِّ عَدِيٍّ مَا اسْمُهٗ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدُ نِ اسْمَهٗ وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اَنَّ اسْمَهٗ دِيْنَارٌ فَلَمْ يَعْبَأْ بِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِنِ اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ هُوَ اَحْوَطُ لَهَا وَاِنْ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ

۱۱۹: علی بن حجر بواسطہ شریک اسکے ہم معنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا اس حدیث میں شریک، ابو الیقظان سے حدیث بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق اور میں نے کہا کہ عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ عدی کے دادا کا کیا نام ہے اور نہیں جانتے تھے امام بخاریؒ اس کا نام۔ پھر میں نے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ ان کا نام دینار تھا تو امام بخاریؒ نے اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔ اور کہا ہے احمدؒ اور اسحٰقؒ نے استحاضہ کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

صَلٰوۃِ اَجزَأَھَا وَاِنْ جَمَعَتْ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ بِغُسْلٍ اَجزَأَ ھَا۔

بارے میں کہ اگر ہر نماز کیلئے غسل کرلے تو یہ احتیاطاً بہت اچھا ہے اور اگر صرف وضو کرلے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تب بھی کافی ہے۔

۹۴: بَابُ فِی الْمُسْتَحَاضَۃِ اَنَّھَا تَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۹۴: باب مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا زُھَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ عَمِّہٖ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اُمِّہٖ حَمْنَۃَ ابْنَۃِ جَحْشٍ قَالَتْ کُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَیْضَۃً کَثِیْرَۃً شَدِیْدَۃً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِیْہِ وَاُخْبِرُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ فِیْ بَیْتِ اُخْتِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ حَیْضَۃً کَثِیْرَۃً شَدِیْدَۃً فَمَا تَاْمُرُنِیْ فِیْھَا فَقَدْ مَنَعَتْنِی الصِّیَامَ وَالصَّلٰوۃَ قَالَ اَنْعَتُ لَکِ الْکُرْسُفَ فَاِنَّہٗ یُذْھِبُ الدَّمَ قَالَتْ ھُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَتَلَجَّمِیْ قَالَتْ ھُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَاتَّخِذِیْ ثَوْبًا قَالَتْ ھُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُکِ بِاَمْرَیْنِ اَیُّھُمَا صَنَعْتِ اَجْزَأَ عَنْکِ فَاِنْ قَوِیْتِ عَلَیْھِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ رَکْضَۃٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَتَحَیَّضِیْ سِتَّۃَ اَیَّامٍ اَوْسَبْعَۃَ اَیَّامٍ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ فَاِذَا رَاَیْتِ اَنَّکِ قَدْ طَھُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّیْ اَرْبَعَۃً وَعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً اَوْثَلٰثَۃً وَعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَ اَیَّامَھَا وَصُوْمِیْ وَصَلِّیْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُجْزِئُکِ وَکَذٰلِکَ فَافْعَلِیْ کَمَا تَحِیْضُ النِّسَآءُ وَکَمَا یَطْھُرْنَ لِمِیْقَاتِ حَیْضِھِنَّ وَطُھْرِھِنَّ فَاِنْ قَوِیْتِ عَلٰی اَنْ تُؤَخِّرِیْ

۱۲۰: ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ بہت شدت اور زور سے آتا تھا۔ میں نبی علیہ السلام سے فتویٰ پوچھنے کیلئے اور خبر دینے کیلئے آئی۔ آپ علیہ السلام کو میں نے اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ السلام مجھے استحاضہ بہت شدت کے ساتھ آتا ہے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ پس تحقیق اس نے (استحاضہ نے) مجھے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف (گدی یا روئی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ خون کو روکتی ہے وہ کہنے لگیں وہ اس سے زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ لو۔ انہوں نے کہا وہ (استحاضہ) اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ میں کپڑا رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں تو بہت زیادہ خون بہاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے کسی ایک پر چلنا کافی ہے اور اگر دونوں کو کرسکو تو تم بہتر جانتی ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر (یعنی لات مارنا) ہے۔ پس چھ یا سات دن اپنے آپ کو حائضہ سمجھو علم الٰہی میں (یعنی جو دن استحاضہ سے پہلے حیض کیلئے مخصوص تھے) اور پھر غسل کرلو پھر جب دیکھو کہ پاک ہوگئی ہو تو تئیس یا چوبیس دن، رات تک نماز پڑھو اور روزے رکھو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ پھر اسی طرح کرتی رہو

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الظُّهرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصرَ ثُمَّ تَغتَسِلِيْنَ حَتّٰى تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهرَ وَالْعَصرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَوِيتِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيْحُ عِمْرَانُ ابْنُ طَلْحَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَ اِدْبَارِهٖ فَاِقْبَالُهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَسْوَدَ وَ اِدْبَارُهٗ اَنْ يَتَغَيَّرَ اِلَى الصُّفْرَةِ فَالْحُكْمُ فِيْهَا عَلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ جُبَيْشٍ وَاِنْ كَانَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ قَبْلَ اَنْ تُسْتَحَاضَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَاِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا اَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ وَلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلٰى حَدِيْثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ اِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِيْ اَوَّلِ مَارَاَتْ فَدَامَتْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ مَابَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور حیض کی مدت گزار کر طہر پر پاک ہوتی ہیں اور اگر تم ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ سکو تو غسل کر کے دونوں نمازیں پاک ہو کر پڑھو پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کرو اور پاک ہونے پر غسل کرو اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو۔ پس اس طرح فجر کیلئے بھی غسل کرو اور نماز پڑھو اور اسی طرح کرتی رہو اور روزے بھی رکھو بشرطیکہ تم اس پر قادر ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں باتوں میں سے یہ (دوسری بات) مجھے زیادہ پسند ہے ۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے عبیداللہ بن عمرو الرقی ،ابن جریج اور شریک نے عبداللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے اور انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے روایت کیا ہے جبکہ ابن جریج انہیں عمر بن طلحہ کہتے ہیں اور صحیح عمران بن طلحہ ہی ہے۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبلؒ نے بھی اسے حسن کہا ہے ۔احمدؒ اور اسحٰقؒ نے مستحاضہ کے متعلق کہا ہے کہ اگر وہ جانتی ہو اپنے حیض کی ابتدا اور انتہا (اس کی ابتداء خون کے سیاہ ہونے اور انتہا خون کے زرد ہونے سے ہوتی ہے) تو اس کا حکم فاطمہ بنت جُبیش کی حدیث کے مطابق ہوگا اور اگر ایسی مستحاضہ ہے جس کے حیض کے دن معروف ہیں تو وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز چھوڑ دے اور پھر غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون مستقل جاری ہو اور اس کے ایام پہلے سے معروف نہ ہوں اور نہ ہی وہ خون کی رنگت سے فرق کر سکتی ہو تو اس کا حکم بھی حمنہ بنت جحش کی حدیث کے مطابق ہوگا ۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کو ہمیشہ خون آنے لگے تو خون کے شروع ہی میں پندرہ دن کی نماز ترک کردے اگر پندرہ دن یا اس سے پہلے پاک ہوگئی تو وہی اس کے حیض کی مدت ہے اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

فَاِذَا طَهُرَتْ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ حَيْضٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ تَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مَايَحِيْضُ النِّسَآءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَقَلِّ الْحَيْضِ وَاَكْثَرِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَاَكْثَرُهٗ عَشَرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَاخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَاَكْثَرُهٗ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ.

اگر خون پندرہ دن سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور ایک دن کی نماز چھوڑ دے کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت یہی ہے۔ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں اختلاف ہے۔بعض اہل علم کے نزدیک کم سے کم مدت تین دن جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔یہ قول سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی ہے۔ابن مبارک کا بھی اسی پر عمل ہے جبکہ ان سے اس کے خلاف بھی منقول ہے۔بعض اہل علم جن میں عطاء بن رباح بھی ہیں کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت حیض ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے یہی قول ہے امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ، اوزاعیؒ اور ابوعبیدہ کا۔

خلاصۃ الابواب: مستحاضہ عورت کے متعلق تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے ہر نماز کے لئے غسل کرنا اور دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کی احادیث منسوخ ہیں۔تیسری قسم کی احادیث یعنی ہر نماز کے لئے وضو کرنا قابل عمل ہیں۔

۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

۹۵: باب مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے

۱۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهٗ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ

۱۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہؓ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے حیض آتا ہے اور پھر میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم غسل کرو اور نماز پڑھو پھر وہ (ام حبیبہؓ) ہر نماز کیلئے نہایا کرتی تھیں۔قتیبہؒ کہتے ہیں کہ لیث نے کہا ابن شہاب نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہؓ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا بلکہ یہ ان کی اپنی طرف سے تھا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔یہ حدیث زہری نے عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا آخر حدیث تک۔بعض اہل علم کا قول ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرلیا کرے اور اوزاعی نے بھی یہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَ رَوَى الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ.

حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے اور عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے۔

٩٦ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَائِضِ اَنَّهَا لَاتَقْضِي الصَّلٰوةَ

۹۶: باب حائضہ عورت نمازوں کی قضا نہ کرے

١٢٢ : حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَأَةً سَاَلَتْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَآءٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ عَنْ عَآئِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّ الْحَائِضَ لَاتَقْضِي الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ عَامَةِ الْفُقَهَآءِ لَااِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ.

۱۲۲: حضرت معاذہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ کیا ہم ایام حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم حروریہ (یعنی خارجیہ) ہو؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے قضا کا حکم نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ حائضہ نماز کی قضا نہ کرے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضا ہے نمازوں کی قضا نہیں۔

٩٧ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَايَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

۹۷: باب جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے

١٢٣ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَانَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَاالْحَائِضُ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم ابن عمرؓ کی حدیث کو اسماعیل بن عباس، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے واسطے سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں اور یہی قول ہے اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ اور بعد کے فقہاء سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے نہ پڑھیں مگر ایک آیت کا ٹکڑا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی جنبی اور حائضہ کو سبحان اللہ اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا اِلَّا طَرَفَ الْاٰيَةِ وَالْحَرْفَ وَنَحْوَ ذٰلِکَ وَرَخَّصُوْا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اِنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عَيَّاشٍ يَرْوِيْ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ اَحَادِيْثَ مَنَاكِيْرَ كَاَنَّهٗ ضَعَّفَ رِوَايَتَهٗ عَنْهُمْ فِيْمَا يَتَفَرَّدُ بِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا حَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَصْلَحُ مِنْ بَقِيَّةَ وَلِبَقِيَّةَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنِ الثِّقَاتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ بِذٰلِکَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِذٰلِکَ.

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن عیاشؒ اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر احادیث روایت کرتا ہے گویا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسمٰعیل بن عیاشؒ کی ان روایات کو جوانھوں نے اکیلے اہل عراق او راہل حجاز سے روایت کی ہیں ضعیف قرار دیا ہے اور امام بخاریؒ نے کہا کہ اسمٰعیل بن عیاش کی وہی روایات صحیح ہیں جو انہوں نے اہل شام سے روایت کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسمٰعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہے۔ بقیہ (راوی کا نام ہے) ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۹۸: باب حائضہ عورت سے مباشرت

۱۲۴: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حِضْتُ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہبند (چادر) باندھنے کا حکم دیتے اور پھر بوس وکنار کرتے میرے ساتھ۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ وتابعین کا یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

۹۹: باب جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا اور اُن کے جھوٹا

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ

۱۲۵: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ کھانا کھالیا کرو۔ اس باب میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَ هُوَ قَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ بَأْسًا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ فَضْلِ وُضُوْءِ هَا فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهُوْرِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن سعد حسن غریب ہے اور یہ تمام علماء کا قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس کی اجازت ہے اور بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔

١٠٠ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۰۰: باب حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے

١٢٦ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِيْ ذٰلِكَ بِاَنْ لَابَأْسَ اَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

۱۲۶: قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے بوریا (چٹائی) لانے کا حکم دیا (حضرت عائشہؓ) کہتی ہیں میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا ہمیں اس میں اختلاف کا علم نہیں کہ حائضہ کے مسجد میں سے کوئی چیز لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(ف) ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ کی روایت مذکور ہے نبی ﷺ نے فرمایا (فان لا احل المسجد لحائضٍ ولا جنبٍ) "میں حائضہ اور جنبی کیلئے مسجد کو حلال نہیں کرتا" ۔اوپر باب میں مذکور حدیث کے بارے میں قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو بوریا (چٹائی) لانے کا حکم اس وقت دیا جب آپ ﷺ مسجد میں اور اعتکاف کی حالت میں تھے۔امام مالکؒ ،امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور جمہور کے نزدیک جنبی اور حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا، ٹھہرنا اور مسجد سے گزرنا جائز نہیں ان کی دلیل نبی ﷺ کا قول (فان لا احل المسجد لحائضٍ ولا جُنبٍ) ہے۔ (مترجم)

١٠١ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ الْحَائِضِ

۱۰۱: باب حائضہ سے صحبت کی حرمت

١٢٧ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالُوْا نَا حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ عَنْ

۱۲۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے صحبت کی حائضہ سے یا دہ عورت کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَكِيْمِ الْاَ ثْرَمِ عَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِامْرَأَةً فِىْ دُبُرِهَا اَوْكَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَبِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى لَانَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِىْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيْظِ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَلَوْ كَانَ اِتْيَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاَبُوْتَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيُّ اسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

پیچھے سے آیا[1] یا کسی کاہن[2] کے پاس گیا پس تحقیق اس نے انکار کیا اس کا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابوتمیمہ الہجیمی سے اور انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنیٰ اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کا ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو حائضہ کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ ﷺ کفارے کا حکم نہ دیتے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور اَبُوْتَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِي کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

۱۰۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِى الْكَفَّارَةِ فِىْ ذٰلِكَ

۱۰۲: باب حائضہ سے صحبت کا کفارہ

۱۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا شَرِيْكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ.

۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے ایامِ حیض میں جماع کرلے فرمایا کہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

۱۲۹ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَاِذَا كَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْكَفَّارَةِ فِىْ اِتْيَانِ الْحَائِضِ قَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَمَرْفُوْعًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِىَ مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاِبْرَاهِيْمُ .

۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع وموقوف دونوں طرح مروی ہے اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ استغفار کرے اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعینؒ جیسے سعید بن جبیرؒ اور ابراہیم سے بھی ابن مبارکؒ کے قول کی طرح منقول ہے۔

---

[1] ''عورت کے پیچھے سے آیا'' کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کے پچھلے حصہ میں جماع کرے۔
[2] کاہن وہ ہوتا ہے جو غیب کی باتیں بیان کرنے کا دعویٰ کرے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصۃ الابواب: امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ حائضہ اور جنبی کے لئے ذکر تسبیح وتحلیل وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے البتہ تلاوت قرآن ائمہ ثلاثہ جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک ناجائز ہے پھر اس میں بھی کلام ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لئے کتنی مقدار میں تلاوت ناجائز ہے ایک آیت یا اس سے زیادہ کے ممنوع ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ کمر بند سے اوپر نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ حائضہ اور جنبی کے ساتھ کھانا جائز البتہ ان کے جوٹھے کے بارے میں اختلاف ہے۔ حالت حیض میں جماع کرنا حرام بلکہ شوافع کے نزدیک حلال سمجھ کر کرنے والا کافر ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے تکفیر میں احتیاط کی ہے لیکن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔ لہٰذا توبہ اور استغفار کرے نیز صدقہ کرنا مستحب ہے۔

۱۰۳ بَابُ مَاجَاءَ فِي غُسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ رُشِّيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَسْمَآءَ فِيْ غَسْلِ الدَّمِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُوْنُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ فَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ الدَّمُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يُوْجِبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرُهُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغَسْلُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَشَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۰۳: باب کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بارے میں

۱۳۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اس کپڑے کے بارے میں جسے میں حیض کا خون لگ گیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہادو اور اسی کپڑے میں نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں خون سے دھونے کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت حسن صحیح ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کپڑے میں خون لگا ہو اور اس کو دھونے سے پہلے اگر کوئی شخص اس کپڑے میں نماز پڑھ لے تو بعض تابعینؒ میں سے اہل علم کے نزدیک اگر خون ایک درہم کی مقدار میں تھا تو نماز لوٹانی پڑے گی (یعنی دوبارہ نماز پڑھے) اور یہ قول ہے سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا جبکہ تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کے نزدیک نماز لوٹانا ضروری نہیں یہ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کپڑے کو دھونا واجب ہے اگرچہ اس پر خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہی ہو۔

۱۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ

۱۰۴: باب عورتوں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

تَمْکُثُ النُّفَسَآءُ

۱۳۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيّ نَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُو بَدْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَ عْلٰی اَنْ اَبِیْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِیْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ اَبِیْ سَهْلٍ كَثِيْرُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثِقَةٌ وَاَبُوْ سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ سَهْلٍ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ عَلٰی اَنَّ النُّفَسَآءَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَی الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَاتَدَعُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَيُرْوٰی عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ خَمْسِيْنَ يَوْمًا اِذَالَمْ تَطْهُرْ وَيُرْوٰی عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيِّ سِتِّيْنَ يَوْمًا.

نفاس کی مدت

۱۳۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نفسا (وہ عورتیں جن کو نفاس کا خون آتا ہو) چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر چھائیوں کی وجہ سے بٹنا۔[۱] امام ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس حدیث کو ہم ابوسہل کی روایت کے علاوہ کسی اور کی روایت سے نہیں جانتے وہ روایت کرتے ہیں مسۃ الازدیۃ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں ابوسہل کا نام کثیر بن زیاد ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے کہا علی بن عبدالاعلیٰ اور ابوسہل ثقہ ہیں وہ بھی اس روایت کو ابوسہل کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے تمام اہل علم کا صحابہؓ وتابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اس بات پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑ دیں اگر اس سے پہلے طہارت حاصل ہوجائے تو غسل کر کے نماز پڑھیں اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں اکثر فقہا کا یہی قول ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے اور حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ اگر خون بند نہ ہو تو پچاس دن تک نماز نہ پڑھے۔ عطاء بن رباح اور شعبیؒ کے نزدیک اگر خون بند نہ ہو تو ساٹھ دن تک نماز نہ پڑھے۔

خلاصۃ الباب: اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی کم از کم مدت مقرر نہیں حتیٰ کہ نفاس نہ آنا بھی ممکن ہے اگر بچہ کی پیدائش کے بعد خون نہیں نکلا تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ البتہ اکثر مدت نفاس میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک مدت چالیس (۴۰) دن ہے اس کی دلیل حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ہے۔

۱۰۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۰۵: باب کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا

۱۳۲ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

---

[۱] بٹنا ایک خوشبودار مسالہ ہے جو جسم پر ملا جاتا ہے جسم کو صاف اور نرم کرنے کیلئے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَ هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنْ لَابَاسَ اَنْ يَعُوْدَ اَنْ يَتَوَضَّأَ وَ قَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبُوْ عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَ اَبُوالْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ.

سب بیویوں سے صحبت کرتے اور آخر میں ایک غسل کر لیتے اس باب میں ابورافعؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں حسن بصریؒ بھی شامل ہیں کہ اگر وضو کیے بغیر دوبارہ صحبت کرلے تو کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف بھی اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابوعروہ سے روایت ہے انہوں نے ابوخطاب سے انہوں نے انسؓ سے ابوعروہ کا نام معمر بن راشد اور ابوخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ تَوَضَّأَ

۱۰۶: باب اگر دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے

۱۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ اَنْ يَعُوْدَ وَ اَبُوالْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَ اَبُوْسَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ مٰلِكِ بْنِ سِنَانٍ.

۱۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمر بن خطابؓ کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول کئی اہل علم کا ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کرے ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد اور ابوسعید خدریؓ کا نام سعد بن مالک بن سنانؓ ہے۔

۱۰۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

۱۰۷: باب اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور کسی کو تقاضہ حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے

۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

۱۳۴: ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ نے کہا کہ تکبیر ہوئی نماز کی تو عبداللہ بن ارقمؓ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے بڑھا دیا جبکہ عبداللہؓ (خود) قوم کے امام تھے اور کہا عبداللہؓ نے کہ میں نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَوَجَدَاَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَۃَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَثَوْبَانَ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ الْاَرْقَمِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رَوٰی مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَ رَوٰی وُھَیْبٌ وَغَیْرُہٗ عَنْ ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْاَرْقَمِ وَ ھُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَالتَّابِعِیْنَ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ قَالَا لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَھُوَ یَجِدُ شَیْئًا مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَالَا اِنْ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ فَوَجَدَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَلَا یَنْصَرِفْ مَالَمْ یَشْغَلْہُ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا بَاْسَ اَنْ یُصَلِّیَ وَبِہٖ غَائِطٌ اَوْبَوْلٌ مَالَمْ یَشْغَلْہُ ذٰلِکَ عَنِ الصَّلٰوۃِ۔

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی اقامت ہو اور کسی کو قضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ثوبانؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن ارقم حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس، یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز کیلئے کھڑا نہ ہو اور ان دونوں (احمدؒ واسحاقؒ) نے کہا کہ اگر نماز شروع کرنے کے بعد قضائے حاجت ہو تو نماز نہ توڑے۔ بعض اہل علم کے نزدیک جب تک نماز میں خلل نہ ہو پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطَاِ

۱۰: باب گردراہ دھونے کے بارے میں

۱۳۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ لِاُمِّ سَلَمَۃَ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَاَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطَھِّرُہٗ مَابَعْدَہٗ وَرَوٰی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِھُوْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ ھُوْدٍ وَاِنَّمَا ھُوَ عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ ھٰذَا صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطَاِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَھُوَ قَوْلُ

۱۳۵: عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ام ولد سے روایت ہے کہ میں نے ام سلمہؓ سے عرض کیا میں ایسی عورت ہوں کہ اپنا دامن لمبا رکھتی اور ناپاک جگہوں سے گزرتی ہوں پس فرمایا ام سلمہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پاک کر دیتا ہے اس کو اسکے بعد کا راستہ۔ اس حدیث کو روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیمؒ سے انہوں نے ہود بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے۔ کیونکہ روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہؓ سے اور یہی صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور گندے راستوں میں سے گذرنے پر وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ کئی اہل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

غَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَذِرِ اَنَّهُ لَايَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَطْبًا فَيَغْسِلُ مَااَصَابَهُ.

علم کا قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ناپاک جگہ سے گذرے تو اس کیلئے پاؤں کا دھونا ضروری نہیں لیکن اگر نجاست تر (گیلی) ہوتو نجاست کی جگہ دھولے۔

۱۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّيَمُّمِ

۱۰۹: باب تیمّم کے بارے میں

۱۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُوَ بْنُ عَلِيِّ الْفَلَّاسُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاسَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَقَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمُ الشَّعْبِيُّ وَعَطَآءٌ وَمَكْحُوْلٌ قَالُوْا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَ اِبْرَاهِيْمُ وَالْحَسَنُ قَالُوْا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ اَنَّهُ قَالَ الْوَجْهِ وَ الْكَفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ فَضَعَّفَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثَ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِمَا رُوِيَ عَنْهُ حَدِيْثُ الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثُ عَمَّارٍ فِي التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ عَمَّارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ

۱۳۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمّم کا حکم دیا۔اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں عمار کی حدیث حسن صحیح ہے اوران سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے یہ قول کئی اہل علم صحابہؓ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ،حضرت عمار رضی اللہ عنہ اورابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں اورکئی تابعینؒ جیسے شعبی رحمہ اللہ عطاء اور مکحول رحمہ اللہ۔ان حضرات کا قول ہے کہ تیمّم ایک مرتبہ (زمین پر) ہاتھ مارنا ہے چہرے اور ہتھیلیوں کیلئے اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔ بعض اہل علم کے نزدیک تیمّم دوضربیں ہیں (یعنی دومرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا) ایک چہرے کیلئے اور ایک کہنیوں سمیت ہاتھوں کیلئے۔ ان علماء میں ،ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابراہیم اورحسن شامل ہیں ۔یہی قول ہے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ،امام مالک رحمہ اللہ،ابن مبارک رحمہ اللہ اورامام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی۔تیمّم کے بارے میں یہی بات عمار سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا تیمّم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے۔ یہ عمار سے کئی سندوں سے منقول ہے ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے بغلوں اور شانوں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمّم کیا۔بعض اہل علم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے کوضعیف کہا ہے اس لئے کہ شانوں اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لِحَدِيْثِ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِاَنَّ عَمَّارًا لَمْ يَذْكُرْاَنَّ النَّبِي ﷺ اَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَ اِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا اَفْتٰى بِهٖ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّيَمُّمِ اَنَّهُ قَالَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَفِيْ هٰذَا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهُ انْتَهٰى اِلٰى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

بغلوں تک کی روایت بھی انہی سے منقول ہے۔ اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ عمار کی منہ اور ہتھیلیوں پر تیمّم والی حدیث صحیح ہے اور ان کی دوسری حدیث کہ ہم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک تیمم کیا کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ نِ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ فِي كِتَابِهٖ حِيْنَ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ وَ قَالَ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ اِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ يَعْنِي التَّيَمُّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۷: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے تیمّم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ) اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیمّم کے بارے میں فرمایا (فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ) پس تم مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا اور فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو۔ ہاتھوں کے کاٹنے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے لہٰذا تیمّم بھی چہرے اور ہاتھوں کا ہے (گٹوں تک) امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: تیمّم کے طریقے میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں (۱) تیمّم میں کتنی ضربیں (۲) ہاتھوں کا کہاں تک ہوگا۔ پہلے مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمّم کے لئے دو ضربیں ایک چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے۔ امام احمدؒ وغیرہ کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگا دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک رسغین (گٹوں) تک ہے۔

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا

۱۱۰: باب اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

۱۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْاَعْمَشُ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِ وبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَالَمْ يَكُنْ جُنُبًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ

۱۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے سوائے اس کے کہ حالت جنابت میں ہوں۔ امام ابوعیسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن صحیح ہے اور یہی صحابہؓ و تابعینؒ میں سے کئی اہل علم کا قول ہے ان حضرات نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ قَالُوْا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

کہا ہے کہ بے وضو شخص کیلئے (زبانی) قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) اس وقت تک نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرلے۔ یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا۔

۱۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيْبُ الْاَرْضَ

۱۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلّٰى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَ مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَآءٍ اَوْدَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ قَالَ سَعِيْدٌ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۱۱: باب وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو

۱۳۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا نبی علیہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا اے اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد علیہ پر اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر۔ پس آپ علیہ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے تنگ کر دیا ہے بڑی وسیع چیز کو (یعنی اللہ کی رحمت کو) تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا اور لوگ (صحابہ کرامؓ) اس کی طرف دوڑے آپ علیہ نے فرمایا اس (یعنی پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہادو اور راوی کو شک ہے کہ آپ علیہ نے "سجلاً" فرمایا یا "دلواً" یا (معنی دونوں کے ایک ہیں) پھر آپ علیہ نے فرمایا تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے تنگی اور سختی کیلئے نہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ سفیان اور یحیٰی بن سعید بھی انس بن مالکؓ سے اس کی مثل روایت نقل کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابن عباسؓ اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ یہ کہتے ہیں کہ زمین صرف پانی بہانے سے پاک ہوتی ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ پانی کے علاوہ خشک ہوجانے اور مٹی کھودنے سے بھی زمین پاک ہوجاتی ہے۔ دلیل ابوداؤد شریف (ج ۱، ص ۵۵) میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبْوَابُ الصَّلٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نماز کے ابواب جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۴۰: حَدَّثَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَارِثِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حَکِیْمٍ وَ ھُوَ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی الظُّھْرَ فِی الْاُوْلٰی مِنْھُمَا حِیْنَ کَانَ الْفَیْئُ مِثْلَ الشِّرَاکِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ کُلُّ شَیْءٍ مِثْلَ ظِلِّہٖ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّائِمِ وَصَلَّی الْمَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ لِوَقْتِہِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ الْاٰخِرَۃَ حِیْنَ ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِکَ وَالْوَقْتُ فِیْمَابَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَبُرَیْدَۃَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ

۱۱۲: باب نماز کے اوقات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

۱۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دو مرتبہ امامت کی جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس پہلی مرتبہ ظہر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تھا، پھر عصر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا پھر مغرب کی نماز میں جب کہ سورج غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا۔ پھر عشاء کی نماز میں جب شفق غائب ہوگئی اور فجر کی نماز اس وقت جب صبح صادق ظاہر ہوئی اور جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے جس وقت کل عصر پڑھی تھی پھر عصر کی نماز ہر چیز کا سایہ دگنا ہونے پر پھر مغرب پہلے دن کے وقت پر اور پھر عشاء تہائی رات گزر جانے پر پھر صبح کی نماز اس وقت جب زمین روشن ہوگئی پھر جبرائیلؑ نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور ان دونوں کے درمیان وقت ہے (یعنی نماز کا وقت) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، ابومسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن حزم، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وجَابِرٍ وعَمْرِوبْنِ حَزْمٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ.

مروی ہیں۔

۱۴۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنِیْ حُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اَخْبَرَنِیْ وَهْبُ بْنُ كَیْسَانَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بَالْاَمْسِ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ فِی الْمَوَاقِیْتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَآءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ وَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ وَاَبُوالزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِیْثِ وَهْبِ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَصَحُّ شَیْءٍ فِی الْمَوَاقِیْتِ حَدِیْثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۱: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امامت کی جبرائیلؑ نے پھر ذکر کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مثل اور اس میں ذکر نہیں کیا وقت عصر کا دوسرے دن ۔ حدیث جابر اوقات کے ابواب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر سے انہوں نے روایت کیا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہب بن کیسان کی طرح جو مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن ہے اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے فرمایا اوقات نماز کے بارے میں احادیث میں سے اصح حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

۱۱۳: بَابُ مِنْهُ

۱۱۳: باب اسی سے متعلق

۱۴۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَغِیْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ وَ اِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَنْتَصِفُ اللَّیْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ حَدِیْثُ الْاَعْمَشِ

۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کا ایک وقت اوّل ہے اور ایک وقت آخر، ظہر کی نماز کا اوّل وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت داخل ہو جائے اور عصر کا اوّل وقت جب یہ وقت (عصر کا) شروع ہو جائے اور آخری وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اوّل وقت غروب آفتاب اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا اور عشاء کا اوّل وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا اوّل وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر اور آخری وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اعمش کی مجاہد سے نقل کی گئی مواقیت کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمَوَاقِيْتِ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ خَطَاءٌ اَخْطَأَفِيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ الْفُضَيْلِ.

حدیث محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول حدیث سے اصح ہے اور محمد بن فضیل کی حدیث میں محمد بن فضیل سے خطاء ہوئی ہے

۱۴۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَاٰخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۳: ہم سے روایت کی ہناد نے کہ ان سے کہا ابواسامہ نے ابواسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے اوّل وقت اور آخر وقت ہے اور پھر محمد بن فضیل کی اعمش سے مروی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں یعنی اسی کے ہم معنی۔

۱۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالاً فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَابَيْنَ هٰذَيْنِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

۱۴۴: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ رہو اگر اللہ چاہے پھر آپؐ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اقامت کہی صبح صادق کے طلوع ہونے پر پھر آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو تو انہوں نے تکبیر کہی زوال آفتاب کے وقت اور ظہر کی نماز پڑھی آپؐ نے۔ پھر انہیں حکم دیا انہوں نے (حضرت بلالؓ نے) تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی، اس وقت سورج بلندی پر چمکتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جب سورج غروب ہو گیا تو مغرب کا حکم دیا پھر آپؐ نے عشاء کا حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی جب شفق غائب ہو گیا۔ پھر دوسرے دن آپؐ نے حکم دیا اور فجر خوب روشنی میں پڑھی پھر حکم دیا ظہر کا تو وہ بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم دیا عصر کا تو انہوں نے اقامت کہی جب سورج کا وقت پہلے دن سے مؤخر تھا۔ پھر مغرب کا حکم دیا تو اسے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے پڑھا۔ پھر عشاء کا حکم دیا تو اس کی اقامت کہی جب تہائی رات گزری۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہاں ہے نمازوں کے اوقات پوچھنے والا اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا آپؐ نے نمازوں کے اوقات ان دونوں (وقتوں) کے درمیان ہیں۔ ابوعیسیٰؒ نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَیْضًا.

اس حدیث کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی روایت کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث ''حدیث امامت جرائیل کہلاتی ہے'' اور اوقاتِ نماز میں اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو یہ بھی ممکن تھا کہ اوقات نماز کی تعلیم زبانی طور سے دیدی جاتی لیکن حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ عملی تعلیم کو اختیار کیا گیا کیونکہ اس طرح ذہن میں بہت اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے۔

۱۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ

۱۱۴: باب فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کے بارے میں

۱۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح قَالَ وَنَاالْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوْطِهِنَّ مَايُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَقَيْلَةَ ابْنَةِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِىْ اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّغْلِيْسَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ.

۱۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں واپس آتیں (انصاریؒ نے کہا) عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی گزرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ قتیبہ نے کہا ہے ''مُتَلَفِّفَات'' کی جگہ ''مُتَلَفِّعَات'' (معنی دونوں کا ایک ہی ہے) اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اس کو کئی صحابہؓ نے اختیار کیا ہے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور تابعینؒ میں سے اہل علم شامل ہیں اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز تاریکی میں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

۱۱۵: باب فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا

۱۴۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ

۱۴۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ اس باب میں ابو برزہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحاق سے اور محمد بن عجلان نے بھی اس حدیث کو عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں رافع بن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاٰى غَيْرُوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ الْاِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الْفَجْرِوَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ مَعْنَى الْاِسْفَارِ اَنْ يَضِحَ الْفَجْرَ فَلاَ يُشَكُّ فِيْهِ وَلَمْ يَرَوْ اَنَّ مَعْنَى الْاِسْفَارِ تَاخِيْرُ الصَّلٰوةِ.

خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم صحابہ وتابعینؒ میں سے کہتے ہیں کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھی جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ کا۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اسفار کا معنیٰ یہ ہے کہ فجر واضح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے اس میں اسفار کے معنی یہ نہیں ہیں کہ دیر سے نماز پڑھی جائے۔

خلاصۃ الباب: تَلَفُّفُ لفافہ سے نکلا ہے اور تَلَفُّعُ لفاع سے دونوں کے معنی چادر کے ہیں۔ بِمُرُوْطِهِنَّ یہ مرط کی جمع ہے اس کے معنی بھی چادر کے ہیں۔ ان ابواب میں نماز کے اوقاتِ مستحبہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں جلدی کرنا افضل ہے سوائے عشاء کے اور حنفیہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ امام شافعیؒ کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت رافع بن خدیجؓ کی حدیث ہے جو باب ۱۱۵ میں ہے۔ حنفیہ کے دلائل قولی بھی ہیں اور فعلی بھی ہیں اس کے برعکس امام شافعیؒ کے دلائل صرف فعلی ہیں جبکہ قولی حدیث راجح ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار (روشنی) کر کے نماز پڑھنا افضل ہے لیکن عملاً آپ ﷺ نے غلس (اندھیرے) میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اس لئے اگر غلس کی صورت میں نمازیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہو تو اس وقت احناف بھی تغلیس (اندھیرے) کے افضل ہونے کے قائل ہیں۔

۱۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

۱۱۶: باب ظہر میں تعجیل کے بارے میں

۱۴۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلاً لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَامِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَخَبَّابٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِيْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ يَحْيٰى

۱۴۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ظہر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرنیوالا نہیں دیکھا اور نہ ہی ابوبکرؓ وعمرؓ سے۔ اس باب میں جابر بن عبداللہؓ، خبابؓ، ابوبرزہؓ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، انسؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے۔ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اہل علم نے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ علی کہتے ہیں کہا یحیی بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر کے بارے میں ان کی ابن مسعودؓ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث (مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ) جس نے لوگوں سے سوال کیا اور اس کے پاس اتنا تھا کہ اس کے لئے کافی ہو آخر حدیث تک۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ان سے سفیان اور زائدہ روایت کرتے ہیں اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَرَوٰى لَهُ سُفْيَانُ وَ زَائِدَةُ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهٖ بَاسًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ.

یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن جبیر سے انہوں نے عائشہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے ظہر کی تعجیل میں۔

۱۴۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۸: ہم سے حسن بن علی حلوانی نے روایت کی کہ خبر دی ان کو عبدالرزاق نے انہیں معمر نے اور انہیں زہری نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی انس بن مالکؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۱۷: باب سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا

۱۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَالْمُغِيْرَةِ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبِىْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَاْخِيْرَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا الْاِبْرَادُ بِصَلٰوةِ الظُّهْرِ اِذَا كَانَ مَسْجِدًا يَنْتَابُ اَهْلُهُ مِنَ الْبُعْدِ فَاَمَّا الْمُصَلِّىْ وَحْدَهُ وَالَّذِىْ يُصَلِّىْ فِىْ مَسْجِدِ قَوْمِهٖ فَالَّذِىْ اُحِبُّ لَهُ اَنْ لَّا يُؤَخِّرَ الصَّلٰوةَ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ مَعْنٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى تَاْخِيْرِ الظُّهْرِ فِىْ شِدَّةِ الْحَرِّ هُوَ اَوْلٰى وَاَشْبَهُ بِالْاِتِّبَاعِ وَاَمَّا مَاذَهَبَ اِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ اَنَّ الرُّخْصَةَ لِمَنْ يَنْتَابُ مِنَ

۱۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، ابوذرؓ، ابن عمرؓ، مغیرہؓ اور قاسم بن صفوانؓ سے بھی روایت ہے۔ قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شدید گرمی میں ظہر کی نماز میں تاخیر کو اختیار کیا ہے یہی قول ہے ابن مبارکؒ احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ظہر میں تاخیر اس وقت کی جائے گی جب لوگ دور سے آتے ہوں لیکن اکیلا نمازی اور وہ شخص جو اپنی قوم میں نماز پڑھتا ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز میں تاخیر نہ کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جن لوگوں نے شدید گرمی میں تاخیر ظہر کا مذہب اختیار کیا ہے وہ اتباع کے لئے بہتر ہے۔ اور امام شافعیؒ کا یہ قول کہ اس کی اجازت اس کے لئے ہے جو دور سے آتا ہو تا کہ لوگوں پر مشقت نہ ہو حضرت ابوذرؓ کی حدیث اس کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْبُعْدِ وَلِلْمُشَقَّةِ عَلَى النَّاسِ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ذَرٍّ مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِیُّ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلٰوۃِ الظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا بِلَالُ اَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ فَلَوْ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی مَاذَهَبَ اِلَیْهِ الشَّافِعِیُّ لَمْ یَکُنْ لِلْاِبْرَادِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ مَعْنًی لِاجْتِمَاعِهِمْ فِی السَّفَرِ فَکَانُوْا لَا یَحْتَاجُوْنَ اَنْ یَنْتَابُوْا مِنَ الْبُعْدِ.

خلاف دلالت کرتی ہے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ بلالؓ نے اذان دی ظہر کی نماز کے لئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ٹھنڈا ہونے دو پھر انہوں نے ٹھنڈا ہونے دیا۔ اگر امام شافعیؒ کے قول کے مطابق بات ہوتی تو ایسے وقت میں ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب کیونکہ سفر میں سب اکٹھے تھے دور سے آنے کی حاجت نہیں تھی۔

۱۵۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ مِنْ مُهَاجِرٍ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَیَصَلّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۵۰: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہمارے ساتھ تھے حضرت بلالؓ بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر ارادہ کیا کہ اقامت کہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہر کی نماز کے لئے ٹھنڈا ہونے دو۔ کہا (ابوذرؓ) نے یہاں تک کہ ہم نے سایہ دیکھا ٹیلوں کا پھر اقامت کہی اور نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے پس تم ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۱۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ

۱۱۸: باب عصر کی نماز جلدی پڑھنا

۱۵۱ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِهَا لَمْ یَظْهَرِ الْفَیْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ اَرْوٰی وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَیُرْوٰی عَنْ رَافِعٍ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَاْخِیْرِ الْعَصْرِ وَلَا یَصِحُّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَآئِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ هُوَ الَّذِی اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُاللّٰهِ اَبْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةُ وَاَنَسٌ وَغَیْرُوَاحِدٍ مِنْ

۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج ان کے آنگن[1] میں تھا اور سایہ ان کے آنگن کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابواروی رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیجؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں اور رافع سے عصر کی نماز میں تاخیر کی روایت بھی نقل کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ میں سے بعض اہل علم جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ اور کئی تابعینؒ

[1] سورج سے مراد سورج کی دھوپ ہے اور آنگن سے مراد حجرہ ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

التَّابِعِيْنَ تَعْجِيْلُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَكَرِهُوْا تَاْخِيْرَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ.

نے عصر کی نماز میں تعجیل کو اختیار کیا ہے اور تاخیر کو مکروہ سمجھا ہے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

۱۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُاللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۲: علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں انس بن مالکؓ کے پاس ان کے گھر گئے جبکہ وہ نماز ظہر پڑھ چکے تھے اور ان کا گھر مسجد کے ساتھ تھا۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ اٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز ادا کی جب ہم فارغ ہوئے تو انسؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھا دیکھتا رہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے تو وہ اٹھے اور چار چونچیں مارلے اور اللہ کا ذکر بہت کم کرے ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۱۹: باب عصر کی نماز میں تاخیر کے بارے میں

۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهٗ.

۱۵۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے جلدی کرتے ظہر میں اور تم عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی کرتے ہو۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن جریج نے وہ ابن ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ظہر کی نماز کے بارے میں حضور ﷺ کا معمول یہ تھا کہ سردی کے موسم میں ظہر جلدی جبکہ گرمی کے موسم میں تاخیر مزید یہ کہ تاخیر کا حکم بھی فرمایا۔ وقت عصر کے بارے میں آپ ﷺ کا معمول اور ہدایت یہ ہے کہ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جائے کہ سورج خوب بلند اپنی حرارت اور روشنی کے لحاظ سے بالکل زندہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرنا کہ آفتاب میں زردی آجائے اور اس آخری اور تنگ وقت میں مرغ کی ٹھونگوں کی طرح جلدی جلدی چار رکعتیں پڑھنا جس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مقدار بہت کم اور برائے نام ہو ایک منافقانہ عمل ہے مؤمن کو چاہئے کہ ہر نماز خاص کر عصر کی نماز اپنے صحیح وقت پر اور طمانیت اور تعدیل کے ساتھ پڑھے۔

۱۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۲۰: باب مغرب کے وقت کے بارے میں

۱۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

۱۵۴: حضرت سلمہ ابن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ اَنَسٍ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ وَاُمِّ حَبِیْبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَحَدِیْثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا وَهُوَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ اخْتَارُوْا تَعْجِیْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَکَرِهُوْا تَاْخِیْرَهَا حَتّٰی قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِلَّا وَقْتٌ وَاحِدٌ وَذَهَبُوْا اِلٰی حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ صَلّٰی بِهٖ جِبْرَئِیْلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ.

صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرتے جب سورج ڈوب کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا ۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، ابوایوب رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عباسؓ بن عبدالمطلب سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عباسؓ کی حدیث موقوفاً بھی روایت کی گئی ہے اور وہ اصح ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ حدیث سلمہ ابن الاکوعؓ حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مغرب کی نماز میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مغرب کے لئے ایک ہی وقت ہے ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث جبرائیل ہے (کہ جبرائیلؑ نے ایک ہی وقت میں اس نماز کی امامت کی تھی) ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

۱۲۱: باب عشاء کی نماز کا وقت

۱۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ بَشِیْرِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

۱۵۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سب سے بہتر جانتا ہوں اس نماز کے وقت متعلق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (یعنی عشاء کی نماز) پڑھتے تھے تیسری تاریخ کے چاند کے غروب ہونے کے وقت۔

۱۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ هُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ هُشَیْمٌ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ ثَابِتٍ وَ حَدِیْثُ اَبِیْ عَوَانَةَ اَصَحُّ عِنْدَنَا لِاَنَّ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ رَوٰی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ نَحْوَ رِوَایَةِ اَبِیْ عَوَانَةَ.

۱۵۶: ہم سے بیان کیا ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابوعوانہ سے اسی اسناد کی مثل روایت کی۔ ابوعیسیٰؒ نے فرمایا اس حدیث کو روایت کیا ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں نعمان بن بشیر سے اور اس روایت میں ہشیم نے ذکر نہیں کیا بشیر بن ثابت کا اور ابوعوانہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے ابواعوانہ کی روایت کی مثل۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۲۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِی تَاْخِیرِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

۱۵۷ : اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُؤَخِّرُوالْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْنِصْفِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَالَّذِیْ اخْتَارَهٗ اَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ رَاَوْا تَاْخِیْرَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۲۲: باب عشاء کی نماز میں تاخیر

۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمّت پر گراں گزرنے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا تہائی رات یا آدھی رات تک عشاء میں تاخیر کرنے کا۔اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابو برزہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ میں سے اکثر اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیے اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

خلاصة الباب: مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ عموماً اول وقت ہی پڑھتے تھے جیسا کہ حدیث باب سے معلوم ہوا۔ بلا کسی عذر اور مجبوری کے اس میں اتنی تاخیر کرنا کہ ستاروں کا جال آسمان پر پھیل جائے ناپسندیدہ اور مکروہ ہے اگرچہ اس کا وقت شفق غائب ہو جانے تک باقی رہتا ہے۔عشاء کی نماز کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا معمول اور فرمان تاخیر کرنے کا ہے تجربہ اور حساب سے معلوم ہے کہ تیسری رات کو چاند اکثر و بیشتر غروب آفتاب سے دو اڑھائی گھنٹے بعد غروب ہوتا ہے لیکن اس وقت نماز پڑھنے میں عام نمازیوں کے لئے زحمت اور مشقت ہے۔روزانہ اتنی دیر تک جاگ کر نماز کا انتظار کرنے میں بڑا سخت مجاہدہ ہے اس لئے حضور ﷺ مقتدیوں کی سہولت کے خیال سے عموماً اس سے پہلے ہی نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۳ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِبَعْدَهَا

۱۵۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاهُشَیْمٌ اَنَا عَوْفٌ قَالَ اَحْمَدُ نَاعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَالْمُهَلَّبِیُّ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ جَمِیْعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَیَّارِبْنِ سَلَامَةَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ بَرْزَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

۱۲۳: باب عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے

۱۵۸: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث برزہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔اکثر اہل علم نے عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ بعض اہل علم نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَقَدْ كَرِهَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَكْثَرُالْاَحَادِيْثِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فِيْ رَمَضَانَ.

اس کی اجازت دی ہے اور کہا عبداللہ بن مبارکؒ نے کہ اکثر احادیث سے کراہت ثابت ہے اور بعض علماء نے رمضان میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔

۱۲۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَالْعِشَآءِ

۱۲۴: باب عشاء کے بعد گفتگو

۱۵۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ يُقَالُ لَهُ قَيْسٌ اَوِابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَالَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَآئِجِ وَاَكْثَرُالْحَدِيْثِ عَلَى الرُّخْصَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْمُسَافِرٍ.

۱۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ کے ساتھ باتیں کرتے تھے مسلمانوں کے امور کے بارے میں اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور اوس بن حذیفہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث عمرؓ حسن ہے۔ یہ حدیث حسن بن عبیداللہ نے بھی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بنوجعفر کے ایک آدمی سے جسے قیس یا ابن قیس کہا جاتا ہے انہوں نے عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے یہ حدیث ایک طویل قصے میں ہے۔ عشاء کے بعد باتیں کرنے کے بارے میں صحابہؓ وتابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے جب کہ بعض اہل علم نے رخصت دی ہے اس شرط کے ساتھ کہ باتیں کرنا علم یا ضروری حاجتوں کے متعلق ہوں اور اکثر احادیث میں اس کی رخصت ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا نماز کے[1] منتظر یا مسافر کے علاوہ کسی کو بھی عشاء کے بعد باتیں نہیں کرنی چاہیے۔

خلاصۃ الباب: بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختار یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو تو مکروہ نہیں ہے بصورت دیگر ہے۔ حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے سونا منقول ہے اور کراہت بھی۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد قصے کہانیاں اور باتیں کرنے سے اس حدیث میں منع کیا گیا ہے اور اگلے باب میں حضرت عمر کی روایت سحر (باتیں) کرنا جواز معلوم ہوتا ہے دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔

---

[1] نماز کے منتظر سے مراد وہ شخص ہے جس نے نماز ابھی ادا نہ کی ہو۔ (مترجم)۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۲۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

۱۲۵: باب اوّل وقت کی فضیلت

۱۶۰ : حَدَّثَنَا اَبُوعَمَّارٍنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِہٖ اُمِّ فَرْوَۃَ کَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَ وَّلِ وَقْتِہَا.

۱۶۰: قاسم بن غنام اپنی چچی ام فروہ سے روایت کرتے ہیں' جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی' وہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اوّل وقت میں پڑھنا۔

۱۶۱ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِیْدِ الْمَدَنِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۱۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوّل وقت میں نماز پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور آخر وقت میں اللہ کی طرف سے بخشش ہے۔اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ وَھْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْجُھَنِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَہٗ یَاعَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَ یِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفُوًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ فَرْوَۃَ لَا یُرْوٰی اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ وَلَیْسَ ھُوَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَاضْطَرَبُوْا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ .

۱۶۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ ام فروہ کی حدیث عبداللہ بن عمر العمری کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔محدثین اس حدیث کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

۱۶۳ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ الْفَزَارِیُّ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِیْدِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عُمَرٍو الشَّیْبَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مَوَاقِیْتِھَا وَمَا ذَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَبِرُّالْوَالِدَیْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَی الْمَسْعُوْدِیُّ

۱۶۳: ابوعمر شیبانی نے کہا کہ ایک آدمی نے ابن مسعود سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے فرمایا (عبداللہ بن مسعودؓ نے) میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو پڑھنا مستحب اوقات میں۔میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ اس کے علاوہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا والدین کی خدمت کرنا۔میں نے کہا اور کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کے راستے میں۔ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔مسعودی، شعبہ،

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

شُعْبَةُ وَالشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ الْعَيْزَارِ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

شیبان اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى فَضْلِ اَوَّلِ الْوَقْتِ عَلٰى اٰخِرِهٖ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَخْتَارُوْنَ اِلَّا مَا هُوَ اَفْضَلُ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَدَعُوْنَ الْفَضْلَ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوالْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ.

۱۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آخر وقت میں نماز نہیں پڑھی مگر دو دفعہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نماز کے لئے اوّل وقت افضل ہے جو چیزیں اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کیونکہ وہ لوگ افضل چیز کو اختیار کرتے تھے اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے اور وہ ہمیشہ اوّل وقت میں نماز پڑھتے تھے یہ حدیث ابوولید مکی نے بواسطہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمیں بیان کی ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ترمذیؒ نے یہ باب جلدی نماز پڑھنے کے مستحب ہونے پر قائم کیا ہے۔ کہ یہاں اوّل وقت سے مراد وقت مستحب ہے اس تاویل کی دلیل صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز گرمیوں کے زمانہ میں تاخیر کر کے پڑھنے کی احادیث ہیں۔ خلفائے راشدین بھی صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔ یہی تاویل امام شافعیؒ نے عشاء کے وقت میں کی ہے۔

۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

۱۲۶: باب عصر کی نماز بھول جانا

۱۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ اَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس کی عصر کی نماز فوت (یعنی قضا) ہوگئی تو گویا لٹ گیا اس کا گھر اور مال۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور نوفل بن معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے بھی سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

۱۲۷: باب جلدی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اِذَا اَخَّرَهَا الْاِ مَامُ

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَاجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَبَاذَرٍّ اُمَرَآءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَاِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ وَالصَّلٰوةُ الْاُوْلٰى هِيَ الْمَكْتُوْبَةُ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ حَبِيْبٍ.

نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے

۱۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر: میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو نمازوں کو فوت کریں گے پس تو اپنی نماز مستحب وقت میں پڑھ لے اگر تو نے وقت پر نماز پڑھ لی تو امام کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی ورنہ تو نے اپنی نماز کو تو محفوظ کر لیا۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی نماز پڑھ لے مستحب وقت پر جب امام تاخیر کرے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھ لے اکثر اہل علم کے نزدیک پہلی نماز ہی فرض ہو جائے گی۔ ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔

۱۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

۱۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْالِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْنَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ مَرْيَمَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَعَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَذِيْ مِخْبَرٍ وَهُوَابْنُ اَخِي النَّجَاشِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ اَوْ يَذْكُرُ وَهُوَفِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْعِنْدَ غُرُوْبِهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيْهَا اِذَااسْتَيْقَظَ

۱۲۸: باب سونے کے سبب نماز چھوٹ جانا

۱۶۷: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت سو جانے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا سونے والے پر قصور نہیں بلکہ قصور تو جاگتے ہوئے (نماز نہ پڑھنے پر ہے) جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا وہ سو جائے تو نماز پڑھے جب اس کو یاد آ جائے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابومریمؓ، عمران بن حصینؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابو جحیفہؓ، عمرو بن اُمیہ الضمری اور ذومخبر جو (نجاشی کا بھتیجا ہے) سے روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن ہے اور اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جو آدمی نماز کے وقت سویا رہ جائے یا بھول جائے نماز تو جب اسے یاد آئے یا جاگے تو وہ وقت اوقات مکروہ جیسے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب میں سے ہو بعض اہل علم کے نزدیک اگرچہ مکروہ اوقات ہی ہوں جب بھی آدمی اٹھے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَذَکَرَ وَاِنْ کَانَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبَ.

یا اسے یاد آئے تو اسی وقت نماز پڑھ لے اور یہ قول ہے امام احمدؒ ، اسحاقؒ ، شافعیؒ اور امام مالکؒ کا اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نماز نہ پڑھے جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔

۱۲۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

۱۲۹ : باب وہ شخص جو نماز بھول جائے

۱۶۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ بِشْرُبْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ يُصَلِّيْهَا مَتٰى ذَكَرَهَا فِيْ وَقْتٍ اَوْ فِيْ غَيْرِ وَقْتٍ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَيُرْوٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ قَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِلٰى هٰذَا وَاَمَّا اَصْحَابُنَا فَذَهَبُوْا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

۱۶۸ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز ادا کرنا بھول جائے تو پڑھ لے جب اسے یاد آئے۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ اور ابوقتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور روایت کیا گیا حضرت علیؓ سے انہوں نے اس شخص کے بارے میں کہا جو نماز بھول جائے کہ وہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آئے چاہے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا۔ ابوبکرہ سے مروی ہے کہ وہ عصر کے وقت سو گئے پھر سورج ڈوبنے کے وقت جاگے تو اس وقت تک نماز نہ پڑھی جب تک سورج غروب نہ ہو گیا۔ بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے لیکن ہمارے اصحاب نے حضرت علیؓ کے قول کو اختیار کیا ہے کہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آ جائے چاہے وقت ہو یا نہ ہو۔

۱۳۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

۱۳۰ : باب وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے

۱۶۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ عَنْ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى

۱۶۹ : حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ عبداللہؓ نے فرمایا کہ مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو روک دیا چار نمازوں سے یہاں تک کہ رات گزر گئی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ کی حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ لَیْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ اِلَّا اَنَّ اَبَاعُبَیْدَةَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَالَّذِی اخْتَارَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْفَوَائِتِ اَنْ یُّقِیْمَ الرَّجُلُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ اِذَا قَضَاهَا وَاِنْ لَّمْ یُقِمْ اَجْزَاَهٗ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ.

لیکن ابوعبیدہ نے عبداللہ سے نہیں سنا اور بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ فوت شدہ نمازوں کے لئے ہر نماز کے لئے تکبیر کہی جائے اور اگر ہر نماز کے لئے تکبیر نہ بھی کہے تب بھی جائز ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاکِدْتُ اُصَلِّی الْعَصْرَ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّیْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن کفار کو گالیاں دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز عصر ادا نہیں کر سکا یہاں تک کہ سورج ڈوب رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی راوی نے کہا پھر ہم بطحان[1] میں اترے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم نے بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اس وقت سورج ڈوب چکا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: علماء نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ ایک آدمی نماز کے وقت میں جاگنے کا پورا اہتمام وانتظام کر کے سوئے اور اس کے باوجود اس کی آنکھ نہ کھل سکے تو گناہ نہیں۔ اب جاگنے یا یاد آنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو قضا نماز ادا کر لے کیونکہ اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور ''لیلۃ التعریس'' کے واقعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے بعد غزوۂ خندق کا واقعہ نقل کر کے یہ بتلا رہے ہیں کہ قضاء نمازیں جس ترتیب سے فوت ہوئی ہیں اسی ترتیب سے قضاء پڑھنا ضروری ہے یہی مذہب جمہور ائمہ اور احناف کا ہے پھر یہ ترتیب فوت شدہ نمازوں کے زیادہ ہونے یا وقت کی تنگی اور بھولنے کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔

۱۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی اَنَّهَا الْعَصْرُ

۱۳۱: باب عصر کی نماز وسطیٰ ہونا

۱۷۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ.

۱۷۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ وَ اَبُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۱۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

[1] بطحان مدینہ منورہ میں ایک میدان ہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ عَآئِشَۃَ وَّ حَفْصَۃَ وَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ حَدِیْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ سَمِعَ عَنْہُ وَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ سَمُرَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ و ھُوَقَوْلُ اَکْثَرِ الْعُلَمَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ ھِمْ وَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ عَآئِشَۃَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّھْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَصَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الصُّبْحِ.

صحیح ہے۔اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اورابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں ۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے فرمایا کہ علی بن عبداللہ نے کہا حسن کی سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن ہے اورانہوں نے ان سے سنا ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہ صحابہ کرامؓ میں سے اکثر علماء کا قول ہے۔اور زید بن ثابتؓ اور عائشہؓ نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز ظہر ہے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نماز وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔

۱۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا قُرَیْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّھِیْدِ قَالَ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِیْثَ الْعَقِیْقَۃِ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ قُرَیْشِ بْنِ اَنَسٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَلِیٌّ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَۃَ صَحِیْحٌ وَاحْتَجَّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ.

۱۷۳: حبیب بن شہید سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے کہا کہ حسن سے عقیقہ کی حدیث کے متعلق پوچھو کہ انہوں نے کس سے سنی ہے میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے اس کو سمرہ بن جندبؓ سے سنا ہے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں خبر دی مجھے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے اس حدیث کے متعلق انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔امام بخاریؒ کہتے ہیں علی نے کہا کہ حسن کا سمرہؓ سے سماع صحیح ہے اوراس حدیث کو وہ بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: قرآن حکیم میں صلوۃ وسطیٰ پر محافظت کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے لیکن اس کی تعین میں فقہاء اور محدثین کا زبردست اختلاف ہے یہاں تک کہ کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں صلوۃ وسطیٰ ہونے کا کوئی قول موجود نہ ہو لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اکثر علماء کے نزدیک صلوۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔امام مالکؒ اور امام شافعیؒ سے بھی ایک قول اسی کے مطابق ہے۔

۱۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَالْفَجْرِ

۱۳۲: باب عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَ نَا مَنْصُوْرٌ وَھُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَا اَبُوالْعَالِیَۃِ عَنِ

۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیوں سے سنا جن میں عمر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ كَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ فِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَزَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ وَالصُّنَابِحِيِّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَآئِشَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَاَبِىْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَيَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ الْفُقَهَآءِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الصَّلَوَاتُ الْفَوَائِتُ فَلَا بَاْسَ اَنْ تُقْضٰى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَشْيَآءَ حَدِيْثَ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ نِ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ.

بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو میرے لئے ان سب میں محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فجر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ اور صنابحی رضی اللہ عنہ (انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا، کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حسن صحیح ہے۔ اور اکثر فقہاء صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء کا یہی قول ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جہاں تک فوت شدہ (یعنی قضا) نمازوں کا تعلق ہے ان کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں (فجر اور عصر کے بعد) اور کہا علی بن مدینی نے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین چیزیں سنی ہیں حدیث عمرؓ کہ نبی ﷺ نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حدیث ابن عباسؓ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میرے بارے میں کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

خلاصۃ الباب: فجر اور عصر کے بعد عام حکم تو یہی ہے کہ نماز پڑھنا ناجائز ہے البتہ اس حکم سے قضاء نمازیں مستثنیٰ ہیں اس استثناء پر علامہ نوویؒ نے اجماع نقل کیا ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۷۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّہٗ اَتَاہُ مَالٌ فَشَغَلَہٗ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ فَصَلّٰھُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ یَعُدْ لَھُمَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَۃَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ وَ مَیْمُوْنَۃَ وَاَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی بَعْدَ الْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ وَھٰذَا خِلَافُ مَارُوِیَ عَنْہُ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَحُّ حَیْثُ قَالَ لَمْ یَعُدْ لَھُمَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ نَحْوُ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَآئِشَۃَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ رِوَایَاتٌ رُوِیَ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَادَخَلَ عَلَیْھَا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَ رُوِیَ عَنْھَا عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالَّذِی اجْتَمَعَ عَلَیْہِ اَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی کِرَاھِیَۃِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّامَا اسْتُثْنِیَ مِنْ ذٰلِکَ مِثْلُ الصَّلٰوۃِ بِمَکَّۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ فَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُخْصَۃٌ فِیْ ذٰلِکَ وَقَدْ قَالَ بِہٖ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ بَعْدَ ھُمْ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

۱۳۳: باب عصر کے بعد نماز پڑھنا

۱۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں عصر کے بعد اس لئے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ مال آ گیا تھا جس میں مشغولیت کی بنا پر آپ ظہر کی دو رکعتیں ادا نہ کر سکے۔ پس ان (دو رکعتوں کو) عصر کے بعد پڑھا پھر آپ ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھی) اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، میمونہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے کئی حضرات نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے اور حدیث ابن عباسؓ اصح ہے اس لئے کہ انہوں نے فرمایا کہ پھر دوبارہ نہیں پڑھیں اور زید بن ثابتؓ سے بھی ابن عباسؓ کی روایت کی مثل منقول ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں ان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے پاس اس طرح کبھی داخل نہیں ہوئے کہ آپؐ نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں اور ان سے ام سلمہؓ کے واسطے سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے لیکن ان دونوں اوقات میں مکہ میں طواف کے بعد نماز پڑھنا نماز نہ پڑھنے کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ نبی ﷺ سے اس بارے میں (یعنی طواف کے نوافل کے بارے میں) رخصت نقل کی گئی ہے۔ اور اہل علم کی ایک جماعت جن میں صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء شامل ہیں کا بھی یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے (یعنی رخصت کا) جب کہ صحابہؓ اور ان کے بعد کے اہل علم کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمُ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ اَيْضًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

ایک جماعت نے طواف کے نوافل کو بھی ان اوقات میں مکروہ سمجھا ہے اور سفیان ثوریؒ، مالکؒ بن انسؒ اور بعض اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہیں۔

خلاصۃ الباب: عصر کے بعد آنحضرت ﷺ سے دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں تو اُمت کے حق میں عصر کے بعد کی دو رکعتوں کی کیا حیثیت ہے، اس میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ جائز کہتے ہیں ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی احادیث ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اُمت کے حق میں ممنوع ہیں اس لئے کہ جن روایات میں حضور ﷺ سے ہمیشہ پڑھنا ثابت ہے اسے امام ابوحنیفہؒ حضور ﷺ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں۔

۱۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۳۴: باب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَا نَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِاخْتَلَفَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمُ الصَّلٰوةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ فَهٰذَا عِنْدَ هُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ.

۱۷۶: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (یعنی امامت اور اذان) کے درمیان نماز ہے جو چاہے (پڑھے) اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے او راختلاف کیا ہے صحابہ کرامؓ نے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں بعض صحابہؓ کے نزدیک مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان نماز پڑھنا جائز نہیں اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ آپ مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کے نزدیک اگر پڑھ لے تو بہتر ہے اور یہ ان دونوں (احمدؒ اور اسحٰقؒ) کے نزدیک مستحب ہے۔

(فائدہ) "قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان عند کل اذا نین رکعتین ماخلاصلوة المغرب" "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں (یعنی اقامت اور اذان) کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے۔" یہ روایت سنن دارقطنی وبیہقی اور مسند بزار میں مذکور ہے اس روایت کو حیان بصری نے روایت کیا ہے اور وہ صدوق ہیں۔ اس روایت اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا جائز ہے لیکن دو رکعتیں مغرب سے پہلے نہ پڑھنا زیادہ افضل ہے اس لئے کہ احادیث میں مغرب کی نماز میں تعجیل کی تاکید ہے اور صحابہ کرامؓ کی اکثریت کا معمول یہ تھا کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے اور صحابہؓ کا عمل ہمارے لئے باعثِ تقلید ہے اور صحابہؓ کے عمل ہی سے حدیث کا صحیح مفہوم معلوم ہوتا ہے۔ مالکیہ اور حنیفہ کے نزدیک مغرب سے پہلے دو نفل پڑھنا مکروہ ہے ان کے دلائل وہی ہیں جو اوپر نقل کئے گئے ہیں واللہ اعلم (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۷۷: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ یَسَارٍ وَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ یُحَدِّ ثُوْنَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصُّبْحِ رَکْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْعَصْرِ رَکْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْهِ یَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَمَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ هُمْ لِصَاحِبِ الْعُذْرِ مِثْلَ الرَّجُلِ یَنَامُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْیَنْسَاهَا فَیَسْتَیْقِظُ وَیَذْکُرُعِنْدَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَغُرُوْبِهَا.

۱۳۵: باب اس شخص کے بارے میں جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے

۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پالی صبح (یعنی فجر) کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پالی (یعنی پڑھ لی) سورج غروب ہونے سے پہلے اس نے نماز عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہمارے اصحاب شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا ہے اور ان کے نزدیک اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ حکم صاحب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور اس وقت بیدار ہوا یا اسے یاد آیا (کہ اس نے نماز فجر یا عصر ابھی ادا کرنی ہے) جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا تھا۔

خلاصۃ الباب: ۱۳۵ اس باب کی حدیث کے دو جزو ہیں: دوسرا جزو متفق علیہ ہے یعنی اگر نمازِ عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن پہلے جزو میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ فجر کی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہو جائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔ احناف فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز پڑھنا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی۔

۱۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ

۱۷۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِیْنَةِ مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَااَرَادَ بِذٰلِکَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا یُحْرِجَ اُمَّتَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ

۱۳۶: باب دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا

۱۷۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو ملا کر پڑھا مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے۔ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے کہا آپؐ نے چاہا کہ اُمت پر تکلیف نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ کئی سندوں سے ان سے مروی ہے اسے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ وَسَعِیْدُ بْنِ جُبَیْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیُّ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرُ هٰذَا۔

روایت کیا ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر، عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور ابن عباسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِیُّ نَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَحَنَشٌ هٰذَا هُوَ اَبُوْ عَلِیٍّ الرَّحَبِیُّ وَهُوَ حَنَشُ بْنُ قَیْسٍ وَهُوَ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَیْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَایَجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ اِلَّا فِی السَّفَرِ اَوْبِعَرَفَةَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ لِلْمَرِیْضِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ یَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی الْمَطَرِ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَلَمْ یَرَ الشَّافِعِیُّ لِلْمَرِیْضِ اَنْ یَجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ۔

۱۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمع کیا دونمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے ابواب کبائر میں سے ایک باب میں داخل ہوا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حنش، ابوعلی رجبی بن قیس ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو ضعیف کہا ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ دونمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا صرف سفر یا عرفات میں جائز ہے۔ بعض اہل علم تابعینؒ میں سے مریض کے لئے جمع بین الصلوا تین کی اجازت دیتے ہیں اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا مریض کے لئے بھی جائز نہیں۔

(ف) جمع بین الصلوٰتین کا ایک مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ ایک نماز اپنے آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھ لے اور یہ مسافر مریض یا دینی امور میں خصوصی انہماک کے وقت ہوسکتا ہے۔ قضا نماز تو دوسری نماز کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے لیکن جس نماز کا ابھی وقت ہی نہیں آیا وہ قبل از وقت کیسے پڑھی جاسکتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ صرف عرفات اور مزدلفہ میں ہے کہ عرفات میں عصر، ظہر کے ساتھ پڑھ لی جائے اور مغرب مزدلفہ میں جا کر عشاء کے ساتھ پڑھے چاہے آدھی رات کو یا اس کے بعد پہنچے۔

خلاصۃ الباب: اس پر تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ بغیر کسی عذر کے دونمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوٰتین (دونمازیں اکٹھی کرنا) جائز ہے۔ مثلاً بارش یا سفر کا عذر ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے حقیقی جمع عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ جمع صوری جائز ہے۔ حقیقتاً جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَدْأِ الْاَذَانِ

۱۳۷: باب اذان کی ابتداء

۱۸۰: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ نِ الْاَمَوِیُّ نَا اَبِیْ نَامُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

۱۸۰: محمد بن عبداللہ بن زید اپنے باپ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو ہم آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر ہم نے ان کو اس خواب کی خبر دی۔ فرمایا یہ خواب سچا ہے اور تم

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ لَرُؤْيَا حَقٌّ وَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَاقِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَآءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ اَتَمَّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَطْوَلَ وَذَكَرَ فِيْهِ قِصَّةَ الْاَذَانِ مَثْنٰى وَالْاِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبٍّ وَلَا نَعْرِفُ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ اِلَّا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ فِي الْاَذَانِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيُّ لَهٗ اَحَادِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ.

١٨١: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَا قُوْسًا مِثْلَ نَا قُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثُ

بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ وہ تم سے بلند آواز والے ہیں اور انہیں وہ سکھاؤ جو تمہیں کہا گیا ہے اور وہ اس کو بلند آواز سے کہیں۔ راوی کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت بلالؓ کی اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہتے تھے اے اللہ کے رسول ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح بلالؓ نے کہا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یہی بات زیادہ مضبوط ہوگئی۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے بھی روایت کیا ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے طویل اور مکمل حدیث، اس حدیث میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ذکر کرتے ہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ، عبداللہ بن زیدؓ ابن عبدربہ ہیں ان کو ابن عبدرب بھی کہا جاتا ہے ہمیں ان کی رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں اذان کی اس روایت کے علاوہ کسی روایت کے صحیح ہونے کا علم نہیں اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے بھی نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور عبداللہ بن عاصم مازنی، عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔

۱۸۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہوتے اور اوقات نماز کا اندازہ کرتے تھے ان میں سے کوئی بھی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعض نے کہا ایک ناقوس بنایا جائے نصاریٰ کے ناقوس کی طرح، بعض نے کہا ایک قرن بناؤ یہودیوں کے قرن کی طرح۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں بھیجتے تم ایک آدمی کو کہ وہ پکارے نماز کے لئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے پکارو (منادی کرو)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ

۱۳۸: باب اذان میں ترجیع[1]

۱۸۲: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ مُعَاذٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَ جَدِّيْ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهُ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ فِي الْاَذَانِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۱۸۲: حضرت ابومحذورہ[2] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم نے کہا کہ ہماری اذان کی طرح۔ بشر کہتے ہیں میں نے ان سے کہا دوبارہ کہیے (اذان) تو انہوں نے بیان کی اذان ترجیع کے ساتھ۔ ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اذان کے بارے میں ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور یہ ان سے کئی سندوں سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَاعَفَّانُ نَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِغْيَرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا فِي الْاَذَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يُفْرِدُالْاِقَامَةَ.

۱۸۳: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان میں انیس اور تکبیر میں سترہ کلمات سکھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ ہے اور بعض اہل علم کا اذان کے بارے میں یہی مذہب ہے اور ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے تکبیر کا ایک ایک مرتبہ کہنا بھی مروی ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْرَادِ الْاِ قَامَةِ

۱۳۹: باب تکبیر ایک ایک بار کہنا

۱۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَ يُوْتِرَالْاِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ

۱۸۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ کہے اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

---

[1] اذان میں شہادتین کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دو مرتبہ اونچی آواز سے کہنے کو ترجیع کہتے ہیں۔

[2] ابومحذورہؓ بچے تھے ان کو اذان سکھائی گئی وہ شہادتین کو پست آواز سے ادا کرتے تھے کہ یہ کلمات ان کے لئے اجنبی تھے لہٰذا دوبارہ بلند آواز سے کہلوائے گئے اور چونکہ یہ سعادت انہیں نبی اکرم ﷺ سے حاصل ہوئی تھی لہٰذا پھر اسی کو مختلف اسناد سے جب روایت کیا گیا تو ایسا ہو گیا کہ گویا ترجیع سنت نبوی ہے حالانکہ جیسا گذرا اس کی توجیہ وہی ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَقَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُوَاِسْحٰقُ.

ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ صحابہؓ وتابعینؒ میں سے بعض اہل علم کا قول ہے اور امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

۱۴۰: باب اقامت دودو بار کہے

۱۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْروبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ.

۱۸۵: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ کہی جاتی تھی۔ امام ابوعیسٰی ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مروہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا۔ شعبہ، عمرو بن مروہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کو خواب میں دیکھا۔ یہ اصح ہے ابن ابی لیلٰی کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اذان اور اقامت دونوں دودو مرتبہ ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْاَذَانِ

۱۴۱: باب اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا

۱۸۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ نَا عَبْدُالْمُنْعِمِ وَهُوَصَاحِبُ السِّقَاءِ نَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ يَابِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِيْ اَذَانِكَ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ.

۱۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اذان کہو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہر و کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم نہ کھڑے ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو[1]۔

---

[1] نبی اکرم ﷺ کا حجرہ مبارک مسجد کے متصل تھا لہٰذا آپ ﷺ تقریباً اس وقت تشریف لاتے جب ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا جاتا۔ آج کل امام مصلّٰی پر محراب میں بیٹھا ہوتا ہے اور امام و مقتدی سب بیٹھے رہتے ہیں اور جب ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہا جائے تب سب کھڑے ہوتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ آج بھی اگر ☜ ......

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالْمُنْعِمِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنَ الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمُنْعِمِ وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ.

۱۸۷: ہم سے عبد بن حمید نے روایت کیا ان سے یونس بن محمد نے اور ان سے عبد منعم نے اسی کی مثل روایت کیا۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں ہم جابرؓ کی اس حدیث کو عبد منعم کی سند کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ سند مجہول ہے۔

۱۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَا لْاَذَانِ

۱۴۲: باب اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا

۱۸۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَآءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَآءِ صَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُدْخِلَ الْمُؤَذِّنُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فِي الْاَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْاِقَامَةِ اَيْضًا يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَهُوَقَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ اسْمُهٗ وَهْبُ السُّوَائِيُّ.

۱۸۸: عون بن ابوجحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے اور وہ اپنا منہ پھیرتے تھے ادھر اُدھر اور ان کی دو انگلیاں ان کے دونوں کانوں میں تھیں جب کہ رسول اللہؐ اپنے سرخ خیمے میں تھے۔ راوی نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ (خیمہ) چمڑے کا تھا پھر بلالؓ عصا[1] لیکر نکلے اور اسے میدانؓ (بطحاء) میں گاڑ دیا پھر رسول اللہؐ نے اس کی طرف نماز پڑھی۔ آپؐ کے اردگرد کتے اور گدھے چل پھر رہے تھے (یعنی خیمہ کے آگے) آپؐ کے جسم پر سرخ حلّہ تھا گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ (حلّہ[2]) یمنی چادر کا ہوگا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوجحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ موذن کے لئے اذان کے دوران انگلیوں کو کانوں میں ڈالنے کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت کہتے ہوئے بھی انگلیاں کانوں میں ڈالے اور یہ اوزاعیؒ کا قول ہے۔ ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ واقعہ حجۃ الوداع سے واپسی کا ہے جب آپ ﷺ نے محصّب میں قیام کیا تھا یہاں حضرت بلالؓ نے قبہ میں اذان دی تھی اس لئے گھومنا پڑا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر منارہ وغیرہ میں اذان دی جائے تو گھومنا چاہئے اور اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا بھی مستحب ہے اس کی وجہ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے۔

...... امام ساتھ حجرے سے نکل کر آئے تو یہ کیا جاسکتا ہے لیکن امام تو آ کر فوراً تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے یعنی نیت باندھ لیتا ہے اور مقتدی منتشر کھڑے ہوتے ہیں اور صفیں درست کرنے تک امام سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے اور یوں تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ ملنے سے مقتدی محروم ہو جاتے ہیں۔ امام حجرے سے نکلے اور مقتدی قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں تو پھر ایسا ہونا چاہیے کہ صف بندی پہلے ہو چکی ہو یا پھر امام نماز شروع کرنے سے پہلے صف بندی کرائے اور پھر تکبیر تحریمہ کہے۔

[1] عنزہ: ایسے عصا کو کہتے ہیں جس کے نیچے لوہا لگا ہو۔ (مترجم) [2] حُلّہ: اگر چادر اور تہبند ایک ہی طرح کا ہو تو اسے حلّہ کہتے ہیں۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّثْوِیْبِ فِی الْفَجْرِ

۱۸۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ نَـا اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّ بَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ بِلَالٍ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ الْمُلَائِیِّ وَاَبُوْاِسْرَائِیْلَ لَمْ یَسْمَعْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنَ الْحَکَمِ ابْنِ عُتَیْبَۃَ قَالَ اِنَّمَا رَوَاہُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَۃَ عَنِ الْحَکَمِ ابْنِ عُتَیْبَۃَ وَاَبُوْ اِسْرَائِیْلَ اسْمُہٗ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَلَیْسَ بِذٰلِکَ الْقَوِیِّ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَقَدِاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَفْسِیْرِ التَّثْوِیْبِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ التَّثْوِیْبُ اَنْ یَقُوْلَ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِنَ النَّوْمِ وَھُوَقَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدَ وَقَالَ اِسْحٰقُ فِی التَّثْوِیْبِ غَیْرَ ھٰذَا قَالَ ھُوَ شَیْءٌ اَحْدَثَہُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَاَ الْقَوْمُ قَالَ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ وَھٰذَا الَّذِیْ قَالَ اِسْحٰقُ ھُوَ التَّثْوِیْبُ الَّذِیْ کَرِھَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ وَالَّذِیْ اَحْدَثُوْہُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَکِ اَنَّ وَاَحْمَدُ التَّثْوِیْبَ اَنْ یَقُوْلَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِالصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ فَھُوَ قَوْلٌ صَحِیْحٌ وَیُقَالُ لَہُ التَّثَوُّبُ اَیْضاً وَھُوَ الَّذِیْ اخْتَارَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ وَ رَاَوْہُ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ الصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ وَ رُوِیَ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ اُذِّنَ فِیْہِ وَنَحْنُ نُرِیْدُ اَنْ نُصَلِّیَ فِیْہِ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰہِ

۱۴۳: باب فجر کی اذان میں تثویب کے بارے میں

۱۸۹: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت بلالؓ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تم تثویب کرو نمازوں میں مگر فجر کی نماز میں۔ اس باب میں ابومحذورہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث بلال کو ہم ابواسرائیل ملائی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ابواسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے نہیں سنی۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے حسن بن عمارہ سے اور انہوں نے حکم بن عتیبہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن ابواسحاق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور اختلاف کیا اہل علم نے تثویب کی تفسیر میں بعض اہل علم کے نزدیک تثویب یہ ہے کہ فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہے یہ ابن مبارکؒ اور احمدؒ کا قول ہے اور اسحاقؒ نے اس کے علاوہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ نیا طریقہ نکالا ہے کہ اگر لوگ اذان دینے کے بعد تاخیر کریں تو مؤذن اذان اور اقامت کے درمیان '' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ '' کے الفاظ کہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) یہ تثویب جس کو اسحٰقؒ نے بیان کیا ہے اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ وہ کام ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے نکالا ہے (یعنی بدعت ہے)۔ تثویب کے متعلق ابن مبارکؒ اور احمدؒ کی تفسیر کہ یہ فجر کی اذان میں ''الصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ '' کے الفاظ کہنا ہے۔ یہی قول صحیح ہے اور اسے تثویب بھی کہا جاتا ہے۔ اسی کو اہل علم نے اختیار کیا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے فجر کی اذان میں ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ '' اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں داخل ہوا مسجد میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ اس میں اذان ہو چکی تھی اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم نماز ادا کریں پس مؤذن نے تثویب کہی تو عبداللہ بن عمرؓ مسجد سے نکل آئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ اِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ التَّثْوِيْبَ الَّذِیْ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ.

اور فرمایا نکل چلو اس بدعتی کے پاس سے اور وہاں نماز ادا نہیں کی۔ مکروہ سمجھتے تھے عبداللہ بن عمرؓ اس تثویب کو جو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع کی تھی۔

خلاصۃ الباب: تثویب کے معانی ترجمہ سے واضح ہیں۔ اذان کے بعد تثویب کو اکثر علماء نے بدعت اور مکروہ کہا خصوصاً جب اس کو سنت کی حیثیت سے اختیار کرلیا گیا ہو لیکن اگر ضرورت کے موقع پر اس کو سنت اور عبادت سمجھے بغیر کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۴۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

۱۴۴: اذان کہنے والا ہی تکبیر کہے

۱۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ وَيَعْلٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ فَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ زِيَادٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاِفْرِيْقِيِّ وَالْاِفْرِيْقِیُّ هُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ اَحْمَدُ لَا اَكْتُبُ حَدِيْثَ الْاِفْرِيْقِيِّ قَالَ وَرَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُقَوِّیْ اَمْرَهُ وَيَقُوْلُ هُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ.

۱۹۰: حضرت زید بن حارث صدائیؓ سے روایت ہے کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اذان دوں فجر کی میں نے اذان دی پھر جب حضرت بلالؓ نے اقامت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حدیث زیاد کو افریقی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور محدثین کے نزدیک افریقی ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ میں افریقی کی روایت نہیں لکھتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے دیکھا محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کو وہ افریقی کو قوی کہا کرتے تھے اور وہ کہتے کہ ان کی حدیث صحت کے قریب ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ کے نزدیک یہ عمل واجب ہے جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں یہ مستحب ہے لہٰذا مؤذن سے اجازت لے کر اقامت کوئی دوسرا کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس سے مؤذن کو تکلیف اور رنج نہ ہو اور تکلیف ہو تو مکروہ ہے مستحب ہونے کی دلیل دارقطنی وغیرہ کی روایات ہیں۔

۱۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

۱۴۵: باب بغیر بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

۱۹۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ.

۱۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اذان دے مگر باوضو آدمی (یعنی جس آدمی کا وضو ہو)۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۹۲: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یُنَادِیْ بِالصَّلَاۃِ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَمْ یَرْفَعْہُ ابْنُ وَھْبٍ وَھُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالزُّھْرِیُّ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَذَانِ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَکَرِھَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاِسْحَاقُ وَرَخَّصَ فِیْ ذٰلِکَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاَحْمَدُ۔

۱۹۲: یحییٰ بن موسیٰ، عبداللہ بن وہب سے وہ یونس سے اور وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جس آدمی کا وضو نہ ہو وہ اذان نہ دے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہیں کہا وہب بن منبہ نے اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے اصح ہے اور زہری نے نہیں سنی کوئی حدیث ابو ہریرہؓ سے اور اختلاف ہے اہل علم کا بے وضو اذان دینے کے بارے میں۔ بعض اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی یہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے[1]۔

خلاصۃ الباب: احناف اور امام شافعیؒ کے نزدیک اذان کے لئے وضو شرط ہے۔

۱۴۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَۃِ

۱۴۶: باب امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے

۱۹۳: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا اِسْرَائِیْلُ اَخْبَرَنِیْ سِمَاکُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُمْھِلُ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی اِذَا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ یَرَاہُ وَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَحَدِیْثُ سِمَاکٍ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَھٰکَذَا قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِنَّ الْمُؤَذِّنَ اَمْلَکُ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامُ اَمْلَکُ بِالْاِقَامَۃِ۔

۱۹۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تاخیر کرتے اقامت میں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نکلتے ہوئے) دیکھ نہ لیتے جب انہیں دیکھتے تو نماز کے لئے اقامت کہتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور حدیث سماک کو اس روایت کے علاوہ ہم نہیں جانتے بعض اہل علم نے اس طرح کہا ہے کہ مؤذن کو اذان کا اور امام کو اقامت کا زیادہ اختیار ہے۔

خلاصۃ الباب: اقامت جس وقت امام چاہے اس وقت ہونی چاہیے۔ اسی حدیث سے فقہاء نے استدلال کر کے کہا ہے کہ اقامت امام کے خروج (نکلنے) کے بعد ہونی چاہیے۔ خروج کا مطلب یہ ہے کہ امام صفوں سے باہر ہو تو صفوں میں آجائے اگر صفوں میں بیٹھا ہو تو مصلّی کی طرف چلنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

۱۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَذَانِ بِاللَّیْلِ

۱۴۷: باب رات کو اذان دینا

۱۹۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ

۱۹۴: حضرت سالمؒ سے روایت ہے انہوں نے روایت کیا اپنے

[1] اس میں تطبیق یہ ہے کہ اگر جماعت کا وقت قریب ہو اور ابھی اذان نہ ہوئی ہو اور کوئی اذان کہنے والا نہ ہو ایک آدمی آئے جو اذان کہہ سکتا ہے لیکن اس کا وضو نہیں ہے تو وہ اذان کہہ دے بعد وضو کر لے تا کہ وقت پر نماز ہو جائے اور نمازیوں میں خلل اور انتشار نہ ہو۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی تَسْمَعُوْا تَاذِیْنَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَةَ وَاُنَیْسَةَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَذَانِ بِاللَّیْلِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّیْلِ اَجْزَاَهُ وَلَا یُعِیْدُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَذَّنَ بِلَیْلٍ اَعَادَ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَرَوٰی حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِلَیْلٍ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُنَادِیَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِیْحُ مَا رَوٰی عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَیْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَرَوٰی عَبْدُالْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ اَذَّنَ بِلَیْلٍ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ یُعِیْدَ الْاَذَانَ وَهٰذَا لَا یَصِحُّ لِاَنَّهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُنْقَطِعٌ وَلَعَلَّ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَرَادَ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَالصَّحِیْحُ رِوَایَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَغَیْرِ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَلَوْ کَانَ حَدِیْثُ حَمَّادٍ صَحِیْحًا لَمْ یَکُنْ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ مَعْنًی اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَاِنَّمَا اَمَرَهُمْ فِیْمَا

باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم لوگ کھایا پیا کرو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، انیسہؓ، ابوذرؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے رات کو اذان دینے کے بارے میں بعض اہل علم کے نزدیک اگر مؤذن نے رات کو اذان دے دی تو کافی ہے اور اس کا لوٹانا ضروری نہیں ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر رات کو اذان دے تو دوبارہ اذان دینا ضروری ہے اور یہ قول سفیان ثوریؒ کا ہے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے وہ نافع سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نے رات کو اذان دی تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ نداء لگائیں کہ بندہ (بلال) وقت اذان سے غافل ہو گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم لوگ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہو اور عبدالعزیز بن رواد نے روایت کیا نافع سے کہ حضرت عمرؓ کے مؤذن نے اذان دی رات کو تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ اذان دے یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نافع کی حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمرؓ کی ہے اور اکثر راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور زہری سے انہوں نے سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ اگر حماد کی روایت صحیح ہوتی تو اس روایت کے کوئی معنیٰ نہ ہوتے کہ آپ ؐ نے فرمایا کہ بلالؓ اذان رات کو ہی دے دیتے ہیں آپ ؐ نے اس حدیث میں انہیں آئندہ کے لئے حکم دیا ہے اور اگر آپ ﷺ نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

یُسْتَقْبَلُ فَقَالَ اِنَّ بِلَالاً یُؤَذِّنُ بَلَیْلٍ وَلَوْ اَنَّهُ اَمَرَهُ بِاِعَادَةِ الْاَذَانِ حِیْنَ اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَمْ یَقُلْ اِنَّ بِلَالاً یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ حَدِیْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ اَوْاَخْطَاءَ فِیْهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

انہیں طلوع فجر سے پہلے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا ہوتا تو آپ ؐ یہ نہ فرماتے کہ بلالؓ رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں اور کہا علی بن مدینیؒ نے ایوب سے مروی حماد بن سلمہ کی حدیث جسے روایت کیا ہے ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے وہ غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے خطا کی ہے۔

خلاصۃ الباب: محدثین اور فقہاء کے درمیان یہ بات چلی ہے کہ فجر کی اذان طلوع صبح صادق سے پہلے دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ امام یوسفؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ کے نزدیک دی جاسکتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام محمد سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی وقت سے پہلے نہیں دی جاسکتی اگر دیدی جائے تو لوٹانا واجب ہے کیونکہ حضرت بلالؓ نمازِ فجر کے لئے اذان نہیں کہتے تھے بلکہ کسی اور مقصد کے لئے کہتے تھے۔ دلائل احادیث میں موجود ہیں۔

۱۴۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَالْاَذَانِ

۱۴۸: باب اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے

۱۹۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَفِی الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَلٰی هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ اَنْ لَا یَخْرُجَ اَحَدٌمِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ اَوْاَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَیُرْوٰی عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ اَنَّهُ قَالَ یَخْرُجُ مَالَمْ یَاْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِی الْاِ قَامَةِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَهٰذَا عِنْدَ نَا لِمَنْ لَهُ عُذْرٌ فِی الْخُرُوْجِ مِنْهُ وَ اَبُوالشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَیْمُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَهُوَ وَالِدُ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ وَقَدْ رَوٰی اَشْعَثُ بْنُ اَبِی الشَّعْثَاءِ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْهِ.

۱۹۵: حضرت ابوشعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے باہر نکلا عصر کی اذان کے بعد تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے کوئی شخص بغیر عذر کے نہ نکلے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی ضروری کام ہو۔ اور روایت کیا گیا ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ کہتے ہیں کہ مسجد سے نکلنا جائز ہے جب تک اقامت شروع نہ ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر نکلنے کے لئے کوئی عذر رکھتا ہو اور ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے اور وہ والد ہیں اشعث بن ابوشعثاء کے اور یہ حدیث بھی اشعث بن ابی شعثاء نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

نکلنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو نکلنا جائز ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ جانے والا شخص بغیر کسی عذر کے جا رہا ہے اس لئے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

۱۹۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُ كُمَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا الْاَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجْزِئُ الْاِقَامَةُ اِنَّمَا الْاَذَانُ عَلٰى مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۱۴۹: باب سفر میں اذان

۱۹۶: حضرت مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو اذان کہو اور اقامت کہو اور تم میں سے بڑا امامت کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ سفر میں اذان دی جائے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت ہی کافی ہے اذان تو اس کے لئے ہے جو لوگوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے اور پہلا قول اصح ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: سفر میں جہاں دوسرے آدمیوں کے جماعت میں شامل ہونے کی توقع نہ ہو وہاں بھی اذان و اقامت دونوں مسنون ہیں۔

۱۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْاَذَانِ

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ نَا حَمْزَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ تُمَيْلَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ اسْمُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَجَابِرُ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ ضَعَّفُوْهُ تَرَكَهٗ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَوْلَا جَابِرٌ

۱۵۰: باب اذان کی فضیلت

۱۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان دی سات برس تک ثواب کی نیت سے اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھ دی گئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ثوبان رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے۔ ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے۔ جابر بن یزید جعفی کو محدثین نے ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے روایات لینا ترک کر دیا ہے۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں میں نے سنا جارود سے وہ کہتے ہیں میں نے وکیع سے سنا

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْجُعْفِيُّ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ حَدِيْثٍ وَلَوْلَا حَمَّادٌ لَكَانَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ بِغَيْرِ فِقْهٍ.

انہوں نے کہا اگر جابر جعفی نہ ہوتے تو اہل کوفہ حدیث کے بغیر رہ جاتے اور اگر حماد نہ ہوتے تو فقہ کے بغیر رہ جاتے۔

خلاصۃ الباب: اذان کی فضیلت میں متعدد احادیث صحیحہ موجود ہیں جیسا کہ امام ترمذیؒ وفی الباب سے ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے سب لوگوں کے مقابلہ میں دراز گردن (سربلند) ہونگے۔

۱۵۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

۱۵۱: باب امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے

۱۹۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ وَاَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَآئِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَدِيْثُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ اَنَّهٗ لَمْ يُثْبِتْ حَدِيْثَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَاحَدِيْثَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ هٰذَا.

۱۹۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ ائمہ کو ہدایت پر رکھ اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں اس باب میں عائشہؓ، سہل بن سعدؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث سفیان ثوریؒ، حفص بن غیاث اور کئی حضرات نے اعمش سے روایت کی ہے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے انہوں نے کہا کہ یہ حدیث مجھے ابی صالح سے انہیں ابو ہریرہؓ سے اور انہیں نبی ﷺ سے پہنچی ہے اور نافع بن سلیمان نے روایت کیا ہے اس روایت کو محمد بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالح کی ابوہریرہؓ سے مروی حدیث اصح ہے ابوصالح کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث سے۔ ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالح کی عائشہؓ سے مروی حدیث اصح ہے۔ علی بن مدینی سے مذکور ہے کہ ابوصالح کی ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ثابت نہیں ہے۔ ابوصالح کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

خلاصۃ الباب: حدیث کا یہ جملہ جوامع الکلم میں سے ہے متعدد مختلف فیہ مسائل میں احناف کا مسلک معتدل ہے۔(۱) امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے۔(۲) امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدی کی بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۲: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَااَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

۱۹۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَ نْصَارِیُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاُمِّ حَبِیْبَۃَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَعَآئِشَۃَ وَمُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ وَمُعَاوِیَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھٰکَذَا رَوٰی مَعْمَرٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ مِثْلَ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَرَوٰی عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّھْرِیِّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَرِوَایَۃُ مَالِکٍ اَصَحُّ۔

۱۵۲: باب جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے

۱۹۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو اذان تو اسی طرح کہو جس طرح کہتا ہے مؤذن۔ اس باب میں ابو رافع رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے معمر اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل زہری سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور مالک رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے۔

۱۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ یَّاْخُذَالْمُؤَذِّنُ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًا

۲۰۰: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌنَا اَبُوْزُ بَیْدٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِنْ اٰخِرِمَا عَھِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَایَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًاقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عُثْمَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ کَرِھُوْا اَنْ یَاْخُذَ عَلَی الْاَذَانِ اَجْرًاوَاسْتَحَبُّوْالِلْمُؤَذِّنِ اَنْ یَحْتَسِبَ فِیْ اَذَانِہٖ۔

۱۵۳: باب مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

۲۰۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔ امام ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ مؤذن کے لئے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے اور مستحب ہے مؤذن کے لئے کہ وہ اذان دے آخرت کے ثواب کے لئے[1]۔

۱۵۴: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ

۱۵۴: باب جب مؤذن

---

[1] یہ بہتر ہے کہ مؤذن اجر آخرت کے لئے اذان دے لیکن متاخرین نے کہا ہے کہ مستقل مؤذن کے لئے تنخواہ ضروری ہے ہاں اگر کوئی صاحب استطاعت اس کا ذمہ اٹھا لے کہ میں اذان ہمیشہ کہوں گا تو یہ بڑی بات ہے یا کوئی شخص کوئی اور کام کرے اور اذان دیتا رہے۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَلْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَآءِ

۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ .

اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے

۲۰۱: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ کہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رَبّ ہونے پر، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر لیث بن سعید کی حکیم بن عبداللہ بن قیس کی روایت سے۔

۱۵۵ :بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

۲۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِیُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا نَا عَلِیُّ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِ لاَ نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ .

۱۵۵: باب اسی سے متعلق

۲۰۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اذان سننے کے بعد کہا (اَللّٰھُمَّ سے وعدتہٗ تک) "اے اللہ اس کامل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔" امام ابوعیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے، محمد بن منکدر کی روایت سے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کو شعیب بن ابوحمزہ کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہو۔

۱۵۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِ قَامَةَ

۲۰۳ :حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ وَاَبُوْ اَحْمَدَ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالُوْا اَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّیِّ عَنْ اَبِیْ اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۵۶: باب اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں جاتی

۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهِ ﷺ الدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوَاهُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هٰذَا .

رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کی مثل اسحاق ہمدانی نے برید بن مریم کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۵۷ :بَابُ مَاجَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ

۱۵۷: باب اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں

۲۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ .

۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کمی کی گئی ان میں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں عبادہ بن صامتؓ، طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸ :بَابُ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۱۵۸: باب پانچ نمازوں کی فضیلت

۲۰۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۲۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے (صغیرہ گناہوں کا) جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۵۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۱۵۹: باب جماعت کی فضیلت

۲۰۶ :حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَعَامَّةُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالُوْا خَمْسٌ وَعِشْرِيْنَ اِلَّا ابْنُ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَالَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ.

نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا نافع نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جماعت کی نماز منفرد کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اکثر راویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچیس درجے کا قول نقل کیا ہے سوائے ابن عمرؓ کے کہ انہوں نے ستائیس درجے کہا ہے۔

۲۰۷: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ الرَّجُلِ فِى الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز اس کے اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا يُجِيْبُ

۱۶۰: باب جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے نہ پہنچے)

۲۰۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِبْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِىْ اَنْ يَجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَبِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى اَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اَبِى الدَّرْدَآءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کا ڈھیر جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر میں آگ لگا دوں ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ اس باب میں ابن مسعود، ابودرداء، ابن عباس، معاذ بن انس، جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نماز کے لئے (حاضر نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ یہ تاکید سختی اور تنبیہ کے معنیٰ میں ہے اور کسی شخص کے لئے جماعت

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

هٰذَا عَلَى التَّغْلِيْظِ وَالتَّشْدِيْدِ وَلَا رُخْصَةَ لِاَحَدٍ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ لَايَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَاجَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَا وُنًابِهَا .

کو ترک کرنے کی اجازت نہیں الا یہ کہ اس کو کوئی عذر ہو۔ مجاہدؒ نے کہا کہ سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے ایسے شخص کے متعلق جو دن میں روزے رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو لیکن نہ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جماعت میں۔ فرمایا (ابن عباسؓ نے) وہ جہنمی ہے۔ ہم سے روایت کیا اسے حماد نے انہوں نے محاربی سے اور وہ لیث سے اور وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جمعہ اور جماعت میں نہ حاضر ہوتا ہو قصداً یا تکبر کی وجہ سے یا جماعت کو حقیر سمجھ کر (وہ جہنمی ہے)۔

خلاصۃ الابواب: (۱) اذان کا جواب دینا چاہئے (۲) پچاس نمازوں کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں اس کی تائید حدیث باب کے اگلے جملہ سے ہوتی ہے۔ (۳) بعض مسنون طریقے سے اذان کا جواب دینے اور اس کے بعد دعا وسیلہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرماویں گے۔ (۴) امام احمدؒ کا مسلک اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض عین ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے بہرحال جماعت کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔ (۵) تھوڑی سی محنت پر اتنا بڑا ثواب کہ ایک نماز پر ستائیس گنا اَجر دینے کا وعدہ ہے۔

۱۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

۱۶۱: باب وہ شخص جو اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے

۲۰۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ انْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مِحْجَنٍ وَيَزِيْدَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ

۲۰۹: جابر بن یزیدؒ بن اسود سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے کہ میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں۔ پس میں نے نماز پڑھی آپ ﷺ کے ساتھ صبح کو مسجد خیف میں جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دیکھا دو آدمیوں کو کہ انہوں نے باجماعت نماز نہیں پڑھی تھی آپؐ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ پس انہیں لایا گیا اس حالت میں کہ ان کی رگیں خوف سے پھڑک رہی تھیں آپؐ نے پوچھا تمہیں ہمارے ساتھ کس چیز نے نماز پڑھنے سے روکا؟ انہوں نے کہا ہم نے اپنی منزلوں میں نماز ادا کر لی تھی آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزلوں میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ یَزِیْدَ ابْنِ الْاَسْوَدِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَحْدَهٗ ثُمَّ اَدْرَکَ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّهٗ یُعِیْدُ الصَّلَوَاتِ کُلَّهَا فِی الْجَمَاعَةِ وَاِذَا صَلَّی الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهٗ ثُمَّ اَدْرَکَ الْجَمَاعَةَ قَالُوْا فَاِنَّهٗ یُصَلِّیْهَا مَعَهُمْ وَیَشْفَعُ بِرَکْعَةٍ وَالَّتِیْ صَلّٰی وَحْدَهٗ هِیَ الْمَکْتُوْبَةُ عِنْدَهُمْ.

ہوگئی۔ اس باب میں محجن اور یزید بن عامر سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی علماء کا قول بھی ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوریؒ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کہ اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پالے تو تمام نمازیں جماعت میں لوٹا سکتا ہے اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھی پھر جماعت مل گئی تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور اس میں ایک رکعت ملا کر اسے جفت کردے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی ہوگی وہی فرض ہوگی (یعنی جماعت کے ساتھ جو نماز پڑھی وہ نفل شمار ہوگی اور جو پہلے تنہا پڑھی تھی وہی فرض شمار ہوں گے۔

۱۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجَمَاعَةِ فِیْ مَسْجِدٍ قَدْصُلِّیَ فِیْهِ مَرَّةً

۱۶۲: باب اس مسجد میں دوسری جماعت جس میں ایک مرتبہ جماعت ہو چکی ہو

۲۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَتَّجِرُ عَلٰی هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰی مَعَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَالْحَکَمِ بْنِ عُمَیْرٍ وَقَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ قَالُوْا لَا بَاْسَ اَنْ یُصَلِّیَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِیْ مَسْجِدٍ قَدْ صَلّٰی فِیْهِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یُصَلُّوْنَ فُرَادٰی وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَمَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ یَخْتَارُوْنَ الصَّلٰوۃَ فُرَادٰی.

۲۱۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھ لینے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کون تجارت کرے گا اس آدمی کے ساتھ۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی لی۔ اس باب میں ابوامامہ، ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور صحابہؓ وتابعینؒ میں سے کئی اہل علم کا یہ قول ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی کہتے ہیں احمدؒ اور اسحاقؒ بھی اور بعض اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھیں اکیلے اکیلے (یعنی پہلی جماعت کے بعد آنے والے لوگ اپنی اپنی انفرادی نماز پڑھیں دوبارہ جماعت نہ کریں) یہ قول سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ (بعد میں آنے والے جماعت نہ کریں) وہ الگ الگ نماز پڑھیں۔

(فائدہ) یہی مسلک حنفیہ کا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر دوبارہ جماعت کی عام اجازت دے دی جائے تو پھر پہلی اور اصل جماعت کا اتنا اہتمام نہ رہے گا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

۱۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِفِیْ جَمَاعَةٍ

۲۱۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَاسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَالْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَجُنْدُبٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَبُرَيْدَةَ.

۲۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْقُوْفًا وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوْعًا.

۲۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ الْكَحَّالِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۳: باب عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی نماز کے لئے اس کے لئے نصف رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے صبح اور عشاء کی نماز با جماعت پڑھی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا اجر ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمارہ بن ابورویبہ رضی اللہ عنہ، جندب رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور بُریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

۲۱۲: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پس تم اللہ کی پناہ نہ توڑو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا حدیث عثمان حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور کئی سندوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۱۳: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دو۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

۲۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا

۱۶۴: باب پہلی صف کی فضیلت

۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی اور سب سے بری آخری صف ہے جبکہ عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری اور سب سے بری پہلی صف ہے۔ اس

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَوَّلُهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ وَعَآئِشَةَ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

باب میں جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۲۱۵: وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَلِلثَّانِیْ مَرَّةً وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مَافِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَا اسْتَهَمُوْا حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِکٌ ح وَثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۱۵: اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ استغفار کرتے تھے فرمایا نبی ﷺ نے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں (شامل ہو کر) نماز پڑھنے کا کتنا اجر ہے پھر وہ اسے (یعنی پہلی صف کو) قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور وہ قرعہ اندازی کریں۔ یہ حدیث ہم سے روایت کی اسحاق بن موسیٰ انصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۱۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

۱۶۵: باب صفوں کو سیدھا کرنا

۲۱۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ یَوْمًا فَرَاٰی رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَآءِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ نُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ اِقَامَةُ الصَّفِّ وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یُوَکِّلُ رَجُلًا بِاِقَامَةِ الصُّفُوْفِ وَلَا یُکَبِّرُ حَتّٰی یُخْبَرَ اَنَّ الصُّفُوْفَ قَدِ اسْتَوَتْ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ اَنَّهُمَا کَانَا

۲۱۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو درست فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نکلے تو آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو (برابر کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے دلوں میں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن سمرہؓ، براءؓ، جابر بن عبداللہؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں نعمان بن بشیر کی مروی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ ایک آدمی کو صفیں سیدھی کرنے کے لئے مقرر کرتے تھے اور اس وقت تک تکبیر (اولیٰ) نہ کہتے جب تک انہیں بتا نہ دیا جاتا کہ صفیں سیدھی ہوگئی ہیں۔ مروی ہے حضرت علیؓ اور

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

يَتَعَاهَدَانِ ذٰلِکَ يَقُوْلاَنِ اسْتَوُوْا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ تَقَدَّمْ يَافُلاَنُ تَاَخَّرْيَافُلاَنُ.

عثمانؓ سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور فرمایا کرتے ''برابر ہو جاؤ'' اور حضرت علیؓ فرمایا کرتے ''اے فلاں آگے ہو جا'' اے فلاں پیچھے ہو جا۔

۱۶۶: بَابُ مَاجَاءَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلاَمِ وَالنُّهٰى

۱۶۶: باب نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار میرے قریب رہا کریں

۲۱۷ حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاخَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوالْاَحْلاَمِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْبَرَآءِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَ نْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ هُوَخَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَنَّ خَالِدًا الْحَذَّآءَ مَاحَذَا نَعْلاً قَطُّ اِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُ اِلٰى حَذَّآءٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِ وَاَبُوْمَعْشَرٍ اسْمُهٗ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ.

۲۱۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے میرے قریب تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں (یعنی بصیرت و عقل میں) پھر وہ جو ان کے قریب ہوں اور نہ تم اختلاف کرو آپس میں تاکہ تمہارے دلوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور باز رہو بازاروں کے شور و غل سے۔ اس باب میں ابی بن کعب، ابن مسعود، ابو سعید، براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی علیہ السلام سے آپ علیہ السلام کو مہاجرین اور انصار کا اپنے قریب رہنا پسند تھا تاکہ وہ آپؐ سے (مسائل کو) محفوظ رکھیں اور خالد الحذاء خالد بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو المنازل ہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جوتا نہیں بنایا وہ ایک جوتے بنانے والے کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی نسبت سے مشہور ہو گئے اور ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

۱۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

۱۶۷: باب ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

۲۱۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَآءِ فَاضْطَرَّنَاالنَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

۲۱۸: عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے امراء میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی پس ہمیں مجبور کیا لوگوں نے تو ہم نے نماز پڑھی دو ستونوں کے درمیان اور جب ہم نماز پڑھ چکے تو فرمایا انس بن مالکؓ نے ہم اس سے پرہیز کرتے تھے (یعنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے) رسول اللہ علیہ السلام کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ قُرَّۃَ بْنِ اِیَاسِ الْمُزَنِیِّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّصَفَّ بَیْنَ السَّوَارِیِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِکَ .

۱۶۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ

۲۱۹ : حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِیَادُ ابْنُ اَبِی الْجَعْدِ بِیَدِیْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّۃِ فَقَامَ بِیْ عَلٰی شَیْخٍ یُقَالُ لَہٗ وَابِصَۃُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِی اَسَدٍ فَقَالَ زِیَادٌ حَدَّثَنِیْ ھٰذَا الشَّیْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَالشَّیْخُ یَسْمَعُ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعِیْدَ الصَّلٰوۃَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ وَابِصَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَقَالُوْا یُعِیْدُ اِذَا صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ یُجْزِئُہٗ اِذَا صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَقَدْ ذَھَبَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ اِلٰی حَدِیْثِ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَیْضًا قَالُوْا مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ یُعِیْدُ مِنْھُمْ حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ وَابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَوَکِیْعٌ وَرَوٰی حَدِیْثَ حُصَیْنٍ عَنْ ھِلَالِ ابْنِ یَسَافٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَایَۃِ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ زِیَادِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ حُصَیْنٍ مَایَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ھِلَالًا قَدْ

زمانے میں۔ اس باب میں قرہ بن ایاس مزنی سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور مکروہ سمجھتے ہیں بعض اہل علم ستونوں کے درمیان صف بنانے کو اور یہ احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی (یعنی ستونوں کے درمیان صف کی) اجازت دی ہے۔

۱۶۸: باب صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

۲۱۹: ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا رقہ کے مقام پر اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ کے پاس لے گئے انہیں وابصہ بن معبد کہا جاتا ہے ان کا تعلق قبیلہ بنی اسد سے تھا مجھ سے زیاد نے کہا مجھے روایت بیان کی اس شیخ نے کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو نبی علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ وہ نماز کو لوٹائے (یعنی دوبارہ پڑھے) اور اس بات کو شیخ سن رہے تھے۔ اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور مکروہ کہا اہل علم کی ایک جماعت نے کہ کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور یہ قول ہے احمدؒ اور اسحٰقؒ کا اور اہل علم کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اس کی نماز ہو جائیگی اور یہ قول ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا، اہل کوفہ میں سے بھی علماء کی ایک جماعت وابصہ بن معبد کی روایت پر عمل کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے ان میں حماد بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور وکیع شامل ہیں اور روایت کی ہے حدیث حصین کئی لوگوں نے ہلال بن ابو یساف سے ابوالحفص کی روایت کی طرح۔ روایت ہے زیاد بن ابوالجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حصین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے وابصہ کا زمانہ پایا ہے۔ محدثین اس بارے میں اختلاف کرتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَدْرَکَ وَابِصَۃَ فَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْحَدِیْثِ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ بَعْضُھُمْ حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ ھِلَالِ ابْنِ یَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَۃَ اَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُھُمْ حَدِیْثُ حُصَیْنٍ عَنْ ھِلَالِ ابْنِ یَسَافٍ عَنْ زِیَادِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَۃَ ابْنِ مَعْبَدٍ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَھٰذَا عِنْدِیْ اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ عَمْرِوبْنِ مُرَّۃَ لِاَنَّہٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ حَدِیْثِ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ زِیَادِ ابْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَۃَ قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَجُلاً صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعِیْدَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا یَقُوْلُ اِذَاصَلَّی الرَّجُلُ وَحْدَہٗ خَلْفَ الصَّفِّ فَاِنَّہٗ یُعِیْدُ.

ہیں بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو ہلال عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں۔اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حصین کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو وہ زیاد بن ابی جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ ہلال بن یساف سے اسی سند سے کئی احادیث مروی ہیں کہ وہ زیاد بن جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔محمد بن بشار سے روایت ہے وہ محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ زیاد بن ابی جعد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ بن معبد نے کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں میں نے جارود سے سنا انہوں نے کہا میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ جب کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۶۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَہٗ رَجُلٌ

۱۶۹: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو

۲۲۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَائِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ

۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر داہنی طرف سے پکڑ کر مجھے داہنی طرف کر دیا۔اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی شخص ہو تو اسے امام کے ساتھ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

قَالُوْا اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْاِ مَامِ يَقُوْمُ عَنْ يَمِينِ الْاِمَامِ.

دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ مَعَ الرَّجُلَيْنِ

۱۷۰: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے دو آدمی ہوں

۲۲۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَأَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فَاَقَامَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ يَسَارِهٖ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۲۲۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھے (یعنی امامت کرے) اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور مروی ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رضی اللہ عنہ کی امامت کی تو ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حافظے پر اعتراض کیا ہے کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) جو شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو تو ماسوائے مغرب، فجر اور عصر کے بعد میں اسے کوئی جماعت مل جائے تو نفل کی نیت سے شامل ہو جانا اس حدیث کی بناء پر مسنون ہے۔ (۲) جمہور ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ جس مسجد کے امام اور مؤذن مقرر ہوں اور اس میں ایک مرتبہ اہل محلّہ نماز پڑھ چکے ہوں وہاں دوسری جماعت مکروہ تحریمی ہے اگر اہل محلّہ نے چپکے سے اذان کہہ کر پڑھ لی جس کی اطلاع دوسرے اہل محلّہ کو نہ ہو سکی یا غیر اہل محلّہ نے آ کر جماعت کر لی تو اس صورت میں اہل محلّہ کو جماعت کرانے کا حق ہے (۳) اس بات پر اتفاق ہے کہ صفیں درست کرنا سنن صلوۃ میں سب سے زیادہ مؤکدہ ہیں۔ بعض حضرات نے اس کو واجب قرار دیا ہے (۴) مراد دانشمند اور اہل بصیرت لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہئے اس کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ (۵) مساجد میں ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا اور شور شغب سے بچنا بھی ضروری ہے۔ (۶) مسجد نبویؐ کے ستون متوازی نہیں تھے اس لئے فرمایا کہ ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے اگر ستون سیدھے ہوں تو مکروہ نہیں ہے (۷) ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے نزدیک پچھلی صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے اگر پہلی صف مکمل ہوگئی تو کسی اور شخص کا انتظار کرے اگر کوئی نہ آئے تو اگلی صف میں سے کسی کو کھینچ لے۔ (۸) امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو تو امام کے دائیں جانب دو یا اس سے زیادہ ہوں تو امام کو آگے ہو جانا چاہئے۔

۱۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رِجَالٌ وَنِسَآءٌ

۱۷۱: باب وہ شخص جو مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

۲۲۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ

۲۲۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

عَنْ اِسْحٰقَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا كَانَ مَعَ الْاِمَامِ رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ الْاِمَامِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهَا وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ اِذَاكَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَقَالُوْا اِنَّ الصَّبِیَّ لَمْ تَكُنْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَكَانَ اَنَسٌ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقَامَهٗ مَعَ الْيَتِيْمِ خَلْفَهٗ فَلَوْلَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيْمِ صَلٰوةً لَمَا اَقَامَ الْيَتِيْمَ مَعَهٗ وَلَا قَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَاَقَامَهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ اَنَّهٗ اِنَّمَا صَلّٰى تَطَوُّعًا اَرَادَ اِدْخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ.

ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کی اپنے پکائے ہوئے کھانے سے دعوت کی آپؐ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انسؓ نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنی چٹائی اٹھائی جو زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے میں نے اور یتیم نے آپؐ کے پیچھے صف بنائی جبکہ بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ آپؐ نے نماز پڑھائی دو رکعت پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ صحیح ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی آدمی اور عورت ہو تو آدمی امام کی دائیں جانب اور عورت پیچھے کھڑی ہو جائے۔ بعض علماء اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بچے کی نماز ہی نہیں لہٰذا انسؓ نے تنہا کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یتیم کے ساتھ کھڑا کیا تھا اگر آپؐ یتیم (ایک صحابی ہیں ان کا نام ضمیرہ بن ضمیرہ ہے) کی نماز کو صحیح نہ سمجھتے تو انہیں انسؓ کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ انسؓ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کرتے اور روایت کی ہے موسیٰ بن انسؓ نے حضرت انسؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے ان کو دائیں جانب کھڑا کیا اور اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ یہ نفل نماز تھی آپؐ نے برکت کے ارادے سے ایسا کیا (یعنی دو رکعت نماز پڑھی)۔

۱۷۲: بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

۱۷۲: باب امامت کا کون زیادہ حق دار ہے

۲۲۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ الزُّبَيْدِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ

۲۲۳: اوس بن ضمعج کہتے ہیں میں نے ابو مسعود انصاریؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کی امامت ان میں بہترین قرآن پڑھنے والا کرے۔ اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سنت کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو زیادہ عمر

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

الْقَوْمَ اَقْرَؤُ هُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَ ةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَ مُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَاَكْبَرُ هُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَقْدَ مُهُمْ سِنًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَعَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَحَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُ هُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوْا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَيْرِهٖ فَلَابَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَقَالُوا السُّنَّةُ اَنْ يُّصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِذَا اَذِنَ فَاَرْجُوْا اَنَّ الْاِذْنَ فِي الْكُلِّ وَلَمْ يَرَبِهٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ بِهٖ اَنْ يُّصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ

رسیدہ ہو وہ امامت کرے اور کسی کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کوئی شخص گھر والے کی اجازت کے بغیر اس کی مسند (یعنی باعزت جگہ) پر نہ بیٹھے۔ محمود نے اپنی حدیث میں "اَكْبَرُ هُمْ سِنًّا" کی جگہ "اَقْدَمُهُمْ سِنًّا" کے الفاظ کہے ہیں اور اس باب میں ابوسعید، انس بن مالکؓ، مالک بن حویرثؓ اور عمرو بن ابی سلمہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابومسعودؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو قراءت میں افضل اور سنت سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ان حضرات کے نزدیک گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر اس نے کسی اور کو امامت کی اجازت دے دی تو اس کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں اور بعض نے اسے مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھنا سنت ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا قول کہ کوئی شخص اپنے غلبہ کی جگہ پر ماموم (یعنی مقتدی) نہ بنایا جائے اور نہ کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے لیکن اگر کوئی اس کی اجازت دے تو مجھے امید ہے کہ یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور ان کے (امام احمد بن حنبلؒ) کے نزدیک صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۷۳ : بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۱۷۳: باب اس اگر کوئی امامت کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

۲۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ وَاَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ

۲۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو (قراءت میں) تخفیف کرے کیونکہ ان میں (یعنی مقتدیوں میں) چھوٹے، ضعیف اور مریض بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔ اس باب میں عدی بن حاتمؓ، انسؓ، جابر بن سمرہؓ، مالک بن عبداللہؓ،

www.islamiurdubook.blogspot.com

وَاقِدٍ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ وَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوْا اَنْ لَّایُطِیْلَ الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ مَخَافَةَ الْمَشَقَّةِ عَلَی الضَّعِیْفِ وَالْكَبِیْرِ وَالْمَرِیْضِ وَاَبُو الزِّنَادِ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ ذَكْوَانَ وَالْاَعْرَجُ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْمَدَنِیُّ یُكْنٰی اَبَا دَاوٗدَ.

ابو واقد، عثمان بن ابو العاصؓ، ابو مسعودؓ، جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ امام کو چاہیے کہ نماز کو طویل نہ کرے کمزور، بوڑھے مریض کی تکلیف کے خوف سے۔ ابوزناد کا نام ذکوان ہے اور اعرج، عبدالرحمٰن بن ہرمز المدینی ہیں ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی اور مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِیْلِهَا

۱۷۴: باب نماز کی تحریم وتحلیل

۲۲۶: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَكِیْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ طَرِیْفٍ السَّعْدِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّكْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ وَلَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ فِیْ فَرِیْضَةٍ اَوْ غَیْرِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَآئِشَةَ وَحَدِیْثُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَاَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوْءِ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَنَّ تَحْرِیْمَ الصَّلٰوةِ التَّكْبِیْرُ وَلَا یَكُوْنُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِی الصَّلٰوةِ اِلَّا بِالتَّكْبِیْرِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ یَقُوْلُ لَوِافْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلٰوةَ بِسَبْعِیْنَ اسْمًا مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَمْ یُكَبِّرْ لَمْ یُجْزِهٖ وَاِنْ

۲۲۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز کی کنجی طہارت ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے اور اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھی فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ (یعنی نوافل وغیرہ) اس باب میں حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث اسناد کے اعتبار سے حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث سے بہت بہتر اور اصح ہے ہم نے یہ حدیث (ابوسعیدؓ) کتاب الوضوء میں بیان کی ہے اور اسی پر صحابہؓ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے وہ کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے تھے اگر کوئی آدمی اللہ کے نوے ناموں کو ذکر کر کے نماز شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز جائز نہیں اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو میں حکم کرتا ہوں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَتَوَضَّاءَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَيُسَلِّمَ اِنَّمَا الْاَمْرُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَبُوْ نَضْرَةَ اسْمُهٗ مُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطْعَةَ

کہ وضو کرے پھر واپس آئے اپنی جگہ پر اور سلام پھیرے اور اس کی نماز اپنے حال پر ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قُطعَه ہے۔

۱۷۵ : بَابُ فِيْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

۱۷۵: باب تکبیر کے وقت انگلیوں کا کھلا رکھنا

۲۲۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْسَعِيْدِ نِ الْاَشَجُّ قَالَا نَا يَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيٰى بْنِ الْيَمَانِ وَاَخْطَاَ ابْنُ يَمَانٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے نماز کے لئے تو اپنی انگلیاں سیدھی رکھتے[1]۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کی انگلیوں کو اوپر لے جاتے سیدھا کر کے۔ یہ روایت اصح ہے، یحیٰی بن یمان کی روایت سے اور اس حدیث میں ابن یمان نے خطا کی ہے۔

۲۲۸ :حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بْنِ يَمَانٍ وَحَدِيْثُ يَحْيٰى بْنِ يَمَانٍ خَطَاٌ .

۲۲۸: حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو انگلیوں کو سیدھا کر کے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ، یحیٰی بن یمان کی حدیث سے اس حدیث کو اصح سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یحیٰی بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) دینی اعتبار سے افضل آدمی کو امام بنانا چاہئے۔ (۲) امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۳) رکوع میں انگلیاں پھیلانا اور سجدہ میں ملانا مسنون ہے۔

۱۷۶ : بَابُ فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

۱۷۶: باب تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں

۲۲۹ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِىْ جَمَاعَةٍ

۲۲۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لئے باجماعت نماز پڑھی اس کی دو چیزوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ جہنم سے نجات اور نفاق

---

[1] نشر کے دو معنی ہیں ایک انگلیوں کو سیدھا رکھنا اور دوسرا انگلیوں کو پھیلا کر رکھنا یہاں پہلے معنی لینا زیادہ صحیح ہیں۔ (مترجم)

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَآءَۃٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ اِلَّامَا رَوٰی سَلْمُ بْنُ قُتَیْبَۃَ عَنْ طُعْمَۃَ بْنِ عَمْرٍو وَاِنَّمَا یُرْوٰی هٰذَا عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبِ الْبَجَلِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَوْلُهٗ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبِ الْبَجَلِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَوْلَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَرَوٰی اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ غَزِیَّۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَهُوَ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ وَعُمَارَۃُ بْنُ غَزِیَّۃَ لَمْ یُدْرِکْ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ۔

سے نجات ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے مرفوعاً بھی مروی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو سلم بن قتیبہ ،طعمہ بن عمرو کے علاوہ کسی اور نے بھی مرفوع کیا ہو، سلم بن قتیبہ بواسطہ طعمہ بن عمرو کے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حبیب بن بجلی سے وہ انس بن مالکؓ سے انہیں کا قول روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انس بن مالک کا قول بیان کیا اور اس کو مرفوع نہیں کیا اور اس حدیث کو روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مثل اور یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے کیونکہ عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

۱۷۷: بَابُ مَایَقُوْلُ عِنْدَافْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ

۲۳۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْبَصْرِیُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَلِیِّ الرِّفَاعِیِّ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ بِاللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَآئِشَۃَ وَجَابِرٍ وَجُبَیْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَحَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَشْهَرُ حَدِیْثٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ اَخَذَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَمَّا اَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوْا اِنَّمَا یُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ

۱۷۷: باب نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے

۲۳۰: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے رات کو تو تکبیر کہتے پھر فرماتے : " سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ ...... " تک پڑھتے) (ترجمہ) اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا (اللہ بہت بڑا ہے) پھر فرماتے" اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ "(یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے اور جاننے والا ہے شیطان مردود کے تکبر وسوسے اور سحر سے) اس باب میں حضرت علیؓ ،عبداللہ بن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں ۔ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید اس باب کی مشہور ترین حدیث ہے اور علماء کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے۔ جبکہ اکثر اہل علم کے نزدیک

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ وَھٰکَذَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ وَقَدْ تُکُلِّمَ فِیْ اِسْنَادِ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ کَانَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یَتَکَلَّمُ فِیْ عَلِیِّ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا یَصِحُّ ھٰذَا الْحَدِیْثُ

نبی ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ'' اور اسی طرح مروی ہے عمر بن خطابؓ اور ابن مسعودؓ سے۔ اور اکثر تابعینؒ اور ان کے علاوہ اہل علم کا یہی عمل ہے۔ ابوسعیدؓ کی حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے اور یحییٰ بن سعید اور علی بن علی نے بھی ابوسعیدؓ کی حدیث پر کلام کیا ہے اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۳۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَیَحْیَی بْنُ مُوْسٰی قَالَا نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ حَارِثَۃُ قَدْ تُکُلِّمَ فِیْہِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ وَاَبُوالرِّجَالِ اسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے: ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ'' امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور حارثہ کا حافظ قوی نہیں تھا اور ابورجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۷۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۷۸: باب بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا

۲۳۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ نَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ قَیْسِ ابْنِ عَبَایَۃَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْہِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی

۲۳۲: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے بیٹے کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے نماز میں ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھتے ہوئے سنا تو کہا اے بیٹے یہ تو نئی چیز ہے (بدعت) نئی چیزوں سے بچو۔ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہؓ میں سے کسی کو بھی بدعات پیدا کرنے کا اپنے والد سے زیادہ دشمن نہیں دیکھا اور کہا ان کے والد نے میں نے نماز پڑھی ہے نبی ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ پس تم (بلند آواز سے بھی بسم اللہ) نہ کہو اور جب تم نماز پڑھو تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' سے (قرأت) شروع کرو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اس پر اکثر اہل عمل جن میں ابوبکرؓ

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَايَرَوْنَ اَنْ يَجْهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْا وَيَقُوْلُهَا فِيْ نَفْسِهٖ.

، عمرؓ، عثمانؓ علیؓ وغیرہ اور تابعینؒ کا عمل ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ احمدؒ اور اسحاقؒ کا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو اونچی آواز سے نہ پڑھے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' آہستہ پڑھے''۔

۱۷۹: بَابُ مَنْ رَاٰى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا عِدَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ رَاَوُا الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَمَّادٍ هُوَابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ خَالِدٍ هُوَاَبُوْ خَالِدِ الْوَالِبِيُّ وَاسْمُهٗ هُرْمُزُ وَهُوَ كُوْفِيٌّ.

۱۷۹: باب بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا

۲۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' سے شروع فرماتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کا صحابہ میں سے اسی پر عمل ہے جن میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما او رابن زبیر رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور صحابہؓ کے بعد تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' بلند آواز سے پڑھے اور امام شافعیؒ، اسمٰعیل بن حماد بن سلیمان اور ابو خالد الوالبی کوفی ان کا نام ہرمز ہے ان کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۰: بَابُ فِيْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۲۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ

۱۸۰: باب ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے قرأت شروع کی جائے

۲۳۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ قرأت شروع کرتے تھے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہؓ، تابعینؒ اور بعد کے اہل علم کا اس پر علم تھا وہ قرأت کو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے شروع کرتے تھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمانؓ قرأت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے شروع کرتے تھے اور دوسری سورت سے سورۃ فاتحہ کو پہلے

www.islamiurdubook.blogspot.com